اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اُنیسواں اجلاس (ساتویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعۃ المبارک مورخہ 8 رمئی 2026ء بمطابق ۲۰ ذیقعد ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	04
4	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	39
5	رخصت کی درخواستیں۔	49
6	ایوان کی کارروائی۔	49
7	مشترکہ تہنیتی قرارداد۔	51

جلد 19 ☆☆☆ شمارہ 7

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب عبدالسلام ریکی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 8 رمئی 2026ء بمطابق ۲۰ ذیقعد ۱۴۴۷ھ۔
بوقت سہ پہر 3:40 منٹ پرزیرصدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،
بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ یُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَۃَ وَیَذَرُوۡنَ وَرَآءَھُمۡ یَوۡمًا ثَقِیۡلًا ﴿۲۷﴾ نَحۡنُ خَلَقۡنٰھُمۡ وَشَدَدۡنَآ
اَسۡرَھُمۡ ج وَاِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَآ اَمۡثَالَھُمۡ تَبۡدِیۡلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ ھٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ج فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی
رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّآ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿۳۰﴾ قلے
یُّدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ ط وَالظّٰلِمِیۡنَ اَعَدَّ لَھُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۳۱﴾ ع

﴿پارہ نمبر ۲۹ سُوۡرَۃُ الدھر آیات نمبر ۲۷ تا ۳۱﴾

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ لوگ چاہتے ہیں جلدی ملنے والے کو اور چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو۔ ہم نے اُن کو بنایا اور مضبوط کیا اُن کو جوڑ بندی کو اور جب ہم چاہیں بدل لائیں اُن جیسے لوگ بدل کر۔ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے کر رکھے اپنے رَبّ تک راہ۔ اور تُم نہیں چاہو گے مگر جو چاہے اللہ بیشک اللہ ہے سب کچھ جاننے والا حکمتوں والا۔ داخل کرلے جس کو چاہے اپنی رحمت میں اور جو گناہگار ہیں تیار ہے اُن کے واسطے عذاب دردناک۔ صدق اللہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللہ۔ اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُه‘۔جی۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! کرنل خالد شہید اور میر جہانزیب مینگل کی والدہ کے لیے فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب اسپیکر: میر جہانزیب کی والدہ کے لیے اور؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): کرنل خالد کے لیے جو شہید ہو گیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر زابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 47 دریافت فرمائیں؟

میر زابدعلی ریکی: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! سوال نمبر 47۔

☆47 میر زابدعلی ریکی، رکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 11 جولائی 2024ء۔</u>

کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2024-25ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے محکمہ فشریز میں گریڈ 1 تا گریڈ 15 کی کل کتنی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں تفصیل دی جائے۔ نیز ضلع خاران اور ضلع ڈیرہ بگٹی کیلئے محکمہ فشریز میں کل کتنی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں، اسامی کا نام اور گریڈ وائز کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

جناب اسپیکر: Minister concerned please

میر شعیب نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جواب موصول ہونے کی تاریخ 23 اگست 2024ء۔

واشک، خاران اور ڈیرہ بگٹی اضلاع میں سال 2024-25ء میں مختلف اسامیوں کی SNE کی تفصیلات:۔

محکمہ	واشک	خاران	ڈیرہ بگٹی
فشریز	0	07	0

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جی زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اِس میں مَیں نے تین چار محکموں کے سوالات اکٹھے میں نے پوچھے تھے۔

جناب اسپیکر صاحب! اِس میں آپ کا 25-2024ء کے حوالے سے کہ بجٹ میں کن کن اضلاع میں کتنی پوسٹیں رکھی ہوئی ہیں اُنہوں نے زیرو کیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اور آگے بھی میرے تقریباً تین چار سوالات ہیں 48 ہے 49 ہے اِسی طرح 50 ہے جناب اسپیکر صاحب! 48-47 اور سوال نمبر 50-49 تین چار محکموں میں، میں نے سوال لایا تھا جناب اسپیکر صاحب! 25-2024ء میں خاص طور پر واشک کی اور کون کون سے اضلاع میں آپ نے کتنی پوسٹیں دی ہوئی ہیں؟ جواب یہاں زیرو ہے۔

جناب اسپیکر: زیرو؟

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ابھی جو نیا سال آنے والا ہے 27-2026ء میں۔ ہمارے جتنے colleagues بیٹھے ہیں میں نہیں کہتا ہوں کہ صرف واشک کیلئے پوسٹ دیں۔ ہر حلقہ میں جناب سپیکر صاحب! میرا پہلے بھی یہی مطالبہ تھا ابھی بھی فنانس منسٹر صاحب کھڑے ہیں۔ ہر ڈسٹرکٹ کو نظر انداز نہیں کریں چاہے وہ آپ کا قلعہ سیف اللہ ہو، چاہے پشین ہو، چاہے چمن ہو، چاہے آپ کے بلوچ بیلٹ میں جو بھی ہیں۔ مہربانی کر کے فنانس صاحب اِس میں۔ ہاں جس کی SNE اگر آپ ڈسٹرکٹ میں نہیں لائیں فنانس تک نہیں پہنچائیں تو اُسکا پھر گلا شکوہ نہیں ہے۔ جس ڈسٹرکٹ کے لا کے SNE جمع کیا فنانس میں اور فنانس نے اُن کو ردی کی ٹوکری میں پھینکا تو یہ پھر ناانصافی نہیں ہونی چاہیے جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: Minister concerned please ذرا بتائیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جی جناب اسپیکر! میں حاجی زاہد صاحب کی اِس بات کے ساتھ agree ہوں کہ بلوچستان کے تمام اضلاع سے جن positions کے لیے requirement اور SNE کے لیے جو demands آتی ہیں۔ اُن کو جہاں پر justifications ضروریات موجود ہیں اُن کو consider کیا جانا چاہیے۔ پچھلے اجلاسوں میں بھی یہی معاملہ raise ہوتا رہا تو میں اپنی گزارشات ایوان کی خدمت میں پیش کرتا رہا کہ جو ہمارے financial constraints ہیں اُن کے اندر رہتے ہوئے ہمیں یہ چیزیں accommodate کرنی ہوتی ہیں۔ ابھی سی ایم صاحب کا initiative ہے جو بلوچستان میں کئی سکولز ہیں میرے خیال سے 100 سکول پرائمری سے مڈل ہوں گے مڈل سے ہائی ہوں گے۔ تو اُس میں بھی کافی jobs جو ہے create ہوں گی۔ youth skill کا پروگرام ہے اِس کے ساتھ جو enterprises کا پروگرام ہے کئی ایسے دیگر پروگرامز ہیں جو یہاں کے ہنرمند نوجوانوں کو روزگار کے موقع فراہم کریں گے۔ مگر ساتھ ساتھ میں حاجی صاحب کی اِس بات کے ساتھ agree کرتا ہوں کہ بعض ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں کہ pick and choose والا معاملہ نہ ہو وہاں جہاں میرٹ بنتا ہے ضروریات

بنتی ہیں اُن ڈسٹرکوں کو اُن جگہوں کو اُن ڈیپارٹمنٹس کو consider کرنا چاہیے۔تو میں نے last time ہاؤس میں آپ کے سامنے یہ بات discuss کی تھی کہ انشاءاللہ اِس پر ہم بیٹھیں گے۔کیونکہ ابھی SNEs کی جو فائنل میٹنگ ہونی ہے سی ایم صاحب کے ساتھ مشاورت کر کے چونکہ ہم اپنا financial cushion دیکھیں گے کتنی پوسٹیں ہمیں مزید create کرنی ہیں تو اُس میں کوشش کریں گے کہ throughout بلوچستان میں ہر ڈسٹرکٹ کو consider کیا جائے۔thank you.جی۔

جناب اسپیکر: جی زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب!میرے جتنے colleagues بیٹھے ہیں میں ان سب سے یہی ریکویسٹ کرتا ہوں برائے مہربانی اپنے SNE ڈیپارٹمنٹ تک پہنچائیں ہے فنانس تک پہنچائیں ہے کل پھر گلا نہ کریں کہ بھائی نہیں فنانس منسٹر بھی تو آپ سے کہہ رہے ہیں کہ بھائی پہنچادیں ڈیپارٹمنٹ تک فائل ابھی تو آنے والا مہینہ تو جون ہے سر!کم ازکم ہر ڈسٹرکٹ میں ہر محکمہ میں پوسٹ اگر پانچ ہیں 10 ہیں جو ہوسکتا ہے وہ اپنا دیکھ لیں اُسی کے مطابق ہر ڈسٹرک کو نظر انداز نہیں کریں میں agree ہو جناب اسپیکر صاحب!جب اُس نے کہا ہے ہمارے colleagues بھی بات سن رہے ہیں اُس میں ابھی 10 دن 20 دن ہیں اِس پر کام کریں اور باقاعدہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں جا کے فنانس تک اِس کو پہنچائیں۔یہ تین چار question تھے جناب اسپیکر صاحب!اِسی پر۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 50-49-48-47اور 51 یہ سارے آپ کے۔نہیں نہیں آپ تشریف رکھیں آپ اس پر نہیں بول سکتے بیٹھیں۔یعنی 50-49-48-47اور 51 یہ سارے اسامیوں کے متعلق ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جی اِسی کے متعلق ہے۔

جناب اسپیکر: تو اِن کو disposed off کردیں ہم؟

میر زابد علی ریکی: جی disposed off کردیں۔

جناب اسپیکر: ok یہ سوال نمبر 50-49-48-47اور 51 محکمہ خزانہ سے متعلق ہیں dispose off کئے جاتے ہیں۔میر زابد علی ریکی صاحب!آپ اپنا سوال نمبر again.420 محکمہ خزانہ سے متعلق دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 420۔چیف آف بگٹی صاحب!اِس کو کہتے ہیں 0-2-4۔

جناب اسپیکر: 420۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں 420 اس طرح مناسب نہیں ہے کہ ہم اس کو دوسرے الفاظ میں سر!بتادیں۔

جناب اسپیکر: جی سر!

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 420۔

☆**420 میر زابد علی ریکی، رکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 15 دسمبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ خزانہ میں گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل اسامیوں کی تعداد بتلائی جائے اور خالی اسامیاں بلوچستان کے کن کن اضلاع میں ہیں۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ مذکورہ خالی اسامیاں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو پُر کرنے کے لیے ارسال کی ہیں۔ تمام اسامیوں کی مکمل تفصیل دی جائے۔

جناب اسپیکر: جی. Minister concerned please

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: answer taken is read Sir!

وزیر خزانہ: جواب موصول ہونے کی تاریخ 9 جنوری 2026ء۔

محکمہ خزانہ میں گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی خالی اسامیوں کی کل تعداد 97 ہے۔ خالی اسامیوں کی تعداد مع نام اسامی کی تفصیل ذیل ہے:۔

1۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایم آئی ایس) B-17 کی کل آسامیوں کی تعداد (8) ہے۔ یہ خالی اسامیاں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر خضدار (01) ضلع لورالائی (01) ضلع کوئٹہ (01) ضلع تربت (01) ضلع نصیر آباد (01) ضلع سبی (01) اور ضلع خاران میں (02) اسامیاں خالی ہیں (سروسز رولز تیاری کے مراحل میں ہیں)

2۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر (B-17) کی کل خالی اسامیوں کی تعداد (20) ہے۔ یہ خالی اسامیاں ضلع آواران (01) ضلع بارکھان (01) ضلع چاغی (01) ضلع گوادر (01) ضلع ہرنائی (01) ضلع جعفر آباد (01) ضلع کچھی (01) ضلع قلات (01) ضلع خاران (01) ضلع خضدار (01) ضلع کوہلو (01) ضلع تربت (01) ضلع لورالائی (01) ضلع لسبیلہ (01) ضلع موسیٰ خیل (01) ضلع نصیر آباد (01) ضلع نوشکی (01) ضلع پنجگور (01) ضلع سبی (01) ضلع صحبت پور (01) (پرموشن کوٹہ کی خالی اسامیاں 10 اور بلوچستان پبلک سروس کمیشن سے بھرتی کیلئے 10 اسامیاں خالی ہیں جو کہ بلوچستان پبلک کمیشن کو بھرتی کیلئے ارسال کردی گئی ہیں۔

3۔ اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ (B-16) کل اسامیوں کی تعداد 46 ہے یہ خالی اسامیاں ضلع چاغی (02) ضلع چمن (01) ضلع ڈیرہ بگٹی (03) ضلع دکی (01) ضلع گوادر (02) ضلع حب (01) ضلع قلعہ سیف اللہ (02) ضلع سوراب (02) ضلع سبی (03) ضلع صحبت پور (01) ضلع اُوستہ محمد (01) ضلع واشک (02) ضلع زیارت (01) ضلع جعفر آباد

(02) ضلع جھل مگسی (02) ضلع کچھی (03) ضلع قلات (03) ضلع خضدار (01) ضلع کوہلو (01) ضلع لورالائی (02) ضلع مستونگ (02) ضلع نصیر آباد (04) ضلع نوشکی (02) اور ضلع ہرنائی (02) پروموشن کوٹہ 23 اور بلوچستان پبلک سروس کمیشن سے بھرتی کیلئے 23 اسامیاں خالی ہیں جو کہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے اور سینارٹی مسائل کی وجہ سے خالی ہیں۔

4۔ کمپیوٹر آپریٹر (B-16) کی کل خالی اسامیوں کی تعداد (12) ہے۔ یہ خالی اسامیاں ضلع آواران (01) ضلع چاغی (01) ضلع چمن (01) ضلع دکی (01) ضلع جھل مگسی (02) ضلع خضدار (01) ضلع لورالائی (01) ضلع موسیٰ خیل (01) ضلع نصیر آباد (01) ضلع سبی (01) ضلع لسبیلہ (01) ضلع اُوستہ محمد (01) (پروموشن کوٹہ 4 بلوچستان پبلک سروس کمیشن سے بھرتی کیلئے 4 اسامیاں خالی ہیں) جو کہ پروموشن کے بعد پبلک سروس کمیشن کو بھرتی کیلئے ارسال کی جائیں گی، نیز 4 ملازمین بذریعہ ڈیپوٹیشن دوسرے محکمہ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

5۔ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری (B-16) کی کل اسامیوں کی تعداد (02) ہے۔ یہ خالی اسامیاں ضلع لورالائی (01) ضلع لسبیلہ بمقام اوتھل (01) یہ اسامی بذریعہ پروموشن پُر کی جاتی ہے۔

6۔ اسسٹنٹ (B-16) کی کل اسامیوں کی تعداد (05) ہے۔ یہ خالی اسامیاں ڈویژنل ہیڈکوارٹر ضلع خضدار (01) ضلع نصیر آباد (01) ضلع سبی (01) ضلع تربت (01) ضلع لورالائی (01) یہ خالی اسامیاں بذریعہ پبلک سروس کمیشن 01 اور بذریعہ پروموشن 04 اسامیاں پُر کی جاتی ہیں۔

جناب اسپیکر: جی پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: سر! اِس میں مَیں نے یہ دیا تھا کہ محکمہ خزانہ میں گریڈ 16 تا گریڈ 17 کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں تو جناب اسپیکر صاحب! اِس میں دیا ہے خالی اسامیاں بلوچستان کے کن اضلاع میں خالی ہیں نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ مذکورہ خلاصہ میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو پُر کرنے کے لیے ہر سال کی تمام اسامیوں کی مکمل تفصیل دیجیے۔ جناب اسپیکر صاحب! اِس میں تمام ڈسٹرکٹس میں for example میں last کا آپ سے کہنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! محکمہ خزانہ گریڈ ایک 16 سے گریڈ 17 کی خالی اسامیاں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایم ائی ایس ڈی 70 کی کل اسامیوں کی تعداد آٹھ ہے، اِن میں جناب اسپیکر! ضلع لورالائی، کوئٹہ، تربت نصیر آباد خاران وغیرہ ہے باقی اِسی طرح اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ ہے۔ اور دوسرا اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ جناب اسپیکر صاحب! ہیں پبلک سروس کمیشن یعنی محکمہ ان پوسٹوں کو خود کیوں announce نہیں کرتا؟ محکمہ اگر پبلک سروس کمیشن کو دے رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں وہ ایمانداری سے کریں گے۔ کب تک کریں گے؟ سال گزرا دو سال گزرے چار سال گزرے۔ پبلک سروس کمیشن اگر کرنا

چاہے تو ایک مہینہ میں کرے اگر وہ اتنا ایماندار ہیں چلیں بلوچستان میں میرٹ کے مطابق اگر ہم کہتے ہیں کریں گے مگر کرلیں۔ اِس طرح پوسٹیں رکھنا سال رکھے دو سال رکھے ہمارے بلوچستان کے جتنے نوجوان ہیں بے روزگار ہیں آنکھیں لگی ہیں کہ کب تک ہمارے آرڈر ہوں گے۔مختلف ابھی دیکھیں کتنی پوسٹیں ہیں کن کن اضلاع میں جناب اسپیکر صاحب! یہ دیکھیں بلوچستان میں بہت سے اضلاع کی سر! پوسٹیں ہیں جناب اسپیکر صاحب! ابھی فنانس منسٹر صاحب آپ یہ بتا دیں اگر یہ واقعی مہینہ دو مہینے میں ہوگا یعنی 10 سال اور لگیں گے۔منسٹر صاحب! یہ ڈیپارٹمنٹ نہیں کہ اس کو کرلے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! یہ ساری آپ نے پبلک سروس کمیشن کو بھجوائی ہیں؟

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جناب اسپیکر ہماری طرف سے جو پوسٹیں کچھ پروموشن کی ہوتی ہیں ڈیپارٹمنٹ کی اُس پر کمیٹی بیٹھتی ہے پروموشن بورڈ بیٹھتا ہے وہ پروموٹ کرتا ہے کچھ شیئر اُن کا ہوتا ہے کچھ شیئر پوسٹوں کا جو ہے پبلک سروس کمیشن کو ہم نے ارسال کر دی ہوتی ہیں کہ وہ اپنے شیڈول کو دیکھتے ہوئے اِن پوسٹوں کو announce کرے ان کے against بھرتیاں ہوں۔تو حاجی زاہد صاحب کی بات صحیح ہے اِس وقت ہمارے پبلک سروس کمیشن پر بہت burden ہے جس کی وجہ سے جو thousand of vacancies ہیں جو کہ announce نہیں ہو پا رہی ہیں ایک طرف سے بے روزگاری بھی بڑھتی جا رہی ہے تو last time جو ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے بھی یہی معاملہ اُٹھایا تھا کہ ڈویژنل سطح پر پبلک سروس کمیشن کو ایسے Sub offices یا Sub examination centres قائم کرنے چاہئیں جن کے اندر یہ لوگ بھی facilitate ہو سکیں easily اُن کے لیے accessible exam تو وہ سارا ایک بہت بڑا اس میں میرے خیال سے ایک deliberation ایک discussion چاہیے ہوگا cabinet میں اسمبلی کے اندر کیونکہ یہاں آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض ایسے اداروں پر بعض ایسے جگہ پر موقعوں پر ایسے معاملات اُٹھائے گئے ہیں۔کہ جہاں مطلب بے قاعدگیاں ہوئی ہیں تو اُن بے قاعدگیوں سے بچنے کے لیے اِس پر میرے خیال سے پوری طرح کام کیا جائے اسمبلی میں discuss ہونا چاہیے cabinet میں بھی اُس کے بعد تمام ڈویژنل سطح پر میں اِسکے حق میں ہوں ہماری گورنمنٹ اِس کے حق میں ہے۔کہ جو ہے devolve کرنی چاہیے سارے power یہ سارے جو examination system related ہوں Service Delivery System ہوں جو تمام معاملات ہیں جو related ہیں پبلک کے ساتھ اُن کو devole ہونا چاہیے۔لیکن اِس کے لیے ایک discussion چاہیے ہوگا اُن کی بھی مجبوریوں کو اور بے قاعدگیوں کو دیکھتے ہوئے لیکن امید ہے کہ انشاءاللہ آگے چیزیں بہتر ہوں گی اور اِس پر cabinet سے ہم دوبارہ

سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کریں گے کہ پبلک سروس کمیشن سے کہیں کو expedite کرے اور تیزی سے یہ تمام جو انٹرویوز وغیرہ اپنے conduct کروائیں thank you سر!

جناب اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب! کوئی ضمنی سوال آپ کریں گے؟

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! فنانس منسٹر صاحب بات تو کرتے ہیں مگر اس میں عمل درآمد ہونا لازمی ہے جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

میر زاہد علی ریکی: سر! بات کرنا نہیں ہے عمل درآمد شعیب جان آپ مہربانی کریں۔

جناب اسپیکر: وہ ذمہ دار آدمی ہے Floor of the House پر آپ کو wording دے رہے ہیں ٹھیک ہے۔

میر زاہد علی ریکی: تو فنانس منسٹر صاحب یہ دیکھ لیں کتنے ڈسٹرکٹس ہیں میں کہتا ہوں بلوچستان میں ان پوسٹوں میں ہر ڈسٹرکٹ کے دو تین چار، اسی طرح آپ کے ڈسٹرکٹ ہیں جناب اسپیکر صاحب اگر یہ ہو جائے کم سے کم کچھ بے روزگار تو لگ جائیں گے۔

جناب اسپیکر: آپ بھی چاہتے ہیں کہ سارے پبلک سروس کمیشن کے through ہوں؟

میر زاہد علی ریکی: مگر کب ہوں گے سر! اگر وہ نہیں کرسکتا محکمہ خود کرلے۔

جناب اسپیکر: ہاں یہ تو پھر گورنمنٹ کو اس پر decision لینا پڑے گا تقریباً پبلک سروس کمیشن پر اگر burden ہے۔

میر زاہد علی ریکی: اُس پر burden ہے وہ نہیں کرسکتے وہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: وہ نہیں کرسکتے devolve ہونے چاہیے۔

میر زاہد علی ریکی: انتظار کررہے ہیں پبلک سروس کمیشن کب کریگا۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! آپ تھوڑی اپنی رائے دیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: سر! اس پر حاجی زاہد صاحب کی بات اپنی جگہ پر درست ہے لیکن بدقسمتی سے جو past میں precedents رہے ہیں jobs کے حوالے سے بھرتیوں کے حوالے سے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس وقت جو ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے شفاف طریقہ appointment کا test کا وہ پبلک سروس کمیشن conduct کرواسکتا ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: تو اس پر گورنمنٹ ہی چار ہی ہے۔اب الحمدللہ اس میں بہترین ممبرز ہیں چیئر مین ہیں جس پر پوری بلوچستان اسمبلی کی طرف سے appreciation آئی ہے اُن کی appointments پر اب چیزیں تیز کرنے کی ضرورت ہے تو اس کو انشاءاللہ سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے نوٹس میں یہ چیزیں ہیں تو اس پر discuss کریں گے cabinet میں تا کہ ان کے ساتھ بات کی جائے تا کہ ان کو facilitate کریں جو ان کی مجبوریاں ہیں ان کو دیکھیں تا کہ جلد از جلد ان پہ بھرتیاں ہو سکیں۔لیکن پھر بھی میں یہ کہوں گا کہ اسمبلی کا فورم ہے حاجی صاحب یہ بات صحیح کریں پہلے تو الفاظ نکلتے ہیں پھر اس پر عمل ہوتا ہے۔ویسے ہونا چاہیے تھا کہ عمل کر کے الفاظ کرتے ہیں لیکن مجبوری ہے ایک سلسلہ یہاں سے ایسے ہی چلا ہے۔ابھی الفاظ ادا ہو گئے ہیں انشاءاللہ، اللہ سے دعا ہے کہ الفاظ عمل کی صورت میں آئیں آپ تو انشاءاللہ اسکی کوشش کریں گے۔

میر زابد علی ریکی: یہ اگر نہیں ہو گیا چار پانچ مہینے بعد پھر یہ سوال لاؤں گا اگر آپ پبلک سروس کمیشن۔۔۔

جناب اسپیکر: ہاں ٹھیک ہے نہیں نہیں میر زاہد علی ریکی۔پھر اُس سے لے کے جیسا آپ نے پہلے میرٹ کا کہا آپ اور چیف منسٹر نے پہلے بھی آپ نے میرٹ پر کیا تھا کچھ پوسٹیں فنانس کی سر! ابھی تقریباً تین مہینہ پہلے آپ نے میرٹ میں کیا۔اسی دن انٹرویو ہو گئے اسی گھنٹے میں آپ نے اُن لوگوں کو آرڈر دے دیا اس کو بھی اسی طرح کر لیں کیا بات ہے۔

جناب اسپیکر: جس میں گورنمنٹ کی پالیسی ہے جی اور وہ کہہ رہا ہے cabinet میں لے کر جانا پڑے گا۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: cabinet میں بھی discussion سی ایم صاحب اس چیز میں reforms لا رہے ہیں اس پر کئی All based exam پر دیگر معاملوں پر discussions چل رہی ہیں اور انشاءاللہ بہتری میں ایک اچھی news آئے گی۔لیکن چونکہ پبلک سروس کمیشن ایک ادارہ ہے اس پر تمام بلوچستان کا consensus موجود ہے وہاں پہ بھی بہتری کی گنجائش ہے ایسے نہیں کہ وہاں پہ کوئی کمی بیشیاں نہیں ہیں اس کو بھی بہتر کریں گے تا کہ وہ اپنا کام تیز کرے لیکن ساتھ ساتھ حاجی زاہد صاحب کی اس بات کے ساتھ میں agree کرتا ہوں کہ یہ جن ڈیپارٹمنٹ میں جیسے ایک example حالیہ جو انٹرویوز کا ہمارے پاس ایک اچھی مثال موجود ہے تو اس کو follow کرتے ہوئے کچھ اور positions اِس میں رکھ سکتے ہیں۔وہ discussion کی جا سکتی ہے سی ایم صاحب کے ساتھ تو cabinet میں جو ہے discuss ہو سکتا ہے تو اس کے بعد۔۔۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے میرا خیال میں question number 420 disposed off مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 454 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سوال نمبر 454۔

☆454 **مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 29 دسمبر 2024ء۔

کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع گوادر محکمہ خزانہ میں کل کتنے ملازمین ہیں اس میں لوکل ملازمین اور حاضر ملازمین کی تعداد کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی. Minister concerned please

وزیر محکمہ خزانہ ومائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: answer taken as read sir

وزیر خزانہ: جواب موصول ہونے کی تاریخ 02 فروری 2026ء۔

محکمہ خزانہ ضلع گوادر میں کل ملازمین کی تعداد 31 ہے اور حاضر سروس ملازمین کی تعداد 19 ہے ملازمین کی تفصیل مع لوکل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	آسامی	گریڈ	کل تعداد	خالی آسامیوں کی تعداد	تعینات اہلکاروں کی تعداد	نام اہلکار، آفیسر	لوکل ضلع
1	ضلعی خزانہ آفیسر	18	01	01	0		
2	اسسٹنٹ خزانہ آفیسر	17	02	0	02	ثوبان بشیر احمد	تربت پنجگور
3	اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ	16	04	02	02	نبی بخش شفیق احمد	پنجگور تربت
4	کمپیوٹر آپریٹر	16	01	01	01	ارشاد احمد	گوادر
5	سب اکاؤنٹنٹ	14	07	0	07	محمد اقبال محمد سلیم لال جان محمد عارف نذیر احمد وہاب جان مہیم خان	تربت تربت تربت تربت تربت تربت گوادر

6	اسسٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر	12	04	02	02	عتیق اللہ ساجد علی	پنجگور گوادر
7	جونیئر کلرک	11	01	01	0		
8	جنریٹر آپریٹر	06	02	0	02	سلیم اسحاق سلمان رشید	تربت تربت
9	ڈرائیور	04	01	01	0		
10	دفتری	01	01	01	0	عبداللہ	تربت
11	چوکیدار	01	02	01	01	الٰہی بخش	گوادر
12	نائب قاصد	01	03	02	01	جاوید اقبال	تربت
13	خاکروب	01	01	01	0		
14	واٹر کیریئر	01	01	01	01	امام بخش	گوادر
	کل تعداد اسامی		**31**	**14**	**19**		

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی جناب اسپیکر! اس میں آپ دیکھ لیں پچھلی دفعہ میں نے محکمہ فوڈ کے متعلق بھی سوال کیا تھا تو اس میں بھی آپ اس میں بھی مجھے بتایا گیا ہے کہ کوئٹہ میں جو کام کر رہے ہیں 19 ملازمین ہیں ان میں سے 14 ہمارا ضلع گوادر سے باہر کے ہیں جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی جی بالکل آپ بولیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا یہ کہہ رہا تھا کہ ضلع گوادر کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی ہے میں نے پہلے کہا تھا آپ نے کہا ہے کہ گوادر کو مل گیا ہے کتنا لاوارث ضلع تھا ہمارا گوادر وہاں دفتر میں چاہے پانی پلانے والا بھی گوادر کا نہیں ہے چوکیدار بھی گوادر کا نہیں ہے ڈرائیور بھی گوادر کا نہیں ہے نائب قاصد بھی گوادر کا نہیں ہے تو 19 ملازمین ہیں ان میں 14 ضلع گوادر، گوادر میں پانی پلانے والا پلا نہیں سکتا کوئی چائے کسی کو پلا نہیں سکتا گوادر کا اب 19 میں سے 14 ضلع گوادر سے باہر کے ہیں اس میں آپ دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: ٹوٹل 31 ہے 31 میں سے 19۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: 31 میں سے 19 وہاں بھرتی ہے 14 ڈسٹرکٹ گوادر سے باہر کے ہیں اب یہ پرانے تو ہیں لیکن اتنی بڑی زیادتی ضلع گوادر کے عوام کے ساتھ کم سے کم یہ فورتھ کلاس کے تو گوادر کے ہونے چاہئیں نائب قاصد

ڈرائیور چوکیدار دفتر کا پانی پلانے والا یہ تو گوادر کے ہونے چاہئیں۔

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ سارے out sider ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: out side ڈسٹرکٹ سے باہر ہیں یہ بھی کریں یہ بھی پوسٹیں ہماری خالی کرا دیں اسی ہوم ڈسٹرکٹ میں بھیج دیں ہماری پوسٹیں خالی کرا دیں گوادر کے لوگ بھرتی ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! دیکھیں سارے یہ جو تربت، تربت، تربت، پنجگور، تربت یہ کیا چکر ہے اِس میں۔ یہ پرانے ہیں نئے ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: سی ایم صاحب کی بھی ابھی رائے ہے اس حوالے سے وہ یہی فرما رہے ہیں کہ جو کچھ پوسٹیں ہیں جو ڈویژنل کوٹہ میں آتی ہیں تو پوری ڈویژن سے آپ کہیں سے بھی اٹھا سکتے ہیں بھرتیوں پہ کوئی قدغن نہیں لگا سکتے آپ لیکن جو کلاس فورتھ مولانا صاحب بالکل درست فرما رہے ہیں وہ ایک غلط example set ہوا ہے ایسے نہیں ہونا چاہیے کہ وہ حق بنتا ہے کلاس فورتھ کا کہ اسی علاقے میں رہتا ہے ڈیوٹی دے سکتا ہے۔ جب اس کو کلاس فورتھ کی نوکری نہ ملے تو پھر میرے خیال سے بڑی بدقسمتی ہوگی تو سی ایم صاحب کا کہنا تھا ہم اس چیز کی انکوائری کریں گے اور ان کو ہم کسی طرح accomodate کریں گے جو وہاں کی حق تلفی ہوئی اور ان کو انشاء اللہ تعالیٰ دوبارہ settle کریں گے۔

جناب اسپیکر: مطلب وہ کلاس فور کی کم از کم گوادر کی ہونے چاہئیں even اگر ڈویژن level کی ہیں تو جی please

سردار سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): جناب اسپیکر! یہ بہت ہی ایک important نقطہ ہے جس کی طرف آنریبل منسٹر صاحب نے اور honorable colleague مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے اشارہ کیا ہے this is not the only case اس طرح کے بہت سارے کیسز ہوئے ہیں کہ جو unskilled labour ہوتی ہے جو فور سکیل جس کو ہم کہتے ہیں مالی ہے، چوکیدار ہے، ڈرائیور ہے اس کا right تو بنتا ہے وہ اسی ڈسٹرکٹ کے لوگوں کا بنتا ہے۔ ہم نے بہت سارے محکموں میں دیکھا ہے ماضی میں ہم نے ایگریکلچر میں دیکھا ہے اور اس طرح کے ڈیپارٹمنٹس میں دیکھا ہے کہ ڈیرہ بگٹی میں بھی پنجگور کے لوگ تعینات ہیں۔ اب پنجگور کا آدمی ڈرائیور جا کے جھل مگسی میں یا ڈیرہ بگٹی میں یا باقی جگہوں پر کیسے perform کریگا یا کیا شرائط تھیں ان کی ان لوگوں کا اپنا حق ہے۔ لہٰذا مولانا صاحب جو فرما رہے ہیں بالکل درست فرما رہے ہیں میں اس پر ایک انکوائری کر کے ہم ان لوگوں کو بھی بالکل برسر روزگار جو ہیں ان کو بے روزگار نہیں کریں گے۔ لیکن وہ جس ڈسٹرکٹ میں ہیں پھر اس ڈسٹرکٹ کے دوستوں سے

ہماری گزارش ہوگی کہ وہ اس پر پھر وہ نہ کریں ان کو دوبارہ ان کے ڈسٹرکٹس میں بھیجیں گے تا کہ وہ filled پوسٹیں وہ جو fill کرلیں اور۔۔۔

جناب اسپیکر: اُن کی vacancies خالی ہو جائینگی۔

جناب قائد ایوان: ان کو vacant کر کے اُن ضلع کو لگائیں گے otherwise یہ بہت بڑا ظلم ہے یہ تو بہت بڑی زیادتی ہے کہ گوادر کا اگر ڈرائیور ہے وہ گوادر میں ڈرائیور نہیں ہے کیا مر گئے ہیں سارے۔تو this is very unfortunate جس نے بھی کیا ہے بڑی زیادتی کی۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں اس میں آپ پلیز بیٹھیں ہو that's good encouraging concept ہے مولوی صاحب satisfied۔ question number 454 disposed off question میر زاہد علی ریکی صاحب! question number 150 بھی محکمہ معدنیات کے متعلق ہے۔

میر زاہد علی ریکی: سوال نمبر 150۔

☆**150** میر زاہد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 16 دسمبر 2024ء۔

کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 16 اپریل 2026 کو موخر شدہ۔

سال 2018ء تا 2024ء کے دوران حکومت نے ضلع واشک، ضلع پشین، ضلع موسیٰ خیل، ضلع قلعہ سیف اللہ، ضلع قلعہ عبداللہ اور ضلع چمن سمیت صوبہ کے دیگر اضلاع میں پی پی ایل کمپنی کو الاٹمنٹ کیے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو پی پی ایل کمپنی کو الاٹ کی گئی زمین کا رقبہ/ایکڑ کی مکمل ضلعوار تفصیل دی جائے؟

وزیر معدنیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 6 مارچ 2025ء۔

حکومت بلوچستان کے محکمہ معدنیات و معدنی ترقی نے سال 2018ء سے 2024ء کے دوران پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ (پی پی ایل) کو کوئی معدنی لائسنس یا لیز جاری نہیں کی تاہم بولان مائننگ انٹر پرائز ز جو پی پی ایل اور حکومت بلوچستان کا 50،50 کا مشترکہ منصوبہ ہے کو ضلع خضدار میں برائٹ، لیڈ اور زنک کیلئے ایک بڑے پیمانے پر کان کنی کی لیز دی گئی ہے یہ مائننگ لیز 30 مربع کلومیٹر کے رقبے پر دی گئی ہے جہاں بولان مائننگ انٹر پرائز ز نے پہلے کامیاب ایکسپلوریشن کی تھی مزید برآں پچھلے سالوں کے دوران ضلع چاغی میں لوہے کیلئے دو معدنی لیز جو پی پی ایل کو دی گئی تھی اور ایک برائٹ ڈسٹرکٹ خضدار میں بی ایم ای کو دی گئی تھی کی تفصیل ضخیم ہے اسمبلی لائبریری میں ملاحضہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر۔ جی. concerned Minister please

وزیر محکمہ خزانہ: پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: میر زاہد علی ریکی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اس میں دیا تھا معدنیات میں 2018ء تا 2024ء کے دوران ضلع واشک، پشین، موسیٰ خیل، قلعہ سیف اللہ، قلع عبداللہ ضلع، چمن صوبے کے دیگر اضلاع میں پی پی ایل کمپنی کو الاٹ کی گئی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو پی پی ایل کو الاٹ کیے گئے ہیں ان میں سے اس نے دیا ہوا ہے آپ کے اس میں خضدار اور چاغی میں یعنی پی پی ایل میں شرط و شرائط بلوچستان گورنمنٹ کو کیا اس حوالے پہ کتنا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب اس میں جناب اسپیکر صاحب نے خضدار میں برائٹ ہے اور جناب اسپیکر صاحب! اس میں آپ کی یہ مائننگ لیز 30 مربع کلومیٹر کے رقبے پہ دی گئی ہے جناب اسپیکر صاحب! جو پی پی ایل کو اور جو ضلع چاغی میں بھی ہے جناب اسپیکر صاحب! اس حوالے سے پھر بتایا جائے منسٹر کہ پی پی ایل اور بلوچستان میں یہ دو خضدار اور چاغی میں بلوچستان کا شیئر کتنا ہے اور اس نے پہلے کتنے کام کیے کیا پوزیشن ہے۔

جناب اسپیکر: یہ زمینیں الاٹ ہوئی ہیں اچھا جی منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں پی پی ایل کو کچھ زمینیں الاٹ کی ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جی ہاں جناب اسپیکر صاحب! یہ کچھ 2007ء کی ہے کچھ اُس سے بھی پرانی ہے اَب دو چاغی کی ہیں وہ iron ore کی ہیں اُس پر ابھی ایکسپلوریشن چل رہی ہے وہاں گورنمنٹ بلوچستان ان کے ساتھ 50%50% کی پارٹنر شپ ہے۔ لیکن ابھی فی الحال وہاں سے revenue generate نہیں ہوا کیونکہ وہ exploration plus کچھ کام ایسا infrastructure کا چل رہا ہے کہ اگر تھوڑا بہت وہاں سے iron ore نکل رہا ہے تو اُسی بلوچستان کے شیئر اور کمپنی کے شیئر کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ جیسے ہی اِس کی production start ہوگی تو اُس کا ریونیو بلوچستان گورنمنٹ کو 50%50% پر ملے گا۔ ایک اور ہماری اسکیم ہے جو ہے BLZ کی Barite lead and zinc کی BME کمپنی جو بلوچستان کی ہے PPL اور بلوچستان گورنمنٹ کا joint venture ہے اُس کے وہ خضدار ڈسٹرکٹ میں واقع ہے وہاں بھی 50%50% پارٹنر شپ ہے۔ اُس کا بھی ایریا define کیا گیا ہے اِس کے اندر, تو یہ پارٹنر شپ کا میں حاجی صاحب کو بتادوں کہ 50%50% پارٹنر شپ ہے اِن کی۔

جناب اسپیکر: سر! اپنا زابد علی ریکی صاحب! اِس میں تو آپ نے جو نام دیے ہیں ضلع واشک، پشین، ضلع موسیٰ خیل، ضلع قلعہ سیف اللہ، ضلع قلعہ عبداللہ، ضلع چمن، یہاں پر تو کوئی الاٹمنٹ نہیں ہے۔

میر زابد علی ریکی: جی نہیں ہے سر!

جناب اسپیکر: یہاں تو کوئی الاٹمنٹ نہیں ہے صرف آگے اُنہوں نے آپ کے سامنے رکھا ہوا ہے جو پی پی ایل کو

خضدار میں زمینیں آلاٹ ہوئی ہیں وہ اُس کے بارے میں؟

میر زابد علی ریکی: اور چاغی میں۔

جناب اسپیکر: چاغی میں جو ہوئی ہے اور اُس کے ایریا بھی دیا ہوا ہے کہ وہ اُس پر گورنمنٹ آف بلوچستان کے ساتھ میرے خیال میں کوئی اشتراک کے ساتھ۔

میر زابد علی ریکی: میں کہتا ہے یہ شیئر واقعی پی پی ایل %50 %50 دے رہا ہے یا نہیں؟ اُسی طرح جیسا باقی۔

جناب اسپیکر: نہیں definately یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

میر زابد علی ریکی: یہ confirm ہے یا نہیں؟

وزیر محکمہ خزانہ: جو agreement ہے جیسے اِس وقت خضدار میں چل رہا ہے وہاں سے revenue آرہا ہے۔

میر زابد علی ریکی: چاغی میں۔

وزیر محکمہ خزانہ: اور چاغی کا ابھی exploration پر اُس کی feasibility کی جو ایک study ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: ok۔

وزیر محکمہ خزانہ: وہ جب فائنل ہوتی ہے پھر proper production start ہوتی ہے جیسے ہی production start ہوگی ریونیو آنا شروع ہوگا تو یہ equally جو ہے distribute ہوگی between Governement of Balochistan and PPL سر!

جناب اسپیکر: ok۔ ٹھیک ہے۔

میر زابد علی ریکی: ٹھیک ہے جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے میرا خیال ہے نمبر again question No 150 disposed off, میر زابد علی ریکی صاحب! question نمبر 333 محکمہ معدنیات سے متعلق۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 333۔

☆**333 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 02 اکتوبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ <u>مورخہ 16 اپریل 2026 کو موخر شدہ۔</u>

سال 26-2025ء کے بجٹ میں حکومت نے ضلع واشک میں محکمہ معدنیات کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی ہے ہر اسکیم کا نام، لاگت اور پی ایس ڈی پی نمبر کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ صوبہ کے ہر ضلع کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی گئی ہے تمام اضلاع کی ضلعوار مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جی جواب پڑا ہوا تھا تصور کیا جائے۔

وزیر معدنیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 17 نومبر 2025ء۔

مائنیز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی ضلع واشک میں PSDP 2025-26 میں کوئی اسکیم موجود نہیں ہے مزید یہ کہ مختلف اضلاع میں مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی تمام تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: اِس میں یہ دیا تھا جناب اسپیکر صاحب! کہ 2025-26ء میں بجٹ کی حکومت کے ضلع واشک میں معدنیات کی کل کتنے ترقیاتی اسکیم دی گئی ہے اس میں دیا ہوا ہے پی ایس ڈی پی نمبر 25-2026ء میں نہیں دیا۔ جناب اسپیکر صاحب! تمام ڈسٹرکوں کو اُس نے دیا ہوا ہے اُن میں جناب اسپیکر صاحب! آپ کے۔۔۔

جناب اسپیکر: واشک میں تو کوئی اسکیم نہیں ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اُن میں اُس نے دیا ہوا ہے پی ایس ڈی پی نمبر ہے on going اسکیم ہے۔ اور سارونا میں دیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! خضدار ہے اِس میں بلوچستان overall اِس کے بلوچستان اس نے دیا ہوا ہے کوئٹہ، کوئٹہ باقی ڈسٹرکٹس میں ژوب ہے، چاغی ہے،

جناب اسپیکر: ہاں۔

میر زابد علی ریکی: یعنی واشک کو۔

جناب اسپیکر: یہ آخر میں اُنہوں نے تفصیل دی ہے۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں تفصیل دیا ہوئی ہے سر!۔

جناب اسپیکر: are you satisfied with this زابد صاحب۔

میر زابد علی ریکی: واشک کو نہیں دیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: دیکھیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ضلع واشک میں معدنیات کے لیے آپ نے کہا کتنی اسکیمات کی منظوری دی ہے؟ اُس میں تو میرے خیال میں کوئی بھی نہیں معدنیات کے حوالے سے اور سکیم کا نام PSDP نمبر، اس کا آپ نے کوئی PSDP نمبر دیا تھا اُنکو؟

میر زابد علی ریکی: جی اِس میں اُس نے تفصیل دی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: وہ کہتا ہے اس کے بغیر کوئی اسکیم موجود نہیں ہے۔

میرزابدعلی ریکی: کچھ ڈسٹرکٹوں کو اُس نے دی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب! ذرا بتائیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: سر! اس میں question ہے کہ 2025-26ء کے بجٹ میں ضلع واشک میں محکمہ معدنیات کی کل کتنی ترقیاتی اسکیمات منظور کیے گئے ہیں جواب اِس میں یہ ہے کہ مائنز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹ ضلع واشک میں 2025-26ء میں کوئی اسکیم موجود نہیں ہے کوئی دی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی PSDP نمبر نہیں ہے؟

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: لیکن دیگر بلوچستان کو اسکیم انہوں نے دی کہ دیگر اضلاع کی وہ تفصیل دیں پھر وہ جو different تقسیم اسکیم جو چل رہی ہیں اُن کی details فراہم کر دی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر: فراہم کر دی ہیں؟

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: اُن میں بھی forum کے نوٹس میں میں یہ چیزیں لانا چاہوں گا کہ بہت پُرانی اسکیمیں بھی ہیں خود جو ہیں ابھی feasible نہیں ہیں جس کا burden ultimately صوبے پر پڑ رہا ہے کچھ اسکیمیں انکوائری کے اندر ہیں پُرانی اسکیمیں ہیں کچھ اسکیمیں جو ہیں جیسے خضدار کی آئی خضدار کی جو اسکیم ہے روڈ کا آری پیر ہے سارونا والا وہاں کچھ advance payment کے issue ہیں C&W deparment execute کر رہا ہے تو سی ایم صاحب کی کچھ ہدایات ہیں کیونکہ وہ progress review meeting مہینے میں ایک دو دفعہ کرتے رہتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹس پر بہت زیادہ پریشر پڑتا ہے کہ آپ نے اسکیمیں complete کرنی ہیں financial اور physical اپنا balance کرنا ہے اپنے پیسے استعمال کرنے ہیں۔تو اب اُس حوالے سے ہم نے زور دیا ہے لکھا ہے P&D کو جو اسکیم جو ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے اگر وہ پورا نہیں کر پا تا یا problematic ہے یا کوئی اور issue کی وجہ سے linger on ہے تو اُس کو drop کر دے۔تو اب اُمید ہے کہ اسکیموں پر کام ذرا تیزی سے چلے گا واشک کے حوالے سے میں بات کروں کہ الحمدُ للہ واشک کو اللہ پاک نے معدنیات سے مالا مال کیا ہوا ہے antimony سے لیکر lithium , copper , gold اللہ پاک نے بہترین وہاں وسائل دیئے ہوئے ہیں مجھے اُمید ہے کہ اِن حالات میں حاجی زابد صاحب بھی ایک investment کے لئے کوشش کریں گے اچھی investment لیکر آئیں گے automatically پروجیکٹ اور اسکیم وہاں پر لگیں گے۔تو سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میری اپنی بھی یہی خواہش ہے کیونکہ واشک میں already ایک بہت بڑا، واشک نہیں صرف پورے بلوچستان کی study ایک طرح کی ہو چکی ہے اللہ نے جو یہاں کے خطے کو سرزمین کو طرح طرح کی دولت سے مالا مال

کیا ہوا ہے۔لیکن یہ ہماری بد قسمتی ہوگی کہ ہر ہم اُس اپنے resources کو استعمال نہ کر پائیں۔لیکن انشاءاللہ میں یقین دلاتا چلوں اِس وقت جو ہماری گورنمنٹ ہے اس sector میں اچھا خاصہ کام کر رہی ہے investers کے ساتھ meetings کر رہی ہے بین لاقوامی investers کے ساتھ میٹنگ ہماری investment board کو بھی اِس پر لگایا ہے۔اب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو سی ایم صاحب بھی خود ایڈوائس وہ چیئر کر رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ investment آئے تو میری بھی خواہش ہوگی انشاءاللہ ہم سفارش بھی کریں گے مائینز ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے proposal بھی رکھیں گے کہ واشک میں کوئی اِس nature کا اِس کے علاوہ اور بھی دیگر ڈسٹرکٹس ہیں پشین دیگر جگہ ہوگئے اُن کو add کیا جائے کوئی اسکیم دی جائے۔

جناب اسپیکر: حاجی صاحب کو on board لیں آپ اُن کو ساتھ لے کر چلیں تقریباً تا کہ وہ پھر وہاں کم از کم لوگوں کے فلاح کے لیے وہ چیزیں استعمال ہوں پھر جو بھی ہو تقریباً۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! منسٹر نے بہت اچھی بات کی۔ جناب اسپیکر صاحب! اِس ٹائم ڈسٹرکٹ واشک میں جیسا منسٹر نے کہا کہ معدنیات کے حوالے سے antimony اِس ٹائم بلوچستان میں واحد جگہ ہے بلوچستان میں واشک،antimony باقی جگہوں میں ہے مگر کم جناب اسپیکر صاحب! بدبختی سے یہ دیکھا جائے اگر آپ کا جناب اسپیکر صاحب! ایک کاپی آپ کو دیتا ہوں اگر ایک اور آپ کا کوئی یہاں پر staff ہے اُس کو بتا دیں یہ ساری کاپیاں یہ بشمول سی ایم صاحب کے سامنے رکھ لیں۔

جناب اسپیکر: سب کے لیے رکھتے ہیں۔ یہ لے جائیں سب کو ٹیبل کر دیں۔

میر زابد علی ریکی: اسپیکر سے شروع کر کے سی ایم صاحب کو دیں۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو واشک میں معدنیات کسی نے آلاٹ کیا ہے صدیق نامی اسلام آباد کا بندہ ہے جناب اسپیکر صاحب! اِس نے واشک کے پتہ نہیں کتنے ایکڑ اِس نے اپنے نام کیے دوسرا ہے Arken metal ہے جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی جی میں سن رہا ہوں۔

میر زابد علی ریکی: یہ سندھ کا بندہ ہے اُس نے اپنے نام پر کیا ہے سندھ سے آیا ہوا ہے۔ یہ ہے دوسرا orion exploration ہے یہ اگر میرے نالج میں ہے مجھے معلومات ہو جائیں یہ جو PIA ہے جس نے خریدا یہ اُس نے اپنے نام پر کیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ ٹوٹل 10 یا 12۔

جناب اسپیکر: یہ جو Arken metal کی بات کر رہے ہیں؟۔ اچھا۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں یہ سارے واشک کی لیز جناب اسپیکر صاحب! سی ایم صاحب کے نالج میں لانا چاہتا ہوں اسمبلی فلور کے سب ایوانوں کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ وہ واشک میں لیز نہیں رہ گئی جناب اسپیکر صاحب! سارے ہمارے colleagues بیٹھے ہیں سب کے سامنے رکھے ہیں واشک کی ساری لیز آلاٹ ہوگئی ہیں اِس میں اگر چھوٹے مائننگ والے ہیں جناب اسپیکر صاحب! وہ لوگ وہ تو فارغ ہوگئے ہیں۔ ابھی جناب اسپیکر صاحب! منسٹر یہ بتادیں یہ کون سے بندے ہیں جو سندھ، کے پی کے، پنجاب، اسلام آباد سے آئے ہیں، کاش اگر یہ بلوچستان کا اگر ہوجاتا کر لیتا مجھے کوئی اعتراض نہیں invest کر لیں آجائیں سر! اپنے نام پر کر لیں۔ شعیب جان آپ بھی اپنے نام پر کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ بندے وہاں سے یہ کس طرح الاٹمنٹ ہوئی؟ کس طریقے سے ہوا؟ یہ کس قانون کے تحت ہوا؟ آپ کہتے ہیں کہ بات کریں، بات کی یہ حالت ہے جناب اسپیکر صاحب! ابھی آپ بتادیں میں کیا کروں؟

جناب اسپیکر: یہ ساری کمپنیاں آؤٹ۔

میر زابد علی ریکی: بالکل جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: let the minister reply

میر زابد علی ریکی: بتادیں تفصیل اگر ابھی اگر آپ پاس تفصیل نہیں ہے؟

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر!

میر زابد علی ریکی: next پرسوں اجلاس میں مجھے بریف کر کے بتادیں یہ کون ہے اِس نے 10، 12 لیز بھی خدارا واشک کی اپنے نام پر کیئے ہیں ہمیں ہمارے پاس اتنی investment نہیں ہے؟ بلوچستان میں اتنے پیسے والے نہیں ہیں؟ بلوچستان میں اتنے پیسے والے نہیں ہیں؟ کہ اپنے نام پر کوئی کر لے؟ آپ وہاں سے بندے لا رہے ہیں؟ ٹھیک ہے investment آجائے مگر اِس طرح تو نہیں ہے کہ ہماری مائنز کو اُٹھا کے اپنے نام پر کر لیں اور ابھی واللہ مجھے پتہ نہیں چلا، ابھی مجھے کسی دوست نے جناب اسپیکر! دے دیا۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: یہ اہم معاملہ حاجی زابد صاحب نے اُٹھایا اچھی بات ہے کہ ہاؤس کے سامنے معاملہ پیش ہوا آپ ذرا اُس کو دیکھیں یہ سارے EL ہیں EL means exploration licences اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تلاش کریں گے تحقیق کریں گے۔ اس کے لیے بہت بڑا سرمایہ چاہیے ہوتا ہے ہمارے پاس

اس وقت سمال سکیل مائننگ میں کوئی 500 سے 600 معذرت چاہوں گا اسمبلی سے اگر کچھ کمی بیشی غلطی میں کر پاؤں ایڈوانس میں idle پڑے ہوئے ہیں 20،20 سال سے لوگوں نے الاٹ کیے ہیں بلوچستان کے ہمارے اپنے لوگوں نے لیکن الاٹ کر کے چھوڑ دیئے ہیں اُس پر کام نہیں کرتے وہ ایکڑوں کے حساب سے جو EL ہے وہ کلومیٹرز کے حساب سے ہوتی ہے اب میری اور آپ کی یہ بلوچستان میں ایسے بزنس مین ہیں اُن کو priority ہے اور بلوچستان کے لوگوں نے EL کیا ہے ابھی اس وقت میرے پاس figures موجود نہیں ہیں میں بتاؤں گا کہ EL بلوچستان کے لوگوں نے کیا ہے جن کے پاس پیسے تھے۔

جناب اسپیکر: لیکن ہے۔ ایسے cases آئے ہیں خضدار میں بھی جو لوکل نے آلاٹ کیا تھا سو گئے تھے بالکل۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: اب یہ صوبہ اِس میں ایک اکائی ہے ایک حصہ ہے اور ہمارا آئین اِس بات کی اجازت دیتا ہے کہ پاکستان کا شہری کہیں پر جا کر investment کر سکتا ہے۔ ہم اُس کو investment سے نہیں روک سکتے۔ البتہ بلوچستان گورنمنٹ کا کیونکہ حاجی صاحب ایک اہم سوال اُٹھایا ہے اُس میں ایک حد تک وزن ہے اُس کے لئے اُن کی clarification اور اِس معزز ایوان کی وضاحت کے لئے بتا دوں کہ EL کا اگلا phase ہوتا ہے mining lease ML جب اُس کی ایم ایل گرانٹ ہوتی ہے تب اُس کے بعد وہ مائننگ کا کام اسٹارٹ کر سکتا ہے۔ ایم ایل کے لئے شرط رکھا گیا ہے کوئی بھی کمپنی آئے دنیا کی کوئی بھی کمپنی ہم investors کو welcome کرتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں آئیں۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: مگر جب وہ ایم ایل کیطرف جائیگی تو اُس کے لئے شرط ہے کہ بلوچستان کی جو دو کمپنیز ہیں اُن کو اپنے ساتھ پارٹنر لے گی اُس کے بعد اُس کو ایم ایل ملے گا چاہیے BMEC ہو یا BMRL ہو automatically آپ کی بلوچستان گورنمنٹ اُس کے ساتھ شیئر اُس کے ساتھ include ہو جاتا ہے تو ہمیں چاہیے investors ہم investors کو encourage کریں۔ تو ہمیں ایسا message اپنے ہاؤس سے پیغام بھیجے کہ بلوچستان کا دِل کھلا ہے لیکن اپنے حقوق کی ضمانت مانگتا ہے اور الحمد للہ! آئین نے ہمارے حقوق کی ضمانت دی ہوئی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے اُمید ہے کہ ہمارے دوست اِس معاملے پر چاہے اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ ہو ایک پیج پر ہیں یہ ہماری رُوح ہماری بقا کا مسئلہ ہے اِس پر کوئی left right نہیں ہوگا اِسی لیے تو کوئی ایسی چیزیں بل آتے ہیں جس پر اپوزیشن یا باہر کوئی اعتراض کرتا ہے تو سی ایم صاحب کا دل بڑا ہے وہ کہتے ہیں open ہے کہ آجائے دوبارہ اِس کو درست ٹھیک کرتے ہیں تو ایک راستہ کھلا ہوا ہے چیزیں ٹھیک کرنے کیلئے تو میں اپنے بھائی کو

یقین دلاؤں کہ واشک میں یہ صرف یہ نہیں ہوگا انشاء اللہ, اللہ وہ لمحہ لائے کہ میری زبان اِس اسمبلی کی زبان امین ہو جب یہ EL, ML کی طرف جائیں اور investors آئیں اور بلوچستان گورنمنٹ اُس کے ساتھ % 50 ,50 partnership ہو اور اُس کے ساتھ CSR کا پیسہ ہو ہمارے اکاؤنٹ ون میں آئیں جو وہاں social uplifting کی ڈویلپمنٹ وہ لوگوں پر ہے اسکولز بنیں وہاں ہسپتال بنیں ایک ماڈل ایک اچھی قسم کا ہے تا کہ ہم بھی کہیں کہ investors آکے اچھا کام کرتے ہیں بدقسمتی رہی ہے ماضی میں۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ ڈویلپمنٹ اُن کمپنیوں کی ذمہ داری ہوگی؟

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: سر! جو social responsibility ہے۔

جناب اسپیکر: ok۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: CSR کا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: وہاں اسکول بنانا، وہاں health environment کو دیکھنا، وہاں لوگوں کو facilitate کرنا یہ companies کے corporate section ہے کیا؟ پیسہ کماتی ہے جہاں سے کما رہی ہے وہ لوگوں کا خیال رکھے جب اُن لوگوں کا خیال نہیں رکھے تو وہ چیزیں کیسے چل سکتی ہیں اسی حوالے سے تو سی ایم صاحب نے CSR کی ایک پالیسی cabinet سے approve کروائی ہے last year یہ approve ہوئی ہے ابھی تک فیڈرل گورنمنٹ میں پڑی ہے شاہد اُس کا decision آئے کہ سب سے بڑا پیسہ جہاں کی income ہو اُس کا %10 اگر میں غلط نہ ہوں سی ایم صاحب مجھے correct کریں %10 اُس علاقے پر لگاؤ۔ چھوڑ و آپ باقی دیگرا کاؤنٹ 1,3,4,5,6 کو چھوڑو پہلے اُس کا بڑا حصہ اُس علاقے کے اُوپر لگاؤ تو چیزیں بہتر کرنے کی ضرورت ہو اور میں آپ کو یقین دلاتا چلوں کہ اِس وقت جو ماحول بنا ہوا ہے چاہے top یا یہاں بلوچستان کا سب ایک ہی پیج میں کہ بلوچستان میں لوگوں کو خوش کرنا یہ چھوٹے چھوٹے جو مسائل جو بہت بڑے ہو گئے اِن کو حل کرو اور ایک دن میں حل نہیں ہونگے ہم بیٹھتے ہیں ناں سیاست میں ایک دوسرے پر الزامات لگاتے ہوئے اگر پھر الزام لگانے کا وقت ہے تو وہ ہمیں نقصان پہنچائے گا تو حاجی صاحب کو میں یقین دلاتا چلوں انشاء اللہ جیسے سی ایم صاحب نے وہ پالیسی رکھی ہے اُس کا %10 واشک کو ملے گا اُس کے بعد وہ گورنمنٹ کی جو ہماری کمپنیز ہیں اُن کے ساتھ گورنمنٹ کے جو شیئر ہے اُس کی protection کیلئے اُس کے ساتھ partnership ہوگی۔ thank you sir

جناب اسپیکر: تو آپ باہر سے کسی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! شعیب نے بہت تفصیل سے بات کی۔ بہر حال شعیب نے جو بھی باتیں کیں اسمبلی فلور پر میں اِس کو نہیں مانتا ہوں اگر رب نے زندگی دی عید کے بعد واشک سے تحریک شروع کروں گا انشاءاللہ یہ جو دس زور آور بندوں نے میرے واشک ڈسٹرکٹ کو کیک کی طرح کاٹ کر ہر کسی نے اپنے نام پر کیا ہے کچھ نہیں کروں گا واشک سے لانگ مارچ کر کے انشاءاللہ کوئٹہ آؤں گا۔ سر! یہاں کوئٹہ سے اگر میرا مسئلہ حل نہیں ہوگا میں اِسلام آباد بھی جانے کیلئے تیار ہوں کہ میری لیز کیک کی طرح کاٹ کر بلوچستان میں اِتنے investor نہیں ہیں؟ آپ کو دکھا دوں گا الحمدللہ بلوچستان میں ارب پتی کرب پتی بندے ہیں اللہ نے بلوچستان کو خوار نہیں کیا ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ کے چمن میں ارب پتی ہیں آپ کے قلعہ سیف اللہ میں ارب پتی بندے ہیں آپ مہربانی کر کے میں آپ کو بندے لا کے دے دوں گا اگر واشک میں نہیں ہیں خاران میں نہیں ہیں الحمدللہ اور آل بلوچستان میں تو ملیں گے 4 بندے تو ملیں گے کہ وہ ارب پتی آ جائیں کام کریں؟ کہاں کا انصاف ہے شعیب جان آپ کہہ رہے ہیں اِس طرح نہیں کرتے ہیں مجھے 10% نہیں چاہیے بھئی جو واشک میں خرچ ہوگا۔ مجھے جو بلوچستان کا بندہ ہے وہ آ کے کام کریں بالکل میں اُس کی surety دینے کیلئے بھی تیار ہوں میرا وعدہ ہے لوکل بندہ ہو جائیں اُس کو surety دینے کیلئے تیار ہوں آ جائیں کام کریں میں اُن کو دینے کیلئے تیار ہوں چاہے وہ بلوچ ہو چاہے وہ پٹھان ہو، مسئلہ نہیں ہے مگر اِس طرح تو نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ تو۔

میر زابد علی ریکی: کہ اُدھر سے آ کے اِدھر کام کریں جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: پیسے تو ہیں لوگوں کے پاس لیکن جو technicalities جو required ہے وہ شاہد ہماری کمپنیوں میں اُنکے پاس۔ منسٹر صاحب! ذرا آپ بتائیں۔

میر زابد علی ریکی: نہیں بلوچستان میں پیسے ہیں ناں میں کہتا ہوں بلوچستان میں شعیب جان کہتا ہے کہ بلوچستان میں investor نہیں ہیں میں کہتا ہوں بھئی ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں پیسے کی بات نہیں کر رہے ہیں وہ کچھ اور کہہ رہا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ پیسے تو ہیں لوگوں کے پاس لیکن وہ technicalities نہیں ہیں جو وہاں required ہے مائننگ کیلئے۔

میر زابد علی ریکی: کریں گے کیسے نہیں ہیں بالکل ہیں۔

جناب اسپیکر: ہیں ایسی کمپنیاں؟

میر زابد علی ریکی: ہاں بالکل میں لاؤں گا آپ مہربانی کریں یہ ارب پتی بیٹھا ہوا ہے یہ کیا کریگا پیسہ کیوں بھیجے گا دبئی؟ پاگل ہے؟ یہ اللہ نے دیا ہوا ہے ارب پتی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہوگیا۔ ok hold on۔ جی جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: ویسے جو اُنہوں نے ضمنی سوال اُٹھایا ہے اُس کا جواب میں نے دیا رُولز کہتے ہیں اَب اُس پر آپ نے decision دینا ہے۔ میری request یہی ہے میں نے یہ نہیں کہا کہ بلوچستان میں لوگ نہیں ہیں investor نہیں ہیں پیسہ نہیں ہے میں نے آپ کو ایک example دی 400 سے 500 ایسی سمال اسکیل مائنز ہیں جو idle پڑی ہوئی ہیں اچھا ساری صرف اِس وجہ سے idle نہیں پڑی ہوئی ہیں یہ بھی بتاؤں بعض سیکورٹی reason پر بھی پڑی ہوئی ہیں دیکھیں بعضوں نے الاٹ کر کے چھوڑ دیئے بس جائیداد ہے اِس بات پر میں کیا کہ ہمیں investors کو encourage کرنا چاہیے ہمارے پاس investors ہیں۔

جناب اسپیکر: investors تو لوکل کو بھی accommodate کریں باہر سے بھی encourage کریں باہر سے لوگ آئے ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: اگر کہیں گے میں کسی ٹائم آپ کے ساتھ شیئر کروں گا کہ بھلے مائننگ میں بلوچستان کے لوکل بھی شامل ہیں۔

جناب اسپیکر: شامل ہیں اُس میں؟

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جی ہاں ہے سر! کیوں نہیں۔ لوکل آئیں بسم اللہ کریں، کریں کیوں نہیں کریں؟ یہی تو گورنمنٹ چاہ رہی ہے۔

جناب اسپیکر: ویسے outside کے جو investor ہیں اُن کو تو encourage کرنا چاہیے discourage نہیں کرنا چاہیے۔ ویسے normally۔ جی سی ایم صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: اِس forum کا اِس August House کا جو message ہے پوری دُنیا میں یہ float کرتا ہے۔ جہاں دُنیا میں ہم اِس وقت گھوم رہے ہیں پوری دُنیا میں investment کیلئے کوششیں کر رہے ہیں اور message ہم اِس طرح کا دیں۔ ہاں یہ بات ہم نے کرنی چاہیے اِس پر کھڑے ہیں میں

نے کہا کہ اپوزیشن گورنمنٹ کھڑی ہے اپنے بلوچستان کی right کیلئے اور جو اپنے right سے غداری کریگا وہ غدار ہے اِس سے زیادہ اور کیا بات ہوسکتی ہے؟

جناب اسپیکر: ٹھیک ،ٹھیک ۔ thank you, question no 333 disposed off. again question no 428 زاہد علی ریکی چلے گئے again same معدنیات کے متعلق ہے disposed off مولوی نوراللہ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 176 دریافت فرمائیں۔

مولوی نوراللہ: سوال نمبر 176۔

☆176 مولوی نوراللہ، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 04 جنوری 2025ء۔

کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 16 اپریل 2026 کو موخر شدہ۔

سال 2018ء سے تا حال ضلع قلعہ سیف اللہ، ضلع ژوب، ضلع زیارت، ضلع شیرانی، ضلع موسیٰ خیل، ضلع پشین، ضلع قلعہ عبداللہ اور ضلع کوئٹہ بشمول صوبہ کے دیگر اضلاع جہاں جہاں معدنیات پائے جاتے ہیں ان اضلاع میں کتنی زمینیں الاٹ کی گئی ہیں کی تفصیل دی جائے۔ نیز زمین کا رقبہ الاٹیز کا نام مع ولدیت، شناختی کارڈ نمبر، ایڈریس مع فون نمبر کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر معدنیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 09 دسمبر 2025ء۔

جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر فنانس۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

مولوی نوراللہ: سوال کو پیش کرنے کا موقع تو نہیں ملا۔ اور جواب بھی نہیں دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: کیا کہہ رہے ہیں مولوی صاحب۔

مولوی نوراللہ: جواب کب ملا۔ کیا جواب دیا۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کے سامنے پڑا ہوا ہے آپ چیک کریں۔

مولوی نوراللہ: اچھا یہ انگلش میں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کو دیا گیا ہے آپ چیک کریں۔

مولوی نوراللہ: یہ تو بھلا ہے۔ اس کو مَیں نہیں پڑ سکتا۔

مولوی نوراللہ: ہاں یہ پلندہ تو ہے۔آپ کا سوال ہی ایسا ہے کہ اس پلندے کے بغیر اس کا جواب ممکن ہی نہیں ہے۔یا پھر اس طرح کرتے ہیں کہ اس کو اُردو میں translate کر کے آپ کو دے دیتے ہیں۔

مولوی نوراللہ: کب؟

جناب اسپیکر: آپ بیشک بعد میں پڑھیں۔اس سوال کو جاری رکھتے ہیں اس کو next session میں پھر دوبارہ اُٹھالیں گے۔آپ بیشک اس کو پڑھیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جناب اسپیکر ! غالبًا مولانا صاحب کے سوال کا جو میری understanding ہے مولانا صاحب پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ جو جوالاٹمنٹس ہوئی ہیں۔لیز جن جن کو الاٹ ہوئی ہیں اُن سب کی تفصیلات ،فون نمبر، ایڈریس ساری چیزوں کے ساتھ دیا جائے۔مولانا صاحب! آپ نے یہی دریافت کی ہے ناں۔

مولوی نوراللہ: جی۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: اس میں شاید یہ جوشکوک شبہات آتے ہیں اکثر کہ علاقے کا لوکل نہیں ہے ،باہر کا شخص آ کے وہ الاٹ کر جاتا ہے۔یہی آپ کا سپلیمنٹری ہوسکتا ہے یا آپ اس کے علاوہ پوچھنا چاہیں۔جی اگر پوچھنا چاہیں۔

جناب اسپیکر: جی جی مولوی صاحب۔

مولوی نوراللہ: جناب اسپیکر! سوال کو یہاں پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سوال کے مندرجات پر بحث کی جائے۔ جو ہمیں خدشات ہیں۔ذمہ دار فلور پر مجھے اُس کا کوئی تسلی بخش جواب مل جائے۔لیکن اختصار کے ساتھ جواب ضخیم ہے۔ لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔جب لائبریری کا حوالہ دیتے ہو تو پھر شاید یہاں آنے کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! میری آپ سے گزارش ہے۔جب تک آپ اسکو پڑھیں گے نہیں تب تک آپ کو سوال کا جواب آپ کی سمجھ میں نہیں آئیگا۔اگر آپ مناسب سمجھیں مَیں آپ کے سوال کو ڈیفر کرتا ہوں۔

مولوی نوراللہ: مَیں جو تحفظات رکھتا ہوں۔وہ فلور پر مَیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔مسلم باغ کے کرومائیٹ کی کانیں پی سی ایم کی لیز کے تحت پی سی ایم چلا رہے تھے۔PCM default ہوگئی۔

جناب اسپیکر: یہ ہمارے اپوزیشن والے واک آؤٹ کر گئے میرے خیال میں سارے۔سی ایم صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ خوش ہیں۔جی مولوی صاحب! آپ continue کریں please۔

مولوی نوراللہ: پی سی ایم بھاگ گئی ،چلی گئی۔مسلم باغ کے لوکل مائینز مالکان کے پیسے کھا گئی۔تو لوگ عدالت چلے

گئے۔اختصار کے ساتھ مَیں یہ رپورٹ آپ کے سامنے اور فلور کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔21 مئی 2021ءکو سیکرٹری مائنز اور ڈی جی مائنز نے عدالت عالیہ کے سامنے پیش ہو کر عدالت کو ایک تجویز دی کہ یہ کام جو غیر قانونی مالکان کے قبضے میں ہے، ان کو ان کے نام الاٹ کئے جائیں۔ جناب والا! عدالت عالیہ نے 24 جولائی 2021ءکو فیصلہ اس حوالے سے صادر کیا۔ جس کی کاپی میرے ہاتھ میں موجود ہے۔سیکرٹری مائنز اور ڈی جی مائنز کی تجویز کے موافق عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا۔اور محکمہ مائنز کو یہ حکم دیا کہ آپ جائے سروے کرے غیر قانونی قابضین کا پتہ لگائے اور اسکا بندوبست کرے تاکہ اسکی الاٹمنٹ اُن لوگوں کے نام ہو۔لیکن حکومت نے اُسی وقت کی حکومت نے چال بازی سے کام لیتے ہوئے سروے والوں کو یہ موقع فراہم نہیں کیا۔اس کے کام کو اس عدالتی حکم کو التوا میں رکھتے ہوئے نظر انداز کردیا۔ جناب اسپیکر! پچھلے سال جو ایکٹ منظور ہوا اسمبلی نے منظور کیا۔تو ہم نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا۔اور سی ایم صاحب نے ہمیں یقین دلایا کہ آپ کے خدشے کی بنیاد پر ہم اس ایکٹ کو منظور ہونے کے باوجود اس پر نظر ثانی کریں گے اور ہماری یہی ترجیحات ہونگی کہ مقامی مائنز مالکان کے جو خدشات ہیں اُس کے موافق قانون کے مطابق مائننگ کی اجازت دیں گے۔ یہ یقین دہانی سی ایم صاحب نے کی۔مگر آج بل اُس کے برعکس منظر نامہ پیش ہو رہا ہے۔قلعہ سیف اللہ میں کرومائیٹ کی کانیں اور مختلف منرلز کی کانیں مقامی لوگوں کی بجائے غیر علاقائی لوگوں کو، سرمایہ داروں کو، جاگیرداروں کو، ان مفلوق الحال کان مالکان کی املاک اور کانیں سپرد کئے جا رہے ہیں اور علاقہ سراپا احتجاج ہے ابھی بھی آج ہی مَیں اپنے علاقے سے جب روانہ ہو رہا تھا اس طرف تو ہماری ضلعی ہیڈکوارٹر میں اس عمل کے خلاف اس استحصال کے خلاف لوگ احتجاج کر رہے تھے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! وہ جو آپ کے ساتھ سی ایم صاحب نے وعدہ کیا تھا۔مَیں ذرہ سی ایم صاحب سے رائے لے لیتے ہیں۔کہ آپ سے جو promise کئے تھے آپ کہہ رہے تھے کہ فلور آف دی ہاؤس۔۔۔

مولوی نوراللہ: جناب روز مجھے بیٹھا کے آج مَیں اپنا مدعا پیش کرنا چاہتا ہوں اور صاف بتا دینا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ساتھ آپ کو ہم update کرتے رہیں گے، ذرہ سی ایم صاحب کو سنیں۔آپ کے ساتھ جو promise کیا تھا آپ کہہ رہے تھے۔

مولوی نوراللہ: سی ایم صاحب اگر اجازت ہو۔مَیں سوال کے مندرجات پیش کرنا چاہتا ہوں۔مَیں نہیں کر سکتا ہوں، زابد نہیں کر سکتا ہے، تو ہمارے عوام کی آواز کون سنیں گے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! گزارش یہ ہے کہ سوال سوال ہوتا ہے، تقریر تقریر ہوتی ہے۔اب ان دونوں میں تھوڑا فرق ہے۔

جناب قائدایوان: جناب اسپیکر! مجھے self-explanation پر کیونکہ میرا نام لیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب! آپ ایک منٹ hold کریں۔ جی سی ایم صاحب۔

جناب قائدایوان: جناب اسپیکر! مجھے اگر self explanation پر کیونکہ اِنہوں نے میرا نام لیا ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں تھوڑا سا مولوی صاحب! ایک منٹ hold کریں۔ جی سی ایم صاحب! آپ بتائیں۔

جناب قائدایوان: دیکھیں ہمارے لیے تمام معزز اراکین بہت انتہائی قابل احترام ہیں اور مجھے بالکل ابھی اچھا نہیں لگتا یہ بار بار کہتے ہوئے before this مَیں اِس کی تھوڑی سی تفصیلاً بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے دو Ex honorable members بلوچستان اسمبلی کے تشریف رکھتے ہیں طارق مسوری صاحب اور میر نصیب اللہ مری صاحب ہم آپ کو پراونشل اسمبلی میں welcome کرتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ میں ایک newly wed happy couple کو بھی دیکھ رہا ہوں جو آئے ہیں صادق عمرانی صاحب کے بیٹے ہیں انکی بہو ہیں وہ بھی آئے ہیں تو ان کو بھی ہم welcome کرتے ہیں پراونشل اسمبلی میں you are welcome here اور with the best wishes from Provincial Assembly and people of Balochistan for a long and happy life۔ جناب اسپیکر دیکھیں ایک تو یہ Question hour کو میں۔۔۔

مولوی نوراللہ: کیا میں نکل جاؤں؟

جناب قائدایوان: نہیں نہیں آپ کی مرضی ہے مَیں ایک منٹ بات کرلیتا ہوں اگر آپ اجازت دیں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! hold کریں ایک منٹ۔

مولوی نوراللہ: میں دو باتیں کرلیتا ہوں۔

جناب قائدایوان: مجھے ایک سیکنڈ بات کرلینے دیں تھوڑا پھر آپ بات کرلیں۔

مولوی نوراللہ: ٹھیک ہے ٹھیک ہے کرلیں۔

جناب قائدایوان: میں جناب اسپیکر اس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں آپ کے حوالے سے تو بات ہیں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب کا اسپیکر بند کرلیں۔

جناب قائدایوان: جناب اسپیکر دیکھیں یہ question hour کو پلیز یہ ہمیں آپ نے پہلے دن ایک کتاب پکڑائی ایک خوبصورت بیگ ہمیں پکڑایا اور اس میں آپ نے سب کچھ ہمیں لکھ کے دیا کہ یہ ہاؤس کیسے چلنا ہے۔ اب question hour کو چلانا کیسے ہوتا ہے۔ question hour کا مطلب ہے only one one hour, hour اسکے بعد question جو mover ہے اس mover نے ایک question کرنا ہے اور اسکا

وہ if he is prepared ہے concerned minister نے یا اسکے behalf پر کوئی اور منسٹر جواب دے سکتا ہے
اسکا جواب دیتا ہے اسکے بعد Then you have three supplementy questions

جناب اسپیکر: ہاں three supplementy questions ۔

جناب قائد ایوان: One from the mover, two from any other members from treasury benches or from the opposition members ۔تو اب اگر وہ سوال بھی صرف سوال ہوتا ہے supplementy question ہوتا ہے مولوی صاحب کا جو مسئلہ ہے یا زاہد ریکی صاحب کا مسئلہ ہے اسکے لئے بھی آپ کی اس green book میں طریقہ بتایا گیا ہے اگر آپ اس طریقے کو follow کرلیں۔اس کو follow کرنے کا طریقہ کیا ہے دو چیزیں ہیں آپ adjourn motion لیکر آئیں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ motion بلوچستان کے لوگوں کے لئے یہ issue بہت serious ہے اور یہ issue بہت importent اہمیت کا حامل ہے کہ آپ ساری کارروائی روک لیں اور اس issue پر debate کریں جیسے کہ یہ mining کا issue ہے It is an important issue for the people of Balochistan حق بنتا ہے تمام ممبرز کا کہ اس پر debate کرلیں۔تو میری گزارش اتنی ہوگی کہ آپ اپنے سیکرٹری صاحب سے کہیں کہ وہ مولوی صاحب کے ساتھ اور زاہد ریکی صاحب کے ساتھ ایک sitting کرلیں اور ایک adjourn motion لیکر آئیں mines and minerals پر، پورا دن اس پر debate کریں ،سیر حاصل گفتگو کریں۔گھنٹہ بات کریں، دو گھنٹے بات کریں، چار گھنٹے بات کریں۔اسکے بعد دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک calling attention notice ہوتا ہے۔کہ آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسا issue ہے کہ urgency کا ہے اور آج کل میں وہ metter جو public importance کا ہے آپ اس پر calling attention notice دیتے ہیں اور calling attention notice پر آنریبل ممبر ایک دفعہ کھڑا ہوتا ہے اور آپ کو جواب دیتا ہے اس کو بھی rebuttal کی اجازت نہیں ہے اس پر بھی re-question کی اجازت نہیں ہے اگر اس ہال کو آپ نے rules & regulation کے مطابق چلانا ہے ٹھیک ہے بلوچستان کا اپنا ماحول ہے we understand that آپ کا اپنا بڑا پن ہے آپ ایک وسیع النظر، وسیع البالغ قسم کے parliamentarian رہے ہیں اور ہیں، آپ کو ظاہر ہے اپوزیشن سے محبت بھی ہم سے تھوڑی زیادہ ہے وہ سب چیزیں ہم سمجھتے ہیں اور ہونا بھی چاہیے، کیونکہ یہی ایک فورم ہے اپوزیشن کے پاس گورنمنٹ کے پاس تو اور بھی فورمز ہیں اور مولوی صاحب تو گورنمنٹ کا حصہ بھی ہیں۔میری گزارش ہے کہ آپ اِن کو مولوی صاحب کے issue کو کل کا دن رکھ لیں، پرسوں کا دن رکھ لیں صرف

mines and minerals پر، پورا دن تمام اسمبلی کے جوممبرز ہیں ان سے debate کرالیں اب یہ 16 اپریل کا ان کا سوال ہے۔سوال کا جواب دے دیا گیا ہے supplementary کوئی نہیں تقریر کررہے ہیں۔ جناب عالی اگر ہم لوگ سارے یہاں تقریریں کرتے رہے۔۔۔

جناب اسپیکر: اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب قائد ایوان: سر! یہ ٹائم بہت importent ہے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب قائد ایوان: بہت ساری commitments کرکے ہم آتے ہیں one hour ہم نے question hour کا رکھا ہوا ہے one houre exceed کرچکا ہے تو آپ مولوی صاحب سے میری بھی گزارش ہے آپ کی بھی گزارش ہے اگر مولوی صاحب کی اِدھر تسلی نہیں ہوتی میں منسٹر mines and minerals سیکرٹری mines and minerals، ڈی جی mines and minerals ان تینوں کو جہاں مولوی صاحب کہتے ہیں اُدھر بلاتا ہوں میرے دفتر تشریف لاسکتے ہیں مولوی صاحب کے فلیٹ میں جانا چاہتے ہیں وہاں بیٹھیں مولوی صاحب کے ساتھ دو گھنٹے، تین گھنٹے، چار گھنٹے، چھ گھنٹے debate کرلیں یا adjourn motions لیکر آئیں please I request once again very humbly کہ اس کو رولز کے مطابق چلائیں۔
I request you please sir please, Thank you

جناب اسپیکر: done done تشریف رکھیں سر پلیز۔گزارش یہ ہے کہ سر! میں چاہتا ہوں آپ خود بعض اوقات کہتے رہتے ہیں کہ ہمارے کچھ rules and procedure اپنی جگہ پر، ہماری کچھ روایات بھی ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ روایات rules and regulations اور اپوزیشن اور ٹریژری تھوڑی سی uniformity ہونی چاہیے تو میں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا چاہتا ہوں۔مولوی صاحب سے حالانکہ مولوی صاحب نے session شروع ہونے سے پہلے ایک appliction بھی دی تھی کہ شاید اس نے جواب پڑھا نہیں تھا وہ چاہتے تھے کہ میں دو تین دن میں یہ جواب پڑھ لوں تو اس کے بعد پھر میں اس پر discussion کروں گا۔

مولوی نوراللہ: جناب اسپیکر! آپ بیٹھیں بھائی۔

جناب اسپیکر: جی اپنا ظہور بلیدی صاحب آپ ساتھ چلے جائیں صادق عمرانی صاحب آپ سے request ہے میر عاصم آپ سے request ہے آپ چلے جائیں اپوزیشن والوں کو بلالیں میرے خیال میں باہر گئے ہیں جی جی۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: سی ایم صاحب کی بات کے بعد مجھے بولنا نہیں چاہئے تھا لیکن سی ایم

صاحب نے مولانا صاحب سے یہ درخواست کی اور ہمیں direction دی کہ آپ سیکرٹری مائنز ڈی جی مائنز مولانا صاحب کے ساتھ بیٹھیں یہ پورا جو پلندہ ہے انکے ساتھ discuss کریں ہم آپ کے ساتھ discuss کر لیتے ہیں یہ ساری چیزیں جو آپ کے issues ہیں آپ وہاں ہمارے سامنے رکھیں اگر آپ ہمارے action سے مطمئن ہوتے ہیں ٹھیک ہے نہیں تو اسمبلی میں اگلی دفعہ پھر اپنا question لیکر آئیں تو میرے خیال سے زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ بہت بڑا پلندہ ہے مولانا صاحب کے جو تحفظات ہیں یہ پھر ہم ایک ٹائم رکھتے ہیں۔ سیکرٹری اور ڈی جی میرے باہر وہ آئیں گے ہم ٹائم اُن کے ساتھ رکھ لیتے ہیں ہم خود ہی جائیں گے سی ایم صاحب کی direction پر۔ تو میرے خیال سے یہ بہتر proposal ہے۔

جناب اسپیکر: منسٹر فنانس مَیں آپ کے توسط سے سی ایم صاحب سے یہ request کروں گا Honourable Leader of The House۔ سر! مَیں گزارش یہ کر رہا تھا کہ monday کو ہمارا ایجنڈا تھوڑا short ہے اگر آپ اجازت دیتے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ مائنز اینڈ منرلز پر discussion ہو تو monday کو ہم دو گھنٹے کا سیشن رکھ لیتے ہیں اُس پر بول لیں جس نے جتنا بھی بولنا ہے۔

جناب قائد ایوان: sir! I 100% agreed۔ ایک adjourn motion لے کر آ جائیں باقی چیزوں کی adjourn motion لے کر آ جائیں باقی چیزوں کو adjourn کر لیتے ہیں اور ایجنڈے کے بعد ہی لے آئیں بے شک پہلے آپ اپنا ایجنڈا complete کریں اُس کو adjourn کریں اُس کے بعد مائنز اینڈ منرلز کے لیے دو گھنٹے رکھ لیں اُس پر debate کر لیں یا تین گھنٹے رکھ لیں لیکن کوئی time frame ہونا چاہیے تھوڑی بہت مَیں آپ کی اِس مجبوری اور آپ کی مجبوری تو نہیں کہہ سکتے آپ کی اس فراخدلی کو سمجھتا ہوں مَیں ہوتا آپ کی جگہ پر بھی شاید یہی کر رہا ہوتا لیکن تھوڑا بہت رولز کو بھی follow کرنا ہوتا ہے اور آنریبل ممبرز کو تھوڑا بہت guidance دینی ہوتی ہے کہ question hour کیا ہوتا ہے adjourn motion کیا ہے I request you کہ آپ کا سیکرٹریٹ ہم سب تھوڑا سا اِس پر enlightened کریں ایک سیشن رکھیں، مجھے بھی اِتنی چیزوں کا نہیں پتہ مجھے بھی enlightened کریں ہمیں بٹھائیں ہمیں سمجھائیں کہ رولز کیا کہتے ہیں اور ہاؤس کو چلنا کیسے ہے۔ آپ لے آئیں بالکل debate کریں مولوی صاحب بھی اُس دن debate کریں ہم اُن کو جواب دیں گے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! آپ جب تک اس question کا جواب نہیں پڑھیں گے آپ کو اِس کا اندازہ نہیں ہوگا۔

مولوی نور اللہ: مَیں نے پڑھا ہوا ہے بھائی۔

جناب اسپیکر: کیسے پڑھا ہوا ہے یہ تو پورا پلندہ انگریزی میں لکھا ہوا ہے کہاں پڑھا ہے۔

مولوی نوراللہ: آپ مجھے یہ جواب ☆☆☆(بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆ کارروائی سے حذف کیئے گئے) جارہا ہے۔ پورا یہ☆☆☆(بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆ کارروائی سے حذف کیئے گئے) والی کوشش ہے اِتنا۔۔۔

جناب اسپیکر: اچھا آپ یہ کہہ رہے ہیں جی سر! یہ☆☆☆ والے الفاظ حذف کیئے جاتے ہیں آج کی کارروائی سے۔ مولوی صاحب تھوڑا سا۔

مولوی نوراللہ: یہ اِتنا بڑا پلندہ اور وہ بھی انگلش میں یہ صحیح جواب نہیں ہے۔ مجھے مختصر سوال مَیں نے کیا ہے مجھے مختصر جواب چاہیے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! monday کو ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے کا ہم ٹائم رکھیں گے آپ اپنی تیاری کریں آپ کا جہاں سے آپ نے stop کیا اُسی سے آپ شروع کردیں۔

مولوی نوراللہ: نہیں اُس سے میرا تعلق ہے مَیں فلور پر بولنا چاہتا ہوں۔ مَیں ذمہ دار۔۔۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! فلور پر یہیں اجلاس ہوگا۔

مولوی نوراللہ: مَیں مختصراً سی ایم صاحب سے آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے 72 lease owners ہیں مسلم باغ کے مقامی۔ اُس کو MLOPL دیا گیا ٹوٹل 35 ہزار ایکڑ کا۔ اور 389 مربع کلومیٹر عین الحق اور دیگر لوگوں نے مسلم باغ کے پہاڑوں پر۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! بالکل آپ کی بات بجا ہے یہ ساری چیزیں آپ کے fact & figures ہیں میری اِس میں دورائے نہیں ہیں میری صرف گزارش ہے ہم monday کو اِس پر باقاعدہ دو گھنٹے کی۔

مولوی نوراللہ: پھر وہیں سیکرٹریٹ میں ہوں گے پھر اسمبلی نہیں آئیں گے۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ اسمبلی میں ہوں گے اِدھر ہی ہوں گے۔

مولوی نوراللہ: مَیں اسمبلی میں اِس فلور پر اِس اجلاس میں مجھے پوچھنا ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں ہاں اجلاس میں پوچھنا ہے۔ مولوی صاحب۔

مولوی نوراللہ: اگر متعلقہ منسٹر کو جواب کا کوئی۔۔۔

جناب اسپیکر: متعلقہ منسٹر کو ہم پابند کریں گے کہ وہ اِدھر ہی بیٹھے ہوں گے آپ اُس پر بحث کریں گے فلور رہی اسمبلی سیشن کے دوران۔ ٹھیک ہے مولوی صاحب۔

مولوی نوراللہ: نہیں ہے ٹھیک۔ جناب سی ایم صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ بیٹھ جائیں متعلقہ منسٹر کہہ رہا ہے کہ اس

کو بٹھا دیں کیا مَیں فلور اور اسمبلی کا ممبر نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں وہ ایسا نہیں کہہ رہا تھا وہ کہہ رہا تھا وہ مجھے بتا رہے تھے کہ آپ تھوڑا سا اِس question کو question رکھیں بحث کو بحث رکھیں، ظاہر ہے وہ چیزیں point out ہوتی ہیں اور ہم نے اُس کو ٹھیک کرنا ہوتا ہے ویسے اصولاً تو یہ ہے کہ آپ کا question تھا اُنھوں نے جواب دے دیا۔

مولوی نور اللہ: کیا جواب دیا ہے 389 کلومیٹر مسلم باغ کے عین الحق کے نام اور اُس کے دیگر رفقائے کار کے نام الاٹ ہونے والا ہے ہم کیسے بیٹھیں۔

جناب اسپیکر: ok ایک منٹ منسٹر صاحب ذرا explanation دیں یہ جو مولوی صاحب باتیں کر رہے ہیں۔ short اِس کو بتائیں ذرا۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: سر! میں ایک گزارش کرتا ہوں۔ question No. 176 ہے آپ اِس میں دیکھیں کون سی date پر اِنہوں نے دیا ہے 4 جنوری 2025 کو۔ مَیں مولانا صاحب! تھوڑا سا۔

مولوی نور اللہ: یہ ہے حکومت کی مائنز اور منرلز کی دستاویز۔ 389 مربع کلومیٹر مسلم باغ کے تمام ضلع قلعہ سیف اللہ کے تمام پہاڑوں کو الاٹ کیا جارہا ہے۔ ہم کیسے بیٹھیں ہم بھوک سے مریں۔

جناب اسپیکر: ok پوائنٹ آ گیا مولوی صاحب۔ اچھا بتائیں زرا منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: مولانا صاحب اگر اپنے تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں بالکل اپنے تحفظات کا اظہار کر سکتے ہیں لیکن مَیں آپ سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ Question No 176 مولوی نور اللہ صاحب کی طرف سے ہے جو نوٹس اور جواب وصول ہوا ہے جو نوٹس انھوں نے دیا وہ کون سی date کا ہے سر!

جناب اسپیکر: 176 کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: 176 کا جو اِنہوں نے سوال کیا ہے یہ یہاں مجھے نظر آ رہا ہے 4 جنوری 2025ء۔

جناب اسپیکر: 4 جنوری 2025ء۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: یہی date ہے نا سر! correct۔if I am not wrong! ہو سر!۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: تو 4 جنوری کے بعد کے ہی یہ جو بتا رہے ہیں مختلف events یہ اُس سوال کے دور کے ہے ہی نہیں۔ جو سوال اُس دور کے پوچھے گئے ڈیپارٹمنٹ اُس پر پابند ہے آپ اُس ٹائم جو آپ کا

statusque ہے جو status ہے آپ اُسی کی reply دے دیتے ہیں۔اَب یہ جو معاملہ مولانا صاحب اُٹھا رہے ہیں یہ ہٹ کے ہے اِس کے لیے ایک نیا question اُن کو لانا پڑے گا۔اور یہ question یہاں پر settle ہو گیا ہے سر۔اَب اُس کو مجھے دوبارہ یہ آپ کو پتہ ہے کتنی دفعہ defer ہوا ہے سر! اِس کو آج desposed off کریں۔مولانا صاحب۔۔

مولوی نوراللہ: تو یہ چیز زیادتی ہے۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: نہیں مولانا صاحب آپ میری عرض تو سُنیں آپ مطمئن ہوں گے۔ مولانا صاحب کے دوسرے تحفظات ہیں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! ایک منٹ سر ایک منٹ مَیں مولوی صاحب کا سوال پڑھ لیتا ہوں۔مولوی صاحب سُن لیں۔

مولوی نوراللہ: مَیں اپنے عوام کو یہی بتاؤں گا کہ فلور پر ہمیں آپ کی ترجمانی کا حق نہیں مل رہا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ سُنیں ذرا ایک منٹ مَیں آپ کا سوال پڑھتا ہوں اگر مَیں غلط پڑھتا ہوں تو آپ بتا دیجئیے گا۔آپ نے سوال یہ کیا ہے کہ سال 2018ء سے تا حال۔یہ question آپ کب کر رہے ہیں؟ یہ آپ کر رہے ہیں 4 جنوری کو، یعنی 2018ء سے 4 جنوری تک ضلع قلعہ سیف اللہ، ژوب، زیارت، شیرانی، موسیٰ خیل، پشین، قلعہ عبداللہ، ضلع کوئٹہ و دیگر اضلاع جہاں جہاں معدنیات پائی جاتی ہیں اُن اضلاع میں کتنی زمینیں الاٹ کی گئی ہیں۔اُس کی تفصیل آئی ہے، تفصیل دی جائے، نیز زمین کا رقبہ الاٹیز کا نام مع ولدیت شناختی کارڈ نمبر ایڈریس مع فون نمبر کی بھی مکمل تفصیل دی جائے۔آپ کا سوال تو یہاں تک ہے مولوی صاحب۔

مولوی نوراللہ: جناب جواب ٹھیک ہے سوال تو یہی تک ہے منسٹر صاحب کھڑے ہو جائیں اعلیٰ وجہ البصیرت تفصیل کے ساتھ اِسی سوال کا جواب دیں اِس کو مَیں دوبارہ سوال کے طور پر جمع کر دیتا ہوں۔اِس کو اِس نے پڑھا نہیں ہے، اِس سوال کے جواب کے مندرجات معلوم نہیں ہیں اگر معلوم ہیں مَیں بیٹھتا ہوں آرام کے ساتھ وہ بتا دیں کہ کون کون ہے، وہ بتا دیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب بتائیں ذرا بتائیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: سر! مولانا بڑے ہیں یہ میرے بڑے ہیں میرے بزرگ ہیں میری زبان سے اللہ نہ کرے ایسا کوئی سخت کہ اُن کی دل رنجی ہوں وہ زبان بھی اللہ پاک مجھے نہ دے۔مَیں یہ بتا رہا ہوں نہ میری ذہنیت نہ میرا فہم اُن سے بہت زیادہ ہے۔اللہ پاک نے اُن کو بہت زیادہ علم دیا ہے۔نہ خدانخواستہ مَیں اُن کے علم کو کمزور

سمجھوں گا۔ یہ سوال مَیں نے آپ کو بتایا اِس کو almost جو مَیں نے date لکھی آج تک کوئی تقریباً آٹھ نو مہینے ہونے والے ہیں۔ یہ اتنا پرانا سوال ہے اِس کا جواب بھی آ گیا ہے مولانا صاحب جس واقعہ کا ذکر کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ سوال ہوا ہے۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: مولانا صاحب! آپ مجھے موقع نہیں دیں گے مَیں کیسے وضاحت کروں گا۔ مولانا صاحب مجھے موقع دیں۔ مولانا صاحب نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے یا ان کے جو تحفظات ہیں وہ اِس question کے اندر آ ہی نہیں رہا اُن کو ایک الگ سوال لے کر آنا پڑے گا ڈیپارٹمنٹ اُس سوال کی الگ سے تیاری، اب مَیں supplementary یہ اِن کا پلندہ ہے مَیں آپ کو بتاتا ہوں۔ اِس میں جتنے بھی پلندے ہیں PL یا EL اور ML کے ہیں different cases ہیں اِس میں جو companies کے نام ہیں companies اگر باہر کی بھی ہوں مَیں نہیں کہتا ساری لوکل ہیں مگر اُس کے ساتھ ایک لوکل شیئر ہولڈر کی شرط ہے۔ ان سب میں لوکل شیئر ہولڈر شامل ہیں۔ اِس کو مولانا صاحب کو دے دیتے ہیں وہ دیکھیں لوکل سب یہ پرانے case میں شامل ہیں۔ اب اگر مولانا صاحب کا ایک نیا سوال بنتا ہے اِس question پر وہ supplementary کر سکتے ہیں اگر نیا question ہے تو وہ نیا question لائیں سر! اِس پر نہیں ہو سکتا۔

جناب اسپیکر: ہاں ٹھیک ہے۔

مولوی نور اللہ: یہ ضمنی سوال ہے اسکو مَیں چھوڑ دیتا ہوں۔ آگے کیلئے مَیں اس کا ایک الگ سوال جمع کر دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! آپ fresh question لے آئیں۔

مولوی نور اللہ: جو ایک سال قبل میں نے سوال جمع کیا ہے تو منسٹر صاحب مَیں عقل اُس کا پیمانہ نہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میری عقل کتنی ہے اُس کی کتنی ہے نہ مجھے کسی کی عقل پر کوئی شک و شبہ ہے مَیں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2018 سے۔۔۔

جناب اسپیکر: Please order in the House. Honourable Member order in the House.

مولوی نور اللہ: 2018ء سے 2024ء تک مسلم باغ اور مختلف اضلاع میں کتنی PL اور ML جاری ہوئے ہیں۔ اُن کا نام کیا ہے۔

جناب اسپیکر: اُنھوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ اُس کے مطابق تازہ question لے آئیں۔

مولوی نور اللہ: اسپیکر صاحب! تازہ نہیں مَیں پرانے سوال کا جواب مانگ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: اِس سے پہلے کوئی آپ کا اور question تھا۔

مولوی نوراللہ: نہیں یہی والا جو آج ایجنڈے میں شامل ہے۔

جناب اسپیکر: وہ مولوی صاحب آپ کیسے پڑھیں گے آپ نے اِتنی تفصیل مانگی ہے۔

مولوی نوراللہ: اِنہوں نے جب پڑھا ہی نہیں ہے مجھے کیسے جواب دے رہا ہے۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: مولانا صاحب کو ابھی مَیں کیا بتاؤں۔ابھی بتا رہے ہیں list of granted prospecting license جب PL آپ apply کرتے ہیں small scale کے لیے پہلے آپ PL کرتے ہیں پھر اُس کے بعد جو ہے formality پوری ہونے کے بعد وہ ML کی طرف جاتا ہے۔اب اِس میں PL ہے یہ لسٹ اِس کے پاس پڑی ہے 2018ء سے 2025ء تک یہ کمپنی اِس کے نام ہے۔ ME coal mines, street No فلاں فلاں محلّہ اِس کا جو share holder ہے محمد معتصم حضرت نور۔ یہ دوسرا جو ہے MH coal mines ہے ڈاکٹر علی ہے۔سر! اُسن لیں۔

جناب اسپیکر: یہ pageNo جو پہلا page ہے PL کا جو جارہا ہے۔جی ہاں اب اِس میں آپ نیچے آئیں جو مختلف area کی یہ بات کر رہے ہیں یہ پورا area اِس میں ڈالا ہوا ہے جو اس area کے ہوئے ہیں جہاں 2018ء سے 2025ء ہے اِس پورے پلندے میں موجود ہے۔اب مولانا صاحب جس جگہ کی بات کر رہے ہیں۔

مولوی نوراللہ: اِس ضمن میں میں سوال کرنے کا حقدار ہوں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جس معاملے کا مولانا صاحب بتا رہے ہیں عدالت میں تھا یا انکوائری میں تھا دیگر معاملات میں تھا جن کے نہیں ہوئے جن کے ہوئے اُن کے حوالے سے اگر وہ ایک لسٹ فراہم کریں گے کہ اِن کا ایک explanation دے دیں آپ کے ساتھ پورا پلندہ ہم نے۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! آپ ایک کام کریں مولوی صاحب کو ایک problem issue ہے وہ یہ کہہ رہے ہیں مَیں صبح جب قلعہ سیف اللہ سے چل رہا تھا تو وہاں لوگ آئے ہیں DC کمپلیکس میں اُنہوں نے کہا کہ یہ ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے ہماری اِتنی الاٹمنٹ ہوئی ہے تو مولوی صاحب پریشان ہوئے ہیں لوگ مَیں elected نمائندہ ہوں اور وہ مجھ سے یہ پوچھ رہے ہیں اس کے بارے میں نہ میری بات سُنی جاتی ہے نہ کچھ۔

مولوی نوراللہ: مَیں عوام کے سوالوں سے پریشان نہیں ہوں مَیں حکومت کی کارکردگی سے پریشان ہوں مَیں اپنی املاک کو دوسروں کی ملکیت میں دینے سے پریشان ہوں۔مَیں عوام کی ملکیت سے دستبردار کرنے کی سازش سے بیزار اور ایسے پریشان ہوں۔گپ لگانے کے لیے مَیں فلور پر کھڑا نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! آپ مہربانی کر کے ایک کام کریں آپ ایک اور question لے آئیں تقریباً جو قلعہ سیف اللہ سے مخصوص ہو اُس میں آپ نے جتنی وہاں الاٹمنٹ ہوئی ہیں اُس کے بارے میں آپ پوچھیں نام وغیرہ سارے کر کے اُس پر پھر منسٹر صاحب یہاں آپ کو تفصیلاً جواب بھی دیتے رہیں گے۔آپ آج لائیں ہم آپ کا monday والے session میں question رکھ دیتے ہیں اور منسٹر صاحب کو پابند کر دیتے ہیں وہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

مولوی نور اللہ: ٹھیک ہے آج مَیں سوال جمع کرتا ہوں اور monday کے دن پھر مجھے ایسا جواب ملنا چاہیے کہ بصیرت والا ہو۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب there is binding on you to attend the session at all cost on monday۔ٹھیک ہے اور مولوی صاحب کا جواب آئے گا وہ قلعہ سیف اللہ سے متعلق ہوگا۔

مولوی نور اللہ: مَیں جہاں سے بھی ہوں لیکن بلوچستان کے متعلق سوال پوچھوں گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے مولوی صاحب پہلی پریشانی قلعہ سیف اللہ کی دور کریں پھر بلوچستان کی طرف بعد میں چلیں گے۔question no 176 desposed off۔جہانزیب مینگل صاحب چونکہ یہاں نہیں ہیں question no 342 desposed off۔میر جہانزیب مینگل agian معدنیات سے متعلق question no 343 desposed off

☆342 میر جہانزیب مینگل، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 02 اکتوبر 2025ء۔

کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 16 اپریل 2026 کو موخر شدہ۔

سال 2020,21,22,23,24ء اور 2025ء میں ضلع خضدار میں معدنیات کی کل کتنی اراضیات الاٹ کی گئی ہیں الاٹ شدہ اراضیات جن ٹھیکیداروں کو الاٹ کیا گیا ہے ان کے نام مع ولدیت، لوکل/ ڈومیسائل، علاقہ، شناختی کارڈ نمبر اور الاٹ کردہ اراضیات کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر معدنیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 17 نومبر 2025ء۔

سال 2020,21,22,23,24ء اور 2025ء میں ضلع خضدار میں معدنیات کی کل 33 Exploration License,Prospecting License,Mining Lease اراضیات الاٹ کی گئی ہیں جنکی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

☆343. میر جہانزیب مینگل رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 02 اکتوبر 2025ء۔

کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 16 اپریل 2026 کو موخر شدہ۔

ضلع خضدار میں کل کتنی قسم کی معدنیات پائی جاتی ہیں تمام معدنیات کے نام کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ مذکورہ ضلع کے کن کن علاقوں میں معدنیات موجود ہے کی بھی تفصیل دی جائے۔

وزیر معدنیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 17 نومبر 2025ء۔

محکمہ معدنیات نے بذات خود اب تک معدنیات کی وسیع پیمانے پر تلاش نہیں کی البتہ محکمہ نے مختلف نجی و سرکاری کمپنیوں کو معدنیات کیلئے صوبے بھر میں تلاش کیلئے لائسنس جاری کیے ہیں جبکہ جیالوجیکل سروے آف پاکستان کے مطابق خضدار میں پائی جانے والی معدنیات کی تفصیل ذیل ہے ضلع خضدار دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات کی ایک وسیع قسم کی مسکن ہے جو اس خطے کی معاشی ترقی کیلئے ایک روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

تفصیل علاقہ وار:

ساکران علاقہ: بے شمار لیڈ زنک کے وسیع ذخائر کا حامل ہے۔

شاہ نورانی کے علاقے میں قسم قسم کے تعمیراتی پتھر پائے جاتے ہیں۔

ملکھور علاقہ: بے شمار لیڈ زنک کے قیمتی ذخائر کا مسکن ہے۔

گونگا علاقہ: بے شمار لیڈ زنک اور بیرائٹ کے قیمتی ذخائر رکھتا ہے۔

سرمی علاقہ: بے شمار لیڈ زنک اور بیرائٹ کے قیمتی ذخائر رکھتا ہے۔

نال علاقہ: اعلیٰ معیاری تعمیراتی پتھر، لیڈ، زنک اور کرومائیٹ کے ذخائر کی وجہ سے ایک اہم مقام ہے۔

اورناچ علاقہ: کرومائیٹ ذخائر کی وجہ سے مشہور ہے۔

وڈھ علاقہ: کرومائیٹ ذخائر کا وسیع مسکن ہے۔

سارونا علاقہ: کرومائیٹ کے قیمتی ذخائر سے نوازا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔

جناب رحمت صالح بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: thank you جناب اسپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس۔ وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروائینگے کہ اکتوبر 2024ء کو چیف منسٹر یوتھ اسکلز ڈویلپمنٹ پروگرام کے ذریعے فنی تربیت یافتہ تیس ہزار نوجوانوں کو خلیجی ممالک اور یورپ کے ملکوں جرمنی، رومانیہ اور دیگر ممالک میں روزگار کی غرض سے

بھجوانا تھا۔لیکن ایک طویل انتظار کے بعد 30 ہزار کے ہدف کے مقابلے میں بمشکل 250 نوجوانوں کو سعودی عرب بھیجا گیا جہاں اُنہیں کسی مستند کمپنی کی بجائے عام لوگوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔جس کی وجہ سے نوجوانوں کے والدین سخت پریشان ہیں اور بلکہ پریشانی کے عالم میں ہیں جب کہ باقی نوجوان تاحال خلیجی یورپی ممالک جانے کے لیے انتظار میں ہیں۔لہٰذا حکومت نے اِس بابت اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں تفصیل فراہم کی جائیں۔

جناب اسپیکر: Minister for Finance please on behalf of ڈومکی صاحب۔آپ کریں گے۔

نوبزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری قانون وپارلیمانی امور): نہیں جو advisor ہیں جن کو آنا تھا مگر اُن کی والدہ بیمار ہیں وہ کراچی میں ہیں وہ کل کراچی گئے ہیں If can defer it for the next session please.

جناب اسپیکر: اچھا وہ next کہتے ہیں کہ وہ آجائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری قانون وپارلیمانی امور: رحمت صالح صاحب! ٹھیک ہے۔

میر رحمت صالح بلوچ: اسپیکر صاحب! ایسا ہے advisor اگر موجود نہیں ہیں بہتر ہے next اجلاس میں رکھیں لیکن آپ اُن کو پابند کریں۔کیونکہ کئی دفعہ اِس طرح کے ایسے سوالات آتے ہیں توجہ دلاؤ نوٹس advisor آتے نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ جواب دیں گے؟ok ok hold-on hold-on۔

میر رحمت صالح بلوچ: جی، جی۔

جناب اسپیکر: پلیز صادق عمرانی صاحب۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب رحمت بلوچ صاحب! جناب اسپیکر! معزز رکن اسمبلی نے جس جانب ایوان کی توجہ مبذول کرائی اِس کے عام نکات کچھ اِس طرح ہیں۔خلیجی ممالک میں اب تک 250 افراد بھیجے گئے جن میں سے 37 افراد واپس آچکے ہیں۔بقایا افراد میں سے 100 مکمل مطمئن ہیں جو نا صرف باعزت روزگار سے وابستہ ہیں بلکہ ماہانہ معقول رقم اپنے گھر والوں کو پاکستان بھیج رہے ہیں۔تاہم 90 افراد کی جانب سے شکایات موصول ہوئی ہیں جن میں سے 50 کی شکایات معمولی نوعیت کی ہیں اِن پر کام جاری ہے یہ مسئلہ آئندہ دوہفتوں میں حل کردیئے جائیں گے۔بقایا 40 افراد کے مسائل حقیقی نوعیت کے ہیں جن پر متعلقہ کمپنیوں کو بھیجا جارہا ہے۔اِن نوجوانوں کو ایک ماہ کے اندر اندر کمپنی میں متبادل ملازمتیں فراہم کردی جائیں گی۔B-TEVTA overseas employees میں مسلسل اِن افراد کے ساتھ حکومت اور محکمہ رابطے میں ہے۔جناب اسپیکر! جہاں

تک یورپی مما لک کا تعلق ہے وہیں کسی کو نہیں بھیجا جا سکا تاہم یورپی مما لک کے لیے منتخب ہونے والے نوجوانوں کو ہم نے تنہا نہیں چھوڑا ہم اِن کے لیے قابل اعتماد overseas promoters سے مسلسل رابطے میں ہیں۔ مزید براں نوجوانوں کو یہ option بھی دیا گیا ہے جناب اسپیکر! کہ اگر وہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق اپنا ویزہ حاصل کر لیتے ہیں تو حکومت وقت اِنہیں اِس کی رقم بھی ادا کر دے گی۔ جناب اسپیکر! میں اِس ایوان کو یہ بتا تا چلوں کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: order in the house ۔جی۔ order in the house please honourable members.

وزیر محکمہ آبپاشی: چیف منسٹر یوتھ، سکل ڈویلپمنٹ overseas employees میں پروگرام کے تحت اِن نوجوانوں کی بھی مالی مدد کی جا رہی ہے جنہوں نے اپنے ویزے حاصل کر لیے ہیں اور اب تک بیرون ملک روزگار کے لیے جا رہے ہیں اِس کے حوالے سے اب تک B-TEVTA کو 800 سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد 300 درخواست گزاروں کے کاغذات دُرست اور تصدیق مکمل ہے اِن افراد کو بہت جلد مالی اِمدادی چیک دے کر فراہم کر دیئے جائیں گے اور مزید درخواستیں وصول کی جا رہی ہیں تصدیق کے بعد عمل جاری ہے۔ علاوہ ازیں حکومت نے یہ پالیسی بھی واضح کی ہے کہ بلوچستان کا کوئی بھی شہری اگر بیرون ملک روزگار کے لیے خود ویزا حاصل کرتا ہے تو وہ اپنی قابلیت تصدیق رسیدیں B-TEVTA کو فراہم کرے حکومت اِس سے ویزا اخراجات کی 70 فیصد رقم واپس کر دے گی۔ جناب اسپیکر! حکومت بلوچستان اور جناب چیف منسٹر کی پوری کوشش ہے کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو جو بے روزگار ہیں جو بیرون ملک روزگار کے لیے جانا چاہتے ہیں یہ پہلی دفعہ موقع ملا ہے بلوچستان کو اور یہ credit موجودہ حکومت ہی کو جاتا ہے چیف منسٹر کو کہ اُنہوں نے اِس سلسلے میں یہ جو بیرونی مما لک کو لوگوں کو بھیجنے کے لیے روزگار پالیسی اختیار کی ہے حکومت اِس میں کوئی بھی کوتاہی برداشت نہیں کرے گی۔ میں معزز رکن اسمبلی کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اور چیف منسٹر کی ذاتی خواہش ہے کہ نوجوانوں کو جو بیرون ملک گئے ہیں اُن کی مشکلات میں کمی آئے thank you.

جناب اسپیکر: thank you

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر! میرے فاضل دُوست نے جو بات کی، پڑھ کے سنائیں کوئی بات نہیں آپ نے اجازت دی۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں وہ سی ایم صاحب نے مجھے آج clear cut کہا ہے کہ توجہ دِلاؤ نوٹس means توجہ دلاؤ نوٹس۔ آپ نے توجہ دلائی حکومت کا جواب آ گیا ہے۔

میر رحمت صالح بلوچ: سر! آپ دیکھیں میں صرف کچھ۔۔۔

جناب اسپیکر: جواب آ گیا ہے۔آپ supplementary question اِس پر نہیں کر سکتے۔

میر رحمت صالح بلوچ: میرے ایک پوائنٹ کو دیکھیں وہ جو پڑھ کے سنائیں۔

جناب اسپیکر: بے شک آپ کو اُس کی copy بھی فراہم کر دیگا۔

میر رحمت صالح بلوچ: issue کیا ہے۔میں ایک دو، points out کرونگا میں محرک ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ چلے بے شک آپ کو کہہ دوں سب سُن رہے ہیں۔توجہ دلاؤ نوٹس کا آپ کو پتہ ہونا چاہیے۔آپ نے گورنمنٹ کی طرف توجہ دِلائی تھی ۔گورنمنٹ کی توجہ آ گئی ہے آپ کی طرف آپ نے جو question کیا تھا اُس کے بارے میں اُنہوں نے explanation دے دی ہے the matter is over

میر رحمت صالح بلوچ: جو مشکل تھے۔

جناب اسپیکر: آپ اگر اِس سے ہٹ کے۔

میر رحمت صالح بلوچ: میں تھوڑا گوش گزار کروں شاید گورنمنٹ بہتر اقدامات کرے ایک دو پوائنٹس تو میرے ہیں آپ اِتنا allow تو کریں۔سر! اب مسئلہ یہ کہ دیکھیں سوشل میڈیا پر باقاعدہ ویڈیو شائع ہو رہی ہے۔ جتنے لوگ سعودیہ گئے ہیں وہ بھوک سے مر رہے ہیں نہ اُن کو رہائش ہے نہ کھانا پینا ہے نہ مستند کمپنی ہے۔میں میر صاحب! آپ کو یہ گوش گزار کروں through اسپیکر صاحب! کے 1500 لڑکے select ہوئے جرمنی اور رومانیہ کے لیے ایک single لڑکے کو ابھی تک ویزہ نہیں ملا ہے۔میرا توجہ دلاؤ نوٹس کا مقصد یہ تھا کہ یہ ایک انقلابی تبدیلی لا سکتا تھا صوبے میں لیکن جن لوگوں نے اِس پروگرام کو sabotage کیا اُن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اسپیکر صاحب! آپ اندازہ کریں 36 لڑکوں کو میں proof کے ساتھ لاؤں گا جس consultant company نے جو consultancy میں فی بندہ 25 لاکھ pay ہوئے ہیں۔جرمنی اور رومانیہ کے لیے فی بندہ 36 لاکھ pay ہوتے ہیں consultancy کے لیے اُس consultant نے ترکش کنسلٹنٹ نے 36 لڑکوں کو work permit دیا اُن کی جب B-TEVTA verification والوں کی وہ fake تھا آیا آج گورنمنٹ نے اُن کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی؟ 30 ہزار جوانوں کو اب اِس طرح اگر ہم دیکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ۔یہ پیسے کس نے لئے؟ وہ کمپنی نے لئے؟

میر رحمت صالح بلوچ: consultant نے۔اِس پر consultancy ہوئی ہے اِس میں اِتنا فرق درک ہوا ہے اسپیکر صاحب! اگر آپ لسٹ منگوا لیں دیکھیں جتنے صوبے کے اضلاع ہیں وہ برابر ہیں نا کوئی quota

fix تھا نہ divisional quota نہ district quota، اچھا openly ہر ایک نے اپنی پسند ناپسند سے selection کی ہے۔اب ایسا ضلع وہاں سے تین بچے select ہوئے ہیں اور کچھ ایسے ضلعے ہیں جہاں سے 40 لڑکے select ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: سی ایم صاحب یہ تقریباً بڑی کرپشن کی بات کر رہے ہیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: سر! آپ کو اور چیف منسٹر صاحب کو گوش گزار کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ hold کریں اُنکو چھوڑیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: کہ یہ آپ کے نام پر یہ پروگرام تھا آپ اِس پر نظر ثانی بھی کریں آپ اِس میں کمیٹی بٹھائیں آپ اُن consultant کو ضرور سزا دے دیں جس سے 36 بچوں کو fake اُسے fake work permit ملا۔

جناب اسپیکر: نہیں اگر اس طرح ہوا ہے تو definitely

میر رحمت صالح بلوچ: سر! تو یہ غلط تھے ابھی ابھی آپ کے جو نوجوان اُدھر۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ سُنیں ایک منٹ۔

میر رحمت صالح بلوچ: 70 نوجوان deport ہو کے واپس آئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھہریں وہ تو آپ نے سارے۔سر! honourable chief minister صاحب۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! اگر آپ کو یاد ہو تو on the very first day of my speech here in this assembly when I was elected leader of the House تو ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو ہمارے نوجوان ہیں اُن کی skill کو develop کریں گے اور اُس کو export کریں گے so that they could send remittances to Pakistan and their families as well اور اُس کے لیے ہم نے ایک سکل ڈویلپمنٹ پروگرام کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا first ever پروگرام in Pakistan آنریبل ممبر ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ اُس میں کچھ ایسی consultant firms تھیں because آپ نے گورنمنٹ نے ٹینڈرنگ میں جانا ہوتا ہے ہم ٹینڈرنگ میں گئے اور standaring process کے بعد اُس میں۔۔(مداخلت) تھوڑی سی اگر آپ دونوں مہربانی فرمالیں۔

جناب اسپیکر: honourable members please ۔ایک بہت بڑی important discussion ہو رہی ہے اُس پر آپ لوگ ذرا سُنیں۔

جناب قائد ایوان: اُس کے بعد آنریبل اسپیکر صاحب! اُس میں کچھ کوتاہیاں سامنے آئی ہیں اُن کوتاہیوں کو مدنظر

رکھتے ہوئے ہم نے اِنکوائری کا حکم دیا ہے already جس طرح آنریبل ممبر کہہ رہے ہیں لیکن اِس پروگرام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہمارے بلوچستان کے دوست، یہ بات دُرست نہیں ہے جو رحمت صاحب کہہ رہے ہیں شاید ان کی اِنفارمیشن دُرست نہیں ہے کہ اِس میں distribution جو تھی it was purely on merit with equal distribution to every district کتنے لوگوں نے apply کی کتنوں نے نہیں کی کوئی کہاں چلا گیا کوئی جرمنی کے لیے apply کر گیا کوئی سعودی عرب کے لیے gulf کے لیے apply کر گیا later on یہ ہوا کہ جب ہمیں یہ لگا۔ پہلے میں اِس پوائنٹ کو کلیئر کر دوں پورے بلوچستان کے لوگوں کے لیے، اِن لوگوں کو بھیجا گیا تھا کہ یہ MBS کے ساتھ جا کے انہوں نے ڈیوٹی نہیں کرنی تھی اِنہوں نے کوئی شیخ محمد کے ساتھ جا کے ڈیوٹی نہیں کرنی تھی یہ labour تھا skill اُنکو develop کیا گیا plumbing کا skill developed کی گئی کہ وہ ڈرائیور بن جائیں chauffeur بن جائیں skill developed کی گئی کہ وہ الیکٹریشن بن جائیں اور اِن کی expectation یہ تھی کہ ہم وہاں سعودی عرب یہ پہنچیں گے اور وہاں red carpet ہمارے لیے بچھائے جائیں گے اور red carpeting ہوگی، وہ مزدوری کے لیے گئے تھے کوئی red carpeting اُس کے لیے نہیں گئے تھے پہلے تو اِس کو understand کریں کہ وہ کس purpose کے لیے گئے تھے they were labourers اور labourers کے لیے وہاں جو laws ہیں۔ وہاں لیبرز colonies ہیں، وہاں پر لیبر کے لیے residence ہے وہاں لیبر کے لیے کھانا ہے جو رولز ہیں اُنکا ہمارے جیسا ملک نہیں ہے جس کا جدھر جی چاہے جو مرضی کرلے جیسے معاف کیجئے گا ہماری اسمبلی چلتی ہے۔ وہاں تو کچھ نہ کچھ rules and regulations کو دیکھ کے چلایا جاتا ہے۔ تو وہ لوگ وہاں گئے کچھ لوگ uncomfortable ہوگئے اب جب uncomfortable ہوگئے homesickness بھی اُس میں شامل تھی اُس میں ظاہر ہے temperature بھی شامل تھا سعودی عرب کا temperature وہ 50 plus رہتا ہے اُس temperature میں جا کے اُنہوں labour work کرنا ہے۔ اُن کی expectations جو تھی ممکن ہے یہ تھی اُن بچوں کی کہ ہم باہر جا کر پتہ نہیں وہاں جا کے white collar job کے لیے، white collar job کے لیے تو وہ eligible نہیں تھے اُن کو ہم نے اُن کا skill developed کر کے بھیجا تھا لیبر کر کے بھیجا تھا۔ اب اُس میں سے پندرہ لاکھ، بیس لاکھ روپے گورنمنٹ کا expense لگا تھا per head وہ واپس آ گئے تو ظاہر ہے اُنہوں نے ہمارے ساتھ surety bond سائن کیا ہوا ہے۔ ہماری اس میں کوتاہیاں ہیں اس پروگرام میں، میں honest openion دیتا ہوں اپنی میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہوں۔ اس پروگرام میں کوتاہیاں ہوئی ہیں ہم نے اُس DG کو نکالا inquiry start کر چکے ہیں اب اگلا

phase ہم نے اُس کا کیا کیا ہے اب جب نئے DG صاحب آئے ہیں تو ہم نے پنجاب نے بھی یہ model apply کیا اُنہوں نے صرف کیا change کیا کہ ہم کیوں ڈرے رہتے ہیں کہ ٹینڈرنگ ہو اُس میں سے جو compete کرے جب compete کرنے کے لیے لوگ آتے ہیں تو ہمیں اُن کا criteria دیکھنا ہوتا ہے وہ اُس criteria کو اُس وقت پورا کر رہے ہوتے ہیں بعد میں وہ اُس کو meet نہیں کرتے ہیں تو ہم نے اُن کے خلاف انکوائری آرڈر کر دیا ہے اور اُن کی انکوائری چل رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اُن کو سزا ملے گی جنہوں نے لوگوں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ next ہم نے step کیا کیا ہے because this is very closed to my heart یہ بہت ضروری چیز ہے بلوچستان کے لوگوں کے لیے۔ جناب اسپیکر! تو اب ہم نے کیا کیا ہے کہ there is we no tendering ہم نے یہ کیا ہے کہ it will be open for the venders جو HR companies ہیں جو لوگوں کو hire کرتی ہیں اور دُنیا بھر میں export کرتی ہیں اُن کو ہم نے open دیا ہوا ہے کہ آپ آجائیں ہمارے بچے کو skill کریں ہمارے بچے کی نوکری کی assurity دیں اور اُس کے بعد ہم آپ کو پیسے دیں گے۔ so now اب وہ tendering process سے بھی نکل آیا ہے جب نئی چیز شروع ہوتی ہے تو it takes some time کہ آپ اُن کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ intention وہ intention آج بھی بہت واضح ہے حکومت بلوچستان کی کہ ہماری intention یہ ہے کہ اس روزگار کی مشین یہ حکومت بلوچستان نہیں ہے روزگار کی مشین حکومت نہیں ہے روزگار کے لیے environment بنانا پڑتا ہے وہ environment بنانے کے لیے ہم نے یہ پروگرام شروع کیا ہے اور ہم کو دیکھ کے پنجاب حکومت نے بھی شروع کیا اور پھر ہم نے حکومت پنجاب کو follow کیا ہے کہ جو اُنہوں نے کیا کہ it is for every one تو میں اس August House کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ fearity کے ساتھ اور purely merit پر every district every district has equal quota۔ کوئی اس میں اس طرح کا کام نہیں ہوگا کہ کسی کو زیادہ کسی کو کم ملے گا اور ہم اس پروگرام کو آگے بڑھائیں گے ہم سے جو غلطیاں ہوئی ہیں ہم اُن غلطیوں سے سیکھ رہے ہیں جن لوگوں نے غلطی کی ہے اُن کو سزائیں ملیں گی یہی قانون ہے یہی آئین ہے یہی اُس کا راستہ ہے اور انشاء اللہ اسی راستے پر آگے چلیں گے۔

جناب اسپیکر: thank you۔ مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ میں وزیر برائے معدنیات و معدنی ترقی کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی

جانب مبذول کرواتا ہوں کہ سینڈک پروجیکٹ سے حاصل ہونے والی آمدنی میں سے مقامی لوگوں کی تعلیم صحت اور بنیادی سہولیات کی بابت کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور اس میں سے اب تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔ نیز سینڈک پروجیکٹ کے موجودہ معاہدے کی مدت کتنی ہے اس معاہدے میں حکومت بلوچستان کے مفادات کو کس حد تک تحفظ حاصل ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر concerned please معدنیات again شعیب! آپ بتائیں گے۔ آپ کے متعلق ہے yes۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جی شکریہ جناب اسپیکر! اسمبلی سیشن سے پہلے مولانا صاحب سے میں نے کچھ چیزیں شیئر کی تھیں تو پھر میں نے کہا کہ in house اُن چیزوں کو discuss کیا جائے تو ایک data ہے apart from CSR جو کہ وہاں کی لوکل کمیونٹی کے لیے خرچ ہوئے ہیں تو وہ شیئر کیے تقریباً almost اُن میں جو پیسہ خرچ ہوا ہے کوئی 85 کروڑ 96 لاکھ 82 ہزار 356 روپے۔ جس میں اسکالرشپ ہے بلوچستان ویلفیئر ایجنسی ہے donations ہیں، TTC دالبندین ہے، flood relief or covid 19 کے time پر جو لوگوں کو relief دینا تھا health or education related ہے جو رمضان راشن کی جو distribution تھی وہ بھی اس میں add ہے۔ نوکنڈی کی واٹر سپلائی سکیمز ہیں اس کے علاوہ جو BHUs ہیں تفتان کا جو اُس کے operational یا اُس کے maintenance ہے دیگر ذمہ داری ہے یہ وہ ہے جو CSR سے ہٹ کے کوئی 85, 86 کروڑ روپے وہاں سینڈک پر خرچہ کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جو پروجیکٹ چل رہے ہیں تقریباً جو surrounding جہاں پروجیکٹ ہے جہاں کمپنی کام کر رہی ہے انڈسٹری اُس کے surrounding کے جو six villages ہیں اُن کو free electricity دے رہی ہے۔ اسی طرح six villages کو واٹر سپلائی اسکیم دے رہی ہے سینڈک کا اپنا ہسپتال ہے۔ اس کے علاوہ ہائی سکول بنایا ہے جس میں تقریباً کوئی 700 کے قریب بچے ہیں کمی بیشی ہو سکتی ہے جن کو free education دی جاتی ہے وہ علاقائی اخراجات ہیں۔ ویسے basically جناب اسپیکر! یہ ہاؤس کی انفارمیشن کے لیے کہ یہ پروجیکٹ کا جو agreement phase ہے تو یہ پہلا اس کا phase تھا 2001ء سے پھر 2002ء میں اس کی production start ہوئی 2003ء سے بلوچستان کا جو رائلٹی میں شیئر تھا وہ 2% تھا جس کے بعد آغاز حقوق بلوچستان جب introduce ہوا تو اس میں enhance ہوا 5% تک جو 2022ء تک جو رائلٹی کا شیئر ہے یہ رہا اُس کے بعد جو subsequently جو ابھی ہے اس کا increase وہ 6.5% رائلٹی بلوچستان کی ہے۔ دیگر جو CSR کہہ لے یا social uplift contribution

ہے اس لیز کے agreement کے تحت اُس کا بھی پہلے 5% تھا 2013ء اور اُس دوران اُس کو بھی بڑھا کے 6.5% کر دیا۔ جو دو کمپنی اس وقت کام کر رہی ہیں سینڈک میں کیوں کہ گورنمنٹ آف پاکستان اور MCC chinese جو کمپنی ہے دونوں کی شراکت داری پر پہلے شراکت داری 50,50% تھی بعد میں ابھی یہ 53% government of Pakistan کی ہے۔ سینڈک SML metal limited ہے اُس کی اور باقی MCC 47% کا شیئر ہے۔ اب اس شیئر میں بھی بلوچستان کا جو حصہ ہے۔

جناب اسپیکر: گورنمنٹ آف بلوچستان کے شیئر کچھ بڑے ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: سر! جی میں یہی بتا رہا ہوں پہلے شیئر صرف رائلٹی پر 2% تھا یہ آغاز حقوق بلوچستان پھر اُس کے بعد 2022ء کا جو agreement ہوا ہے آخری agreement جو مولانا صاحب نے پوچھا جو آخری agreement ہوا ہے وہ 15 سال کے لیے ہے جو 2022ء سے 2037ء تک چلے گا۔ اُس arrangement کے تحت ہمیں 6.5% رائلٹی میں ملے گی جو پہلے شروع میں 2% تھے۔ 6.5% وہ ہمیں social uplift میں ملے گی contribution میں جو لیز agreement ہے۔ اس کے علاوہ جو SML جو پاکستان کی کمپنی ہے اُس کے شیئر میں 60% گورنمنٹ آف بلوچستان کو ملے گا جو overall اگر ساری کمپنیوں کا profit نکال لیں تو یہ 30% بنتا ہے۔ یہ ساری جو رائلٹی ہے یہ دیگر CSR ہے یہ جو sales revenue ہوگا جو بیچا جائے گا کیوں کہ مارکیٹ میں fluctuations ہوتی ہے metal کا جو ریٹ ہے اُس پر رائلٹی ہے یہ FBR یا internationally ہم دیکھتے ہیں جیسے لندن کا metal ہے مختلف جگہوں پر یہ CSR یہ percentage یہ رائلٹی کی چیز طے کی جاتی ہے۔ تو وہاں سے یہ معاملا ملا ہے ساتھ میں یہ بھی بتا تا چلوں کہ آغاز حقوق بلوچستان کے مرحلے میں کوئی 14 ارب 60 کروڑ کے قریب بلوچستان کو ادائیگیاں ہوئی ہیں اور سالانہ اس سال بھی تقریباً کوئی کمی بیشی اگر میں نہ کروں تو تقریباً ڈھائی ارب روپے اب تک وہ رائلٹی اور دیگر مدات میں دے چکے ہیں پچھلے سال کا میں بتا رہا ہوں۔ تو یہ اُس کی contribution جو مولانا صاحب پوچھ رہے ہیں اُنہوں نے کہا کہ اس میں بلوچستان کا شیئر کس طرح protected ہے تو وہ جو 2037 agreement تک کیا گیا ہے اُس میں میں نے آپ کو وہ جزیات بتا دیئے جو کے 6.5 رائلٹی کی 6.5 social uplift کی اور اس کے علاوہ جو SML 60% کے ساتھ جو بلوچستان کا شیئر ہے۔ thank you

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ جی مولوی صاحب!

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! اس میں کتنی بڑی زیادتی ہے پہلے تو یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ بیس سال میں تانبا

سونا چاندی کتنا نکال کر لے گئے ہیں یہ ہماری آمدنی ہے اور پورے بیس سال میں اگر بیس ارب روپے اگر ملے ہیں ہمیں سونا چاندی اور تانبا بیس سال سے لے جا رہے ہیں اور ہمیں صرف بیس ارب روپے ملے ہونگے بیس سالوں میں حکومت کو تو کیا ہمارا سونا، تانبا اور چاندی کی بیس سالوں کی پوری قیمت بیس ارب ہے۔ اور اس میں جو تفصیل مجھے دی گئی ہے کہ پورے دس کروڑ روپے ہیلتھ اور 14 کروڑ روپے راشن پر خرچ ہوئے۔ اچھا gift and donation پر 18 کروڑ ہیں ایجوکیشن پر 34 لاکھ ہیں۔ اور آپ خود اندازہ لگائیں لوگ donation کے نام پر کیا کرتے ہیں، اور راشن کے نام پر کیا کرتے ہیں، صوبے میں سب کو پتہ ہے سب کو اندازہ ہے کیا ہوتا ہے۔ تو یہ flood relief fund پتہ نہیں COVID میں 65 کروڑ ہیں۔ میں نے صرف سوال اِس لیے کیا کہ ایک کمپنی، دو کمپنی فیڈرل حکومت کی کمپنی چائنیز کمپنی، ہمارا تانبا، چاندی، سونا 20 سالوں سے لے جا رہی ہے اور صرف 20 ارب روپے ہمیں ملے ہیں۔ ہمیں علم ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: وہ تو production پر ہے، مولوی صاحب گورنمنٹ کے ساتھ معاہدہ ہے جو production جتنی نکلے گی اُس کے مطابق۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں 06 فیصد کہہ رہے ہیں پہلے 02 تھا ابھی 06 فیصد رائلٹی ہمارے پورے سونا چاندی تانبا اُٹھا کے 20 سالوں میں 20 ارب روپے ہمیں ملے ہیں۔ ہمارے بلوچستان کے سونے کی قیمت ماشاءاللہ ہر جگہ سونے کی قیمت بڑھ رہی ہے اور ہم ماشاءاللہ بلوچستان کے سونے کی قیمت بھی نہیں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ خام مال ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: چاندی اور تانبا کی قیمت بھی نہیں ہے میں ہماری چیزوں کو تو (شیر مادر) تو نہ سمجھا جائے، کوئی مال غنیمت نہ سمجھا جائے یہ کوئی شیر مادر تو نہیں ہے، کہ کوئی چائینز کمپنی اُٹھا کے لے جائے ہمیں کوئی پتہ بھی نہیں ہے کہ ہماری یہ معدنیات۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں پتہ ہے۔ کیوں نہیں پتہ ہے وہ گورنمنٹ کو پتہ ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا میری یہ بھی request ہے کہ یہ معاہدہ چائنیز کمپنیوں سے ہے۔ وہ بھی ہمارے ایوان میں پیش کیا جائے۔ ہمارا جو چائنیز کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ ہے اور وفاقی حکومت کا ایوان میں اُس کی کاپی دی جائے۔ ہمیں پتہ چلے اور یہ بھی ہونا چاہیے کہ 20 سالوں میں جناب اسپیکر! بتائیں کہ کتنا تانبا نکلا ہے؟ چاندی کتنی نکلی ہے؟ سونا کتنا نکلا ہے؟ 20 سالوں کی ہمیں تفصیل بھی دی جائے۔

جناب اسپیکر: وہ پھر الگ question بنتا ہے، مولوی صاحب! اگر آپ بعد میں الگ۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ میں الگ پیش کرلوں گا۔لیکن 20 سالوں کی مجھے 20 ارب کی رپورٹ نہیں چاہیے مجھے 20 سالوں کا کتنا تانبا،سونا،کتنی چاندی،یہ چائنیز کمپنی اُٹھا کرلے گئی اِس کی تفصیل مجھے چاہیے۔

جناب اسپیکر: آپ سوال لائیں اُس پر دیکھ لیتے ہیں۔ابھی آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس مکمل ہوگیا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ ختم ہوگیا۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔thank you

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواست پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): جناب بخت محمد کاکڑ صاحب نے آج تا اختتام اجلاس،جبکہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب، میر ضیاء اللہ لانگو صاحب ،حاجی نور محمد دُمڑ صاحب، میر اسد اللہ بلوچ صاحب اور جناب ظفر علی آغا صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟No ہاؤس۔ جو کہتے ہیں کہ منظور نہیں ہونی چاہئیں اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں۔آپ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں جو کہہ رہے ہیں کہ درخواستیں نامنظور ہیں۔نہیں یہ تو اکثریت نہیں ہوگی تقریباً۔درخواستیں منظور کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **ایوان کی کارروائی تحریک کا پیش کیا جانا۔**

وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور آئینی قرارداد زیر آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت پیش کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔وزیر قانون پلیز جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون وپارلیمانی امور: میں زرین مگسی پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور قاعدہ 180 کے تحریک پیش کرتا ہوں کہ ذیل آئینی قرارداد زیر آرٹیکل (a)(2)128 کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ (2)103 کے لوازمات کو معطل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا آئینی قرارداد زیر آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت پیش کرنے کی بابت قاعدہ (2)103 کے لوازمات کو معطل کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا آئینی قرارداد ذیل آرٹیکل (a)(2)128 کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ (2)103 کے لوازمات کو معطل کیا جاتا ہے۔وزیر برائے محکمہ سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی آئینی قرارداد ذیل

آرٹیکل (a)(2)128 بابت توسیع نفاذ بلوچستان آرڈیننس نمبر 2 بلوچستان سیف سٹی اتھارٹی آرڈیننس 2026ء پیش کریں۔وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔

میر عبدالصمد گورگیج (پارلیمانی سیکرٹری سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ ہر گاہ کے صوبے میں امن وامان کے قیام جرائم کی موثر روک تھام شہریوں کی جان ومال کی تحفظ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے استطاعت کار میں بہتری کے لیے بلوچستان اسمبلی کا اجلاس نہ ہونے کی بنا 10 فروری 2026ء کو گورنر بلوچستان نے بلوچستان آرڈیننس نمبر 2 بلوچستان سیف سٹی اتھارٹی آرڈیننس 2026ء جاری کیا تھا۔جس کی میعاد مورخہ 09 مئی 2026ء کو مکمل ہو رہی ہے چونکہ مذکورہ آرڈیننس کی افادیت مسلمہ اور اس کے تحت قائم شدہ نظام اور انتظامات کا تسلسل عوامی مفاد داخلی وسلامتی اور نظم ونسق کے لیے اس کی توسیع ناگزیر ہے۔لہٰذا آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کی شرائط جملے کے تحت بلوچستان آرڈیننس نمبر 2 بلوچستان سیف سٹی اتھارٹی آرڈیننس 2026ء کے میعاد میں مزید 90 دن کی توسیع دی جائے۔thank you

جناب اسپیکر: آئینی قرارداد زیر آرٹیکل (a)(2)128 بابت کی توسیع نفاذ بلوچستان آرڈیننس نمبر 2 بلوچستان سیف سٹی اتھارٹی آرڈیننس 2026ء پیش ہوا۔آیا آئینی قرارداد زیر آرٹیکل (a)(2)128 بابت توسیع نفاذ بلوچستان آرڈیننس نمبر 2 بلوچستان سیف سٹی اتھارٹی آرڈیننس 2026ء منظور کیا جائے؟ آئینی قرارداد زیر آرٹیکل (a)(2)128 بابت توسیع نفاذ بلوچستان آرڈیننس نمبر 2 بلوچستان سیف سٹی اتھارٹی آرڈیننس 2026ء منظور ہوا۔لہٰذا بلوچستان آرڈیننس نمبر 2 بلوچستان سیف سٹی اتھارٹی آرڈیننس 2026ء کی میعاد میں مزید 90 دنوں کی توسیع دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور مشترکہ تہنیتی قرارداد پیش کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: مَیں زرین مگسی پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور، قاعدہ 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ زیر تہنیتی قرارداد پیش کرنے کی بابت قاعدہ (2)103 کے لوازمات کو معطل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا مشترکہ تہنیتی قرارداد پیش کرنے کی بابت قاعدہ (2)103 کے لوازمات کو معطل کیا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا مشترکہ تہنیتی قرارداد پیش کرنے کے بابت قاعدہ (2)103 کے لوازمات کو معطل کیا جاتا ہے۔میر سرفراز احمد بگٹی وزیر اعلیٰ بلوچستان وزرا مشیران وزیر اعلیٰ اور پارلیمانی سیکرٹریز میں سے کوئی ایک

محرک اپنی مشترکہ تہنیتی قرارداد پیش کریں۔

جناب قائد ایوان: شکریہ جناب اسپیکر! اِس سے پہلے کہ مَیں یہ tribute resolution پیش کروں۔ میری یہ گزارش ہوگی اپوزیشن کے دوستوں سے جو آنریبل ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں قرارداد کے بعد اگر اِس کو مشترکہ قرارداد بنا دیا جائے تو debate اِس پر ختم ہو جائے۔ تو I will very grateful طریقہ بنانا ہی چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ok۔

جناب قائد ایوان: میں سرفراز احمد بگٹی قائد ایوان قاعدہ 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ زیر tributary resolution پیش کرنے کے بابت۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! قرارداد پر آئیں۔

جناب اسپیکر: مشترکہ تہنیتی قرارداد۔

جناب قائد ایوان: اچھا یہ ہو چکا ہے sorry۔

ہرگاہ کے پاکستان کی بہادر مسلح افواج بری، بحری اور فضائیہ کو معرکہ حق میں شاندار کامیابی وطن عزیز کی دفاع قومی سلامتی کے تحفظ اور دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے دشمن کو منہ توڑ جواب جس کے نتیجے میں پاک فضائیہ کے شاہینوں نے دشمن کے 7 طیارے مار گرائے اور کئی ایئربیس تباہ کیے، اُن کے دفاعی نظام کو ملیامیٹ کیا، کئی فوجی چوکیوں کو تباہ جبکہ دشمن کی جانب سے کئی فوجی چوکیوں پر سفید جھنڈا لہرا کر رحم کی اپیل کی گئی۔ جس پر یہ ایوان پاکستان کی مسلح افواج کو دشمن کی ناپاک جارحیت پر فوری مربوط اور بھرپور جواب دینے پر شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ واضح رہے کہ معرکہ حق سے جڑی پیش رفت محض ایک علامتی کامیابی نہیں بلکہ ایک تاریخی موڑ ہے جس نے پاکستان کے اسٹریٹیجک عزم کو مزید پختہ کیا اور اس واقعہ نے خطے میں دفاعی حکمت عملی اور طاقت کے توازن کے حوالے سے ایک مستقل لکیر کھینچ دی ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ کسی بھی جانب سے مہم جوئی یا جارحیت کو کسی بھی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔

مزید براں مسلح افواج کی جانب سے ظاہر کی گئی عملی تیاری پیشہ ورانہ مہارت اور جنگی استعداد اس امر کا ثبوت ہے کہ پاکستان نہ صرف ہر چیلنج سے نمٹنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔ بلکہ تیاری دشمن کی توقعات سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

یہ ایوان اِس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ پاکستان ایک پرامن ملک ہے تاہم اپنی خودمختاری سلامتی اور قومی وقار کے دفاع کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ یہ ایوان فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، وزیر اعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف اور صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کی معرکہ حق میں مدبرانہ قیادت اور بروقت بہترین فیصلوں پر خراج تحسین پیش کرتا ہے جنھوں نے قومی یکجہتی کو فروغ دیا اور عالمی سطح پر پاکستان کے موقف کو موثر انداز میں اجاگر کیا۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ پوری قوم بالخصوص بلوچستان کے عوام اپنی بہادر افواج کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور پاکستان کے دفاع استحکام اور ترقی کے لیے متحد رہے گی۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: مشترکہ تہنیتی قرارداد پیش ہوئی کیا محرکین اپنی مشترکہ تہنیتی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟ جی ظہور صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): شکریہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: sorry to cut you۔جو حضرات اس قرارداد پر بولنا چاہتے ہیں honorable members kindly اپنے نام سیکرٹری صاحب کے پاس بھجوادیں تاکہ پھر آسانی ہو۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جناب اسپیکر! قوموں کی تاریخ میں کچھ ایسے واقعات آتے ہیں۔جس میں قوموں کے حوالے سے دنیا میں perception ہے وہ اکثر بدل جاتی ہے اور ہم پاکستانی وہ قوم ہیں کہ جنہوں نے جو انڈین جارحیت پچھلے سال کا منہ توڑ جواب دے کر نہ صرف اپنی سرزمین کا دفاع کیا۔بلکہ اپنی قوم کا سر فخر سے اونچا کیا۔ جناب اسپیکر! اگر دیکھا جائے تو ہمارا ہمسایہ ملک جب سے پاکستان آزاد ہوا ہے اُس دن سے اس کو قبول نہیں کر رہا ہے۔ اور ان کے ساتھ ہماری کئی جنگیں ہوئی ہیں جس میں کافی جنگوں میں ہم نے اُن کو شکست فاش دی ہے اور جو آخری جنگ انہوں نے پاکستان پر مسلط کرنے کی کوشش کی اور جس کا منہ توڑ جواب دیا گیا آپریشن سندور کے نام سے جس طرح ہم نے سات گنا ایک بڑی طاقت کا غرور خاک میں ملادیا اور جس طرح ہم نے ان کے رافیل جہاز گرائے اور اُن کے دفاعی نظام کو قلعہ قمع کر دیا۔ان کی strategic locations پہ جس طرح ہم نے جا کر میزائل داغے وہ پوری دنیا نے دیکھ لیا۔اور جس غرور اور جس انداز میں انہوں نے آپریشن سندور launch کیا ان کا اندازہ یہ تھا کہ وہ بڑی آسانی کے ساتھ اپنے مذموم مقاصد کو پورا کریں گے۔اُن کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ ہماری بہادر افواج جنرل عاصم منیر صاحب کی سربراہی میں ان کو جواب دے گی۔بلکہ ان کو گھس کے مارے گی اور یہاں اگر میں پولیٹیکل لیڈرشپ کو نا سراہوں تو میرا خیال ہے کہ بدنیتی ہوگی۔صدر پاکستان آصف علی زرداری، وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف نے جس طرح حوصلہ افزائی اور عزم دکھایا اور انہوں نے اپنی فوج کا حوصلہ بلند کیا اور فوج کو آپریشن بنیان مرصوص launch کیا تو وہ بھی قابل ستائش ہے جناب اسپیکر! آج وہی معرکہ حق کی وجہ سے دنیا میں جو پاکستان کا ایک image بن گیا ہے اور دنیا یہ خیال کر رہی تھی کہ پاکستان isolation کا شکار ہے، پاکستان کی economy کمزور ہے لیکن یہ ثابت ہوا کہ جب امریکہ اور ایران کی لڑائی ہوتی ہے اور دنیا تباہی کے دہانے پر پہنچ جاتی ہے تو پوری دنیا کی نظریں پاکستان پہ لگی ہوتی ہیں پاکستان کی جو پولیٹیکل اور عسکری لیڈرشپ لگی ہوتی ہیں کہ وہ کوئی کردار ادا کریں اور دنیا کو اس تباہی سے

بچائیں energy کا جو crisis آیا ہوا ہے اس کا سدباب کریں اور الحمدللہ جو کردار جو مدبرانہ کردار ہونا چاہیے اس پر ہماری لیڈرشپ پوری اُتری ہے اور ہم نے ceasefire بھی کرادی ہے تو یہ سب کچھ جو آج پاکستان کو role ملا ہے وہ role basically اس معرکہ حق کی وجہ سے ملا ہے۔ اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ امریکن President میں کئی بار اپنی پریس کانفرنسز میں اپنے media talks میں انہوں نے انڈیا کے جہاز گرانے کی نوید پوری دنیا کو سنائی ہے اور جس طرح رافیل کمپنی کی جو بدنامی ہوئی ہے پوری دنیا میں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ اور جس طرح پوری دنیا اب پاکستان کی دفاعی صلاحیت کو نہ صرف مانتی ہے بلکہ بہت سے ایسے ممالک ہیں کہ وہ اس بات کے خوہاں ہیں کہ وہ پاکستان کے ساتھ کوئی دفاعی سامان کا کاروبار کریں۔ جناب اسپیکر! تو اس میں کوئی شک نہیں کہ جنگیں صرف فوج نہیں لڑتی جنگ قومیں لڑتی ہیں قوموں کا حوصلہ جو وہ جنگ لڑتی ہے اور آج پوری قوم اکٹھے ہو کر اپنی فوج کے پیچھے اپنی پولیٹیکل لیڈرشپ کے پیچھے کھڑی ہوگئی ہے۔ اور یہ پہلا ایسا معرکہ ہوا کہ جس میں جیسے پوری قوم کو اکٹھا کیا بے شک جس کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہو جس کا تعلق کسی مکتب فکر سے ہو جس کا تعلق کسی صوبے سے ہو بے شک وہ بلوچ، پشتون، پنجابی، کشمیری، سندھی، سرائیکی، ہزارہ ہو یا اور بھی باقی پاکستان میں بسنے والی قومیت ہیں سب نے مل کر اپنی فوج کا حوصلہ بلند کیا اپنی فوج کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور الحمدللہ ہمیں یہ فتح نصیب ہوئی۔ اور اس فتح نے پوری دنیا کے سامنے ہمارا سر فخر سے بلند کیا۔ گو کہ ہمیں چوکنا رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہندوستان نے کہہ دیا ہے کہ آپریشن سندور جاری رہے گا لیکن اُن کی یہ بھول ہے کہ اگر وہ دوبارہ پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھیں تو ہم ہماری بہادر افواج اُن کی آنکھیں باہر نکال لیں گی۔ ہم ان کو منہ توڑ جواب دیں گے۔ البتہ ضرور وہ کچھ ایسے شر پسند عناصر ہوں گے اس ملک میں جن کو ڈالر دے کر یا چند ٹکے دے کر اُن کو اپنی شر پسندی پھیلائیں گے۔ لیکن ہماری قوم باشعور ہوگئی ہے ان کو اچھی طرح ادراک ہے کہ کس طرح اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے مقابلہ کرنا ہے۔ اور معرکہ حق وہ واحدہ پلیٹ فارم ہے کہ جس نے قوم کو اکٹھا کیا اور قوم کو ہر طرح کی جاہلیت ہر طرح کے انتشار اور ہر طرح کے فساد کے خلاف کھڑا کر دیا جناب اسپیکر صاحب! مَیں آخر میں اپنی طرف سے اپنی سیاسی جماعت کی طرف سے پوری اسمبلی کی طرف سے پورے بلوچستان کے عوام کی طرف سے اپنی بہادر افواج کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنی پولیٹیکل لیڈرشپ کو جنہوں نے آپریشن بنیان مرصوص کی اجازت دی اُن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اِن کو یقین دلاتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام ہمیشہ اپنی افواج کے ساتھ کھڑے ہیں اور کسی بھی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں شکریہ۔

(خاموشی اذان عصر)

(اس مرحلہ میں میڈم غزالہ گولہ بیگم، ڈپٹی اسپیکر صدارت کی کرسی پر متمکن ہوئیں)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ پرچی کے accordingly I will go, accordingly to the chit. رحمت صالح بلوچ صاحب۔

میر رحمت صالح بلوچ: thank you. میڈم اسپیکر! میں اِس اہم قرارداد سے پہلے اپنے معزز MNA رکن قومی اسمبلی پھلین بلوچ صاحب کو welcome کہتا ہوں جو آپ کی گیلری میں موجود ہیں پوری اسمبلی کے behalf پر آج میں سمجھتا ہوں کہ بہت اہم قرارداد ہے اور اِس قرارداد کے توسط سے میں اپنی پارٹی کی طرف سے بھرپور حمایت کرتا ہوں اِس قرارداد کی اُمید ہے کہ یہ متفقہ طور پر مشترکہ قرارداد بن جائے گی اور پاس ہوگی میڈم اسپیکر! معرکہ حق پر افواج پاکستان پورے پاکستانی قوم مبارکباد کے حقدار ہیں اور میں تمام اُن دلیر، نڈر، سپوتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جن لوگوں نے ایک مدبرانہ انداز سے ایک دہشت گرد ملک جو fascist اور منفی طریقے سے ناجائز طور پر وہ حملہ آور ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ مسلح افواج اِس ملک کی سیاسی قیادت خراج تحسین اور داد تحسین کا حقدار ہے۔ آج کی جو قرارداد ہے بھارت کی جارحیت اور اپنے دفاع کا حق دیکھیں میڈم! ہم امن پسند لوگ ہیں اور اِس خطے میں ہر وقت تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان نے ہمیشہ امن، بھائی چارے اور مذاکرات کی بات کی ہے بلکہ اب دُنیا میں بھی کہیں پر دیکھیں کوئی بھی آزاد ملک اپنے عوام اور اپنی خودمختاری پر کسی حملے کو قابلِ قبول تصور نہیں کرسکتا۔ تو اِسی طرح بھارت نے اپنی Intelligence ناکامی اپنی ناکامی کو چھپانے کے لیے بے بنیاد الزامات لگا کر دنیا کو ایک غلط تصویر دکھانے کی کوشش کی، تو میں سمجھتا ہوں کہ دنیا نے یہ بات سمجھ لیا کہ اِس خطے میں جو بدامنی ہے پورے south asia countries یا پورے world میں جہاں بدامنی، دہشت گردی اور اس طرح کی منفی چیزیں ہیں وہاں دُشمن ملک براہ راست یا بالواسطہ وہ شامل ہے اور ایسی منفی چیزوں کو ہوا دے رہا ہے جو کہ دُنیا کو غلط تصویر دکھانے کی کوشش کررہا ہے۔ میڈم اسپیکر! آج پوری پاکستانی قوم کا سر فخر سے بلند ہے کہ جب یہ حملہ ہوا تو دُنیا میں کھلبلی مچ گئی کہ جی یہ ملک کیسے survive کرے گا اور اس ملک میں economy کی صورتحال کیا ہے بہت سارے تجزیہ اور اِس طرح کے TV talk shows شروع ہوگئے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ سیاسی قیادت اور مسلح افواج نے بردبارانہ انداز میں جس صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انڈیا کو یہ سبق بھی دیا کہ اُس کے سات رافیل طیارے جو گرائے تو اُس دن اُس کو یہ اندازہ ہوا کہ میں اپنا سر دیوار سے ٹکرار ہا ہوں اور میں اپنا سر اُس پتھر پہ مار رہا ہوں جو ایک مضبوط تاریخ رکھتی ہے جو ایک مضبوط قوت ہے اِس خطے میں تو میڈم اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد اہمیت کی حامل ہے میں ایک دفعہ پھر مسلح افواج ملکی سیاسی قیادت کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں خراج تحسین پیش کرتا ہوں دُعا گو ہوں کہ آئندہ بھی پاکستانی قوم اسی طرح متحد ہو کر ایسے منفی دُشمن ملک اور جس کو

islamofobia ہوا ہے اُن کے ان منفی ارادوں کو خاک میں ملا دیں گے۔ thank you

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی خیر جان بلوچ صاحب۔ خیر جان، ہادیہ نواز صاحبہ پھر آپ بولیں۔ جی ویسے۔ اِتنی۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): خیر جان! آپ بات کریں یا میں کروں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: ہادیہ صاحبہ آپ یونس عزیز زہری صاحب آپ بات کرنا چا رہے ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: میں بات کروں یا خیر جان صاحب! آپ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you کیونکہ میرے پاس چٹ وہ خیر جان صاحب کی تھی اگر آپ اُن کو بولنے دیں وہ اپوزیشن لیڈر رہے تو پھر آپ بات کرلیں۔ اپوزیشن لیڈر صاحب بات کرلیں۔

جناب خیر جان بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم میڈم اسپیکر صاحبہ! میں آج اِس اہم دن کے موقع پر جو ہمارے اراکین اسمبلی کی جانب سے جو قرارداد پیش کی گئی سر! نا صرف اُس کی مشترکہ اہم اور مشترکہ قرارداد تھی جو پیش کی گئی اُس کی مکمل حمایت کرتا ہوں میڈم اسپیکر صاحبہ! اِس وقت دُنیا میں کچھ ایسے unbalance انسان اقتدار پر براجمان ہے جن کی وجہ سے پوری عالم انسانیت اور کرہ ارض کو خطرات لاحق ہیں اُن میں سے ایک مسٹر مودی اُنہوں نے جو جارحیت کر کے دُنیا میں اپنے ملک اور اپنی حکومت کو یہ ثابت کرانے کی کوشش کی کہ وہ امن کے بجائے وہ تشدد کا راستہ اختیار کریں گے وہ دُنیا میں سلامتی کے بجائے تباہ کاری کے راستے پر گامزن ہیں لیکن اللہ پاک کے فضل وکرم سے ملک کے عوام کی دُعاؤں سے اور ہماری سیاسی اور عسکری قیادت کی جرأت مندانہ فیصلوں سے دُشمن کو وہ جواب ملا یقیناً وہ ایک تاریخ کا اُن کیلئے ایک بہت بڑا طمانچہ ہوگا میڈم اسپیکر! اِس وقت دُنیا میں جنگی جنونیت کی جو کیفیت پیدا کی گئی ہے یا دُنیا کو خطرناک عالم اسلام کے دوڑ میں شامل کیا گیا ہے یہ دوڑ یہ کیفیت کسی کے بھی حق میں نہیں جائے گی تمام عالم انسانیت کو تمام مہذب اقوام کو اِس بات پر سوچنا چاہے جو جارحیت کا ارتکاب کرتا ہے اُس کا راستہ رُوکنا تمام عالم مہذب اقوام کا فرض بنتا ہے آج بھی یہ کوشش کی جارہی کہ اِس خطے میں جہاں ہم رہ رہے ہیں یا مڈل ایسٹ میں جو آگ کے شعلے بڑھکائے جارہے ہیں وہ یقیناً تمام انسانیوں کیلئے کسی مذہب کسی فرقے کسی عقیدے کے خلاف نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں یہ تمام عالم انسانیت کے خلاف ہے نیتن یا ہو، مودی یا ٹرمپ یا جو بھی آمر ہے چاہے وہ communism کے دعوے کی شکل میں ہو چاہے democracy کے یا وہ اپنے مذہبی پسندیدہ عقائد کی بنیاد پر دُنیا کو کچلنا چاہتے ہیں اُن کیلئے ایک ہی پیغام ہے کہ اگر آپ دُنیا کو کچلیں گے تو آپ بھی کچل جائینگے اگر آپ دُنیا میں آگ لگائیں گے تو اِس آگ کے شعلے آپ کو اپنی لپیٹ میں لیں گے پاکستان نے اِس وقت جو خارجہ پالیسی اپنائی ہے پاکستان نے جو diplomacy اپنائی ہے میں سمجھتا ہوں یہ تمام مہذب اقوام کیلئے ایک مشعل راہ ہے کہ دُنیا میں تمام جنگوں کا تمام مسائل کا حل، راستہ ڈائیلاگ ہے جو لوگ ڈائیلاگ

سے رائے فرار اختیار کرتے ہیں جو جنگ کا راستہ اختیار کرتے ہیں ایک نہ ایک دن اُن کو میڈم! میز پر ٹیبل ٹاک پر آ کے بیٹھنا پڑتا ہے اور یہی ہوگا تو میں سمجھتا ہوں کہ جس خطے میں ہم رہ رہے ہیں یہ conflate zone ہے یہاں جو گیم کھیلی جارہی ہے اُس گیم کو ختم کرنے کیلئے تمام مہذب اقوام سے درخواست ہے کہ اس کو وہ رُوکیں اس پر وہ کنٹرول کریں وہ قوتیں جو تشدد اور جنگ کو ہوا دینا چاہتی ہیں اُن کی حوصلہ شکنی کریں انہی الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر اِس قرارداد کے حق میں اپنی پارٹی کی جانب سے اپنی ذاتی طور پر اِس کی حمایت کا اعادہ کرتا ہوں انشاء اللہ اسمبلی اِس کو متفقہ طور پر منظور کرے گی۔ بڑی مہربانی

میڈم ڈپٹی اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: شکریہ میڈم اسپیکر! یہ جو قرارداد دوست لے کر آئے ہیں یہ انشاءاللہ تعالیٰ مشترکہ قرارداد کی شکل میں منظور ہوگی میڈم اسپیکر! ہمارے ہمسایہ ملک اور اُس کی جس جارحیت سے 9 مئی کو ہمارے ملک پر حملہ کیا گیا جس میں ہمارے بے گناہ لوگ شہید ہو گئے جس میں ہمارے کچھ مدارس کے طالبہ اور علماء شہید ہو گئے جس میں ہماری فوجی تنصیبات پر حملہ کر کے وہاں اُنہوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو شہید کر دیا، اُنہوں نے یہ سمجھا کہ میں اِس ملک پر حملہ کرونگا اور اِس ملک کا دفاع اِتنا کمزور ہے کہ وہ مجھے جواب نہیں دے سکتا لیکن میڈم اسپیکر! اُس کو جس طرح جواب دیا گیا اور اُن کی آئندہ نسلیں یاد کرینگی کہ ہماری پاک فوج نے جس جارحیت سے اور جس ہمت سے اُنکی جارحیت کا جواب دے دیا اور اُن کے جتنے جہاز تھے وہ گرائے اور بخیریت واپس اپنے ملک میں آئے اور اُن کی نسلیں یاد کرینگی بلکہ پوری دُنیا نے اُن کا تماشا دیکھ لیا ہے کہ پاکستان نے جو جواب دیا اور آج اِسی دن کی نسبت ہمارے ملک کو کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا کہ پاکستان کا دفاع اِتنا مضبوط اور اِتنے مضبوط ہاتھوں میں ہے کہ میں کہتا ہوں کہ آئندہ کسی کو جرأت نہیں ہوگی کہ وہ ہمارے ملک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے میڈم اسپیکر! فیلڈ مارشل اور وزیراعظم کے ساتھ ساتھ میں پاکستان کے عوام کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اُنہوں نے بھی اپنی پاک فوج کے ساتھ کھڑے ہوکے اور جس طرح اپنی افواج کا اور اپنے ملک کا اُنہوں نے دفاع کیا اور اپنے ملک کی فوج کو ہمت دے دی اور اُن کے شانہ بشانہ کھڑا رہے میں اپنے عوام کو بھی خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ اُنہوں نے اِس معرکہِ حق میں سب نے ساتھ دیا اور ہر ایک نے اپنا جتنا جس کا contribution تھا اُنہوں نے اِس میں شامل کر دیا تو میڈم! میں اِس قرارداد کے حق میں میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے اِس کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور اُمید یہ کرتا ہوں کہ انشاءاللہ یہ قرارداد مشترکہ طور پر منظور ہوگی۔ شکریہ میڈم۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you۔ جی عبدالمجید بادینی صاحب۔

جناب عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی): عوذ باللہ من شیطان الرجیم ،بسم اللہِ الرحمٰن

الرحیم ۔ والعصر انا الانسان لفی خسر۔ میڈم اسپیکر صاحبہ بہت شکریہ۔مَیں اپنی جماعت اسلامی کی طرف سے جو سی ایم صاحب نے آج مشترکہ قرارداد معرکہ حق کے بارے میں پیش کی ہم اُس کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔اور یہ جو 9 مئی کے معرکہ حق کی جو آخری لڑائی تھی جو چار گھنٹے میں انڈیا کی اللہ تعالیٰ نے ہوا نکال دی۔ہم مسلمان جنگ نہیں چاہتے ہیں۔ جب مسلمانوں پر جنگ مسلط کی جاتی ہے تو اُس کا بھرپور جواب دیا جاتا ہے۔تو ہم اللہ کے شکرگزار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو، پاکستانی قوم، پاکستانی فوج اور پاکستانی حکومت کو عزت سے نوازا۔اللہ تعالیٰ نے مودی سرکار اور مودی میڈیا کو پوری دنیا میں رسوا کیا۔اور وہ اپنے آپ کو وش گرو مطلب پوری دنیا کا اُستاد سمجھ بیٹھے تھے۔اس غلط فہمی میں تھے کہ شاید دنیا ہم سے سبق لے گی ہم دنیا کو سکھائیں گے۔کہ ہم بہت بڑا ملک ہے،اور بہت بڑی جمہوریت ہے۔مگر وہاں ہم دیکھ رہے تھے اُسوقت جو میڈیا پر جنگ چل رہی تھی۔ہم خود کراچی میں بیٹھے ہوئے تھے اور مودی میڈیا پر چل رہا تھا کہ کراچی قبضہ ہوگیا۔کراچی پر انڈین آرمی کا قبضہ ہوگیا۔پتہ نہیں کہاں اور کس جگہ پر قبضہ کر رہے تھے۔مطلب ایسے شیخ چلی والے خواب۔تو میڈم اسپیکر! جب بھی مسلمان اُٹھے ہیں اللہ پر توکل کیا ہے۔اللہ نے کبھی اُن کو ناکام نہیں کیا ہے۔اور متکبر میرا رب ہے۔جو بھی تکبر کرتا ہے اللہ اُسکو خاک میں ملا دیتا ہے۔اسی طرح جو انڈیا،اسرائیل اور امریکہ یہ کبھی نہ مسلمانوں کے دوست تھے اور نہ کبھی دوست بنیں گے۔ہمیں ان باتوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔انڈیا جس طرح پاکستان کو پوری دنیا میں دہشت گرد ملک قرار دینا چاہتا تھا۔اور ہمیں اکیلا کرنا چاہتا تھا۔آج اللہ نے اُسکو اکیلا کر دیا۔میں اسکا پورا کریڈٹ پاکستانی حکومت صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، اور آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب کو اور پاک فضائیہ کے جوانوں کو اور پاک آرمی کے بحریہ کے جوانوں کو اور مَیں اپنی نیوی کے جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس کامیابی پر اور ہم اُن کے لئے دعا گوں ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ پاکستان مستقبل میں انشاءاللہ افغانستان کے ساتھ بھی ڈیلاک کے ذریعے اپنے مسئلے حل کریں گا۔کیونکہ وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔اُن کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنا سب سے بہتر ہوگا۔اور ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ افغانستان کے حکمرانوں کو بھی ہدایات دیں کہ وہ پاکستان کے ساتھ مل بیٹھ کر مسئلوں کو حل کریں۔اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے معاملات بنگلہ دیش کے ساتھ بالکل ٹھیک رکھیں۔اور انڈیا کو اکیلا کرنے کا وقت آچکا ہے۔مگر ہماری حکومت کی بہترین اور کامیاب خارجہ پالیسی کی وجہ سے آج انڈیا اکیلا ہے۔اور انشاءاللہ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ مستقبل میں پاکستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا، بھوٹان اور نیپال ان سب کے ساتھ اپنے اچھے خارجی اور دفاعی تعلقات بہتر بنائیں اور انڈیا کو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ذلیل کیا ہے۔اور انشاءاللہ ذلیل ہوگا۔کیونکہ ٹائم کی کمی ہے۔والسلام جزاک اللہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔تھوڑا سا شارٹ ہم کرلیں گے کیونکہ چٹ کافی زیادہ ہیں۔محترم زرین مگسی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت، ثقافت وقانون وپارلیمانی امور: پہلے تو میں اس قراداد کی پوری حمایت کرتا ہوں۔اور جیسے آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا ہے کہ اس کو مشترکہ قرارداد کیا جائے۔اُس کی بھی میں حمایت کرتا ہوں۔اور یہ جو معرکہ حق ہوا تھا۔ایک سال قبل تو میں سمجھتا ہوں کہ پہلے تو جو ہماری قیادت جو لیڈر شپ تھی اور ہے۔سیاسی ہے یا عسکری ہو، فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی شکل میں ہو یا ہمارے پرائم منسٹر میاں محمد شہباز شریف کی شکل میں ہو۔ یہ اُن کا کمال ہے۔اُنکا کمال ہے کیونکہ انہوں نے ایک page پر یکجا ہو کے ایک لائحہ عمل بنایا۔لائحہ عمل طے کیا۔جس میں ہماری نیوی، ائیر فورس، گراؤنڈ فورسز اور ہماری آئی ایس پی آر Ministry of Broadcasting Information ایک منظّم طور پر response دیا۔جس میں جی narrative بڑا اہم اُسکا کردار تھا۔کیونکہ انڈیا سے ایسی باتیں ہو رہی تھی کہ لاہور کے فورٹ پر قبضہ ہو گیا۔اور کراچی پر قبضہ ہو گیا۔اور ایسے عجیب عجیب باتیں جو جنگ میں اہمیت رکھتی ہیں narrative۔تو narrative کے طور پر ہماری قیادت نے کام کیا۔اور الحمدُ للہ ہر ground پر کامیاب ہوئے۔تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کی لیڈر شپ کو الٹی کی وجہ سے معرکہ حق، معرکہ حق رہا اور ہمیں یہ کامیابی حاصل ہوئی۔اب تھوڑا سا میں بتا تا چلو یہ ہمیں جو فتح ملی ہے یہ فتح اور فیصلہ کن دن ہے۔یہ ایک ایسا دن ہے جہاں ہماری جو قومی خوبیاں ہیں یہ ان کا عکس اور نظر یہ نظر آرہے ہیں۔اس میں جی for example اگر میں آپ کو بتا تا چلو۔ہمارا مصیبت میں صبر کرنا یا ہمارے چلینجز ہر چیلنج کو ڈٹ کر مقابلہ کرنا یہ میں سمجھتا ہوں ہر پاکستانی میں یہ ہماری qualities ہیں۔اگر ہم اس کو summarize کریں تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستانی، ہر پاکستانی چاہے بلوچ، سندھی، پنجابی، جب ہم external enemies آتی ہے ہمارے دشمنوں کی بات آتی ہے تو ہر صوبے کا بچہ، ہر صوبے کا جوان پاکستان، پاکستانی افواج اور سیاسی وعسکری قیادت کے ساتھ ہیں اور انکے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے رہیں گے۔تو یہ ایک بڑا اہم پوائنٹ ہے۔اور آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گا۔تو میں سمجھتا ہوں کہ اسکا بڑا اہم پہلو ہے کہ بین الاقوامی سطح پر یہ جو ہماری عزت یا stature یا جو ہمارا کردار رہا ہے۔ابھی لوگ جو بین الاقوامی ممالک ہیں۔وہ ہمیں دوسری نظر سے دیکھتے ہیں کہ پاکستان ایسا ملک ہے۔کہ اُن کے ساتھ ہم خدانخواستہ کوئی unforetold incident یا ہم خدانخواستہ ایسا کوئی step اُٹھائیں تو پاکستان منہ توڑ جواب دیگا۔تو الحمداللہ انٹرنیشنل کیمونٹی میں ہمارا ایک مقام بڑھا ہے، ہماری عزت بڑھی ہے اور اُسکی continuation میں جو mediation کے جو talks ہو رہے ہیں تو پاکستان کا سب سے بڑا کردار ہے اس میں تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا وزن پاکستان کو جو stature ,respect narrative .stance تھا وہ دیکھیں۔ہمارا stance حق سچ پر تھا۔انڈیا کا stance یہ جھوٹ پر مبنی تھا۔اور falsehood پر مبنی تھا۔اس لیے ہم کامیاب ہوئے ہم نے یہ کہا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے ہیں۔لیکن اگر ایسا کوئی step کسی نے لیا

۔تو ہم ایک نہیں چار ماریں گے۔تو یہی ثابت ہوا۔تو ہمارے ملک نے یہ ایک قدم اُٹھایا اور ہماری جو لیڈرشپ ہے مَیں سمجھتا ہوں اُنکو واپس خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ سب نے ایک page پر یکجا ہو کے ایک فیصلہ کیا۔تو آپ لوگوں کی بڑی مہربانی اور اسکے ساتھ مَیں end کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ سنجے کمار پنجوانی صاحب۔

جناب سنجے کمار(پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور): بہت بہت شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔آج کی قرارداد پوری دنیا کے لئے ایک میسج ہے۔کہ پاکستان کی تمام قوم کو اپنے سپہ سالار فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب، پاک فوج اور ہماری پاک فضائیہ، وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف اور صدر پاکستان پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ جنہوں نے بھارت کو منہ توڑ جواب دیا۔میڈم اسپیکر صاحبہ!ایک سال قبل مودی سرکار نے پہلگام کا جو ڈرامہ رچایا تھا۔اور اُنہوں نے اس ڈرامے کی صورت میں ہماری مدرسوں پر جو حملہ کیا تھا۔ ہماری فوج نے اُنہیں جس منہ توڑ جواب دیا اور اُن کے ارادوں کو ناکام کیا۔مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ رسوائی پوری دنیا کے سامنے بھارت کے لئے ایک اہم پیغام ہے ۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! جس وقت مودی سرکار نے پاکستان پر حملہ کرنے کی کوشش کی اُسی دن پاکستان کی تمام عوام نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ پاکستان کے عوام پاک فوج کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے اور بھارت جتنے بھی ناپاک ارادے کرنے کی کوشش کریگا پاکستان کے عوام ،اقلیتی برادری اپنی پاک فوج کے ساتھ مل کے اُن کو منہ توڑ جواب دے گی۔مَیں آخر مَیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنی پاک فوج کو کہ آئندہ بھی جب بھی کسی نے پاکستان کی طرف میلی آنکھ دیکھنے کی کوشش کی تو پاکستانی عوام اپنی پاک فوج کے ساتھ کھڑی ہے۔بہت بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی راحیلہ درانی صاحبہ۔

محترمہ راحیلہ حمید خان درانی(وزیر محکمہ تعلیم): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ thank you very much اسپیکر صاحبہ! میں تو اس قرارداد کی حمایت کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت پاکستان انتہائی مشکل دور سے گزر رہا ہے اور دہشت گردی کی جنگ میں جتنی قربانیاں پاکستان نے دی ہیں شاید کسی ملک نے نہیں دی ہوں۔اور میں یہاں اپنی لیڈرشپ فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب ہمارے پرائم منسٹر میاں شہباز شریف صاحب اور صدر مملکت آصف زرداری صاحب خاص طور پر نائب وزیراعظم اور Minister for interior جو ہمارے اسحاق ڈار صاحب ہیں اور تمام لیڈرشپ اور عوام کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اس مشکل وقت میں جس طرح سے عوام نے بھی ان کا پورا ساتھ دیا اور جتنے مشکل وقت کا سامنا کیا انکی بڑی تدبر اور تمام ایک مخلصانہ effort تھی جو انہوں نے اپنے ملک کے دفاع کے لئے کی ہیں۔تو وہ یقیناً اپنی مثال آپ ہے۔9 مئی کے حوالے سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ no doubt کہ

this is my believe as a پاکستان اللہ کے نام پر بنا ہے اور اس ملک کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کرسکتا Pakistani اور اس کے لئے یقیناً 9 مئی میں جو کردار ہماری افواج نے کیا۔ دیکھیں جنگیں تو فوج ہی لڑتی ہے عوام نے تو اُن کا ساتھ دیا اور انہوں نے proof کیا آج دیکھیں پاکستان کی best آرمی ہے۔ اور انہوں نے خاص طور پر میں ایئر فورس کے لئے یہ کہوں گی کہ کس طرح سے انہوں نے اُن حملوں کا مقابلہ کیا، اور جس طرح کے seven جو جیٹس ہیں وہ گرائے ہیں اور جس کی مثال آپ ہیں، کہتے تھے کہ بہت بہترین طیارے ہیں انہوں نے ان کو کس طرح سے گرایا۔ تو میں ایک ویڈیو دیکھ رہی تھی کہ ہمارا ایک طیارہ جو تھا جس پر ہر طرف سے بمباری ہو رہی تھی اور میزائل گر رہے تھے لیکن اس نے کس پُرتی سے اور کس اپنی قابلیت سے، کہنا چاہیے جو پائلٹ کی تھی اس نے کس طرح سے اپنے آپ کو بچایا اور پاکستان کا دفاع کیا تو یقیناً ہماری افواج یعنی کہ ہم پاکستانی ہیں تو ہم یہ کہہ رہے اس کی تو مثالیں اگر دیکھا جائے کہ امریکہ جیسے ملک کا پریذیڈنٹ مسٹر ٹرمپ وہ بھی بار بار اور بہت دفعہ جو ہماری لیڈر شپ اور ہماری افواج کی تعریف کی ہے۔ تو یہ کوئی عام بات نہیں ہے اس وقت یقیناً جو ہماری فوج نے 9 مئی میں جو معرکہ حق ادا کیا اس کے لئے پاکستان عوام بھی انکے ساتھ کھڑی ہے اور ہمارے تمام جذبے جیسے 1965ء کی جنگ میں جو ہم نے کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا، اور ایک مثال قائم کی تھی حالانکہ ہم تعداد میں بھی کم تھے ہمارے پاس اسلحہ بھی کم تھا ہمارے پاس طیارے بھی کم تھے۔ اور آج بھی ایسا ہی ہے لیکن الحمدُ للہ، اللہ پاک کی ذات ہے سب سے پہلے تو شکریہ اس کا کہ اس نے ہمیں اتنی طاقت اتنی چیز دی کہ ہم نے یہ معرکہ حق سرانجام دیا۔ مَیں سمجھتی ہوں کہ جو ہمارے آگے last میں کہوں گی یہ جو ہماری جنگ ہے ہمارے next neighbor میں جو چل رہی ہے ایران میں the ball is just knocking our doors اور اس وقت بھی جس طرح ہمیں اپنی لیڈر شپ کو اپنی افواج کا حوصلہ بڑھانے کی ضرورت ہے یہ جنگ یہ پاکستان کے survival کی جنگ ہے اللہ تعالیٰ اس میں بھی انشاءاللہ ہمارے ملک کو ہماری لیڈر شپ کو ہمارے لوگوں کو ہماری افواج کو کامیاب کرے گا۔ اس خطہ میں جنگ اچھی چیز نہیں ہے۔ کبھی بھی اچھی چیز نہیں ہے کسی بھی ملک کے عوام نہیں چاہتے ہیں کہ جنگ ہو۔ جنگ صرف تباہی ہے۔ تو میرے خیال میں ہمیں اس سے جتنی جس طرح سے ہماری لیڈر شپ جنگ سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تو یہ ایک بہت بہترین چیز ہے میری تو دعا ہے اپنے ملک کے لئے اور یقیناً سب کی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو ہر بری نظر سے بچائیں اور ہمیں اسی طرح اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ ہم اس ملک کی ترقی کے لئے کام کریں پاکستان زندہ باد ہمیشہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you جی اشوک کمار صاحب۔

جناب اشوک کمار: جناب اسپیکر! شکریہ سب سے پہلے میں مشترکہ قرارداد جو ایوان میں پیش ہوئی۔ میں اور میری

اقلیتی برادری کی طرف سے اس کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں جس طریقے سے معرکہ حق کے اندر ہماری پاک فوج اور سیاسی قیادت نے جس طریقے سے کامیابی حاصل کی۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یقیناً یہ پاکستان کے افواج کی اور پاکستان کی سیاسی قیادت کی فتح ہے۔ اور اس کی مثال میں سمجھتا ہوں کہ بار بار امریکن پریذیڈنٹ بار بار پریس کانفرنسز میں کہتا رہتا ہے اور ہماری لیڈرشپ کو appreciate کرتا رہا ہے اور اسکے بدلے میں جو ہم نے ابھی ایران اور امریکہ کے درمیان لڑائی کے ہمیں میزبانی کا موقع ملا۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا نے بھی یہ مانا کہ پاکستان کی فوج اور پاکستان کے عوام میں اتنا حوصلہ ہے کہ اتنی بڑی جنگ کے ملکوں کو اسلام آباد میں بلایا اور سیز فائر کرائی مَیں سمجھتی ہوں کہ ان دونوں ایشوز پر ہماری پاک فوج اور ہماری سیاسی قیادت سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میں اپنی طرف سے اپنی برادری کی طرف سے جس طریقے سے مودی سرکار مودی کے یہ خوب وخیال میں نہیں تھا کہ پاک فوج انکے چار رافیل طیارے جس طریقے سے گرائے میں سمجھتا ہوں مودی سرکار کو اب یہ سمجھ میں آ گئی ہوگئی اور یہ پاکستان فوج کی طرف سے ایک چھوٹا سا ٹریلر تھا فلم تو پیچھے ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ مودی سرکار انشاء اللہ کے فضل سے پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھے گا پاکستان زندہ باد پاک فوج پائندہ باد۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: محترم عاصم کرد گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (صوبائی وزیر مال): thank you میڈم اسپیکر صاحبہ! بہت بہت مہربانی یہ جو آج کی قرارداد ہے۔ بہت ہی important قرارداد ہے۔ کافی ہمارے colleagues اس پر بات کر چکے ہیں۔ اسپیکر صاحبہ! مَیں تھوڑی اس پر روشنی ڈالوں گا۔ کیونکہ سارے ہمارے colleagues نے اس پر روشنی ڈالی۔ سب سے پہلے ہمارے ایم این اے صاحب ہیں اُس کو مَیں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس ہاؤس کی طرف سے پھلین صاحب کو welcome کرتا ہوں۔ میڈم اسپیکر! آپ نے خود ہی اس کا مشاہدہ کیا ہوگا۔ یہ آپ کی نظروں سے گزرا۔ آپ نے دیکھا کہ بھارت کافی عرصے سے جارحیت کرر ہا تھا۔ مگر اُس وقت ہماری افوج بھی تھی اور ہمارے جنرل بھی تھے۔ مگر فرق صرف اتنا ہے کہ ہمارے فیلڈ مارشل حافظ عاصم منیر صاحب نے جب سے آرمی کا چارج سنبھالا اُن سے یکسر حالات بدل ہوگئے۔ اس سے پہلے ادوار میں بھی آپ نے دیکھا ہوگا 70 اور 65 کی دہائی بھی آپ نے دیکھی مگر اُس وقت جو ہمارے افیسران تھے وہ کچھ حقیقت بتا دوں دلیری سے دشمن کو جواب نہیں دیئے۔ اُس کی وجہ سے ہماری کچھ امیج خراب ہوئی۔ مگر ماشاء اللہ اس دفعہ جو ہمارے فیلڈ مارشل نے اُن کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا تو سارے ٹھنڈے ہوگئے۔ اُس کے بعد ابھی کسی کو جرأت نہیں کہ وہ پاکستان کی طرف میلی آنکھوں سے دیکھیں۔ ماشاء اللہ ہمارے چیف، پرائم منسٹر اور صدر نے اور ہمارے عوام نے جو حوصلہ ہماری پاک آرمی کو دی اُسکی مثال دنیا میں کئی نہیں ملتی۔ اسپیکر

صاحبہ! جب آرمی چیف، پرائم منسٹر، صدر خود ہمت کریں تو میرے خیال میں اُن کے اپنے بازوں میں دم ہو تو کوئی بھی جرات نہیں کرسکتا ہے۔ آپ کو شاید یاد ہوگا 1970ء کی دہائی میں ہمیں کچھ دوستوں نے کہا کہ چھٹا بیڑہ آرہا ہے جنگ ختم ہوئی وہ نہیں پہنچا۔ تو اسپیکر صاحبہ! میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی جان میں جان خود پیدا کریں اپنے آپ میں جرأت پیدا کریں اور دشمن کا خود جواب دیں۔ یہ کئی دہائیوں سے ان ہندو، ہندوستان جو جارحیت کررہا ہے میرے خیال اس دفعہ جو تھپڑ اُس سے لگا ہے اس کے بعد وہ جرأت نہیں کریگا۔ ابھی آپ دیکھ لیں ایران، امریکہ، اسرائیل کی جو جنگ ہوئی اُس میں ہمارے پرائم منسٹر، صدر اور چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل نے جو کردار ادا کیا میرے خیال میں لاکھوں کروڑوں انسانوں کو جنگ سے بچایا جو سارے اس میں فنا ہوجاتے تھے۔ مگر اُن کی قائدانہ صلاحیت کی وجہ سے سیز فائر کرایا۔ اور ابھی بھی وہ جنگ جو رکی ہوئی ہے۔ اس میں کروڑوں اربوں انسان مارے جاتے۔ مگر ان کی قائدانہ صلاحیت کی وجہ سے کہ اُنہوں نے یہ جنگ بچائی، اور ابھی تک بچائی ہے، اور کئی دن رات آرام نہیں کیا وہ 24 گھنٹے ڈائیلاک کرتے تھے۔ ابھی ماشاء اللہ اُنکی بدولت ہماری پوری دنیا میں پاکستان کا ایک امیج اور ایک نام ہوا ہے کہ پاکستان نے یہ جراتمندانہ کردار ادا کیا۔ اور اُس میں کھود پڑا اور ساری دنیا جانتی ہے۔ اسپیکر صاحبہ! ہم امن چاہتے ہیں امن کے خواہاں ہیں کبھی بھی پاکستان نے دہشت گردی اور جارحیت کی بات نہیں کی ہے۔ مگر مودی سرکار ہمیشہ پاکستان کو موردِالزام ٹھہراتا ہے۔ اپنے ناپاک عزائم کو وہ پائیہ تکمیل تک لے جانا چاہتا ہے۔ اُس کو ابھی دیکھ لیں گے ساری دنیا میں مودی سرکار بالکل اکیلا ہوچکا ہے اور ہماری بھی خواہش ہے کہ بالکل اُسے الگ تھلک کردیا جائے۔ کیونکہ کہ اُن کی نیتیں خراب ہیں۔ آپ دیکھ رہی ہیں اسپیکر صاحبہ آج کل تو میزائیلوں کا وہ ہے، ایک منٹ میں آپ بٹن دبائیں یہاں سے دہلی، وہاں بٹن دبائیں، تہران وہاں سے اسرائیل تل ابیب تباہ ہوتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی گیلو صاحب پوائنٹ آ گیا۔

وزیر محکمہ مال: اسپیکر صاحبہ! آج کل مزائیلوں کا دور ہے خدانخواستہ ایک جنگ چھڑ جائے اُسے روکنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ اور ہمارے فیلڈ مارشل نے اِس دفعہ جو کردار ادا کیا ہے وہ خراجِ تحسین کا مستحق ہے۔ thank you

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you گیلا صاحب۔ جی میر محمد صادق عمرانی صاحب۔

وزیر محکمہ آبپاشی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! محترمہ ڈپٹی اسپیکر صاحبہ آج بلوچستان اسمبلی میں ایک تاریخی قرارداد معرکہ حق جو چیف منسٹر صاحب نے اور پورے ایوان نے مشترکہ طور پر یہ قرارداد پیش کی ہمارے دوستوں نے مختلف اپنی اپنی پارٹیز کا اور اپنی سوچ کی عکاسی کی قرارداد کے حق میں۔ مَیں تھوڑا قرارداد معرکہ حق ایک لمبی اِس کی تاریخ ہے اِس ملک کے لیے اور اِس قوم کے لیے۔ دنیا میں دو بڑی سُپر طاقتیں تھیں امریکہ اور سویت یونین پاکستان ایک مَیں چھوٹا تو نہیں کہوں گا

ملک لیکن ایک چھوٹا ملک ایک بڑا ملک۔ ایک بہت بڑا خطہ جس نے نہ صرف پہلے افغانستان war میں اپنا ایک تاریخی کردار ادا کیا جس سے سویت یونین جو ایک سُپر طاقت تھی وہ ہمارے ملک کے افواج کی قیادت کی بہتر حکمت عملی اور فیصلے کے مطابق آج مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہوا۔ اِنشاء اللہ معرکہ حق کے سلسلے میں ہندوستان کی جو جارحیت رہی اِس جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے یہ ملک تھا پاکستان کی پہلے بھی فوج تھی لیکن عاصم منیر صاحب کی حکمت عملی اُن کی سوچ اور اُن کی پلاننگ کی وجہ سے جو 9 مئی کو ہمیں کامیابی حاصل ہوئی جس میں بڑے بڑے اُن کے جو جہاز تھے وہ خاک میں مل گئے اگر یہ جنگ رہتی کچھ دن اور تو مَیں کہتا ہوں کہ ہندوستان دنیا کے نقشے سے مٹ جاتا۔ اور یقیناً ہماری پاکستانی قوم کی ہم سب کی خواہش ہے کہ ہندوستان نہ صرف آج سے بلکہ 1460ء سے ہمارے اولیاء کرام، پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے دور سے لے کر آج تک وہ ہم مسلمانوں کے ساتھ اُن کی جنگ چلتی آرہی ہے اور اِنشاء اللہ اس کا ہمیشہ پہلے بھی مقابلہ کرتے رہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے اور اِس سلسلے میں جناب چیف آرمی فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب نے جو کردار ادا کیا ہے اُن کو آج دنیا میں نہ صرف بلوچستان میں بلکہ پوری دنیا میں اُن کی حکمت عملی اور اُن کی پالیسیوں کی وجہ سے آج دنیا کی سپر طاقت امریکہ مجبور ہوگئی ہے پاکستان کی قیادت کے آگے۔ اور بڑی دلیری کے ساتھ اِس کا مسلح افواج ہماری ائیر فورس ہماری نیوی اور پاکستانی قوم پوری قوم جنگ کے لیے تیار تھی۔ اور اِنشاء اللہ یہ جنگ جب تک ہم اپنے کشمیریوں کی آزادی اپنے ملک کے، حضور ﷺ کی حدیث اور سوچ کے مطابق جو اُنہوں نے کہا کہ یہ ملک پاکستان جب وجود میں آیا تو اِنشاء اللہ یہ پاکستان دنیا کی اُن سامراجی قوتوں کو جو ہمارا روزِ اول سے دشمن ہیں اُن کو تہس نہس ہونا پڑے گا اور پاکستان ہر محاظ پر کامیابی حاصل کرے گا۔ اب جب سے یہ معرکہ حق جو شروع ہوا تو یہاں جناب آصف علی زرداری صاحب کو سیکورٹی والوں نے کہا کہ آپ تہہ خانے میں جائیں ایسا نہ ہو کہ ایوان صدر میں بمباری ہو۔ اُنہوں نے کہا نہیں دنیا کے اندر اور فضاؤں میں میرے نوجوان جنگ لڑ رہے ہیں جانیں قربان کر رہے ہیں میری جان اُن سے زیادہ نہیں ہے مَیں باہر ہی رہوں گا مَیں تہہ خانوں میں اپنے آپ کو نہیں چھپاؤں گا۔ اور اِسی طریقے سے پاکستان پیپلز پارٹی نے جو سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دیا وہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کا تھا۔ وہ اِس ملک کو اگر ایٹمی طاقت نہ بناتے تو آج ہماری حیثیت کچھ بھی نہیں تھی، اُن کی شہادت کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو نے اِس ملک کو اِس ملک کی مسلح افواج کو اِس ملک کی دفاعی قوتوں کو جس طریقے سے منظم کیا اور دنیا کی جدید سے جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ منسلک کیا مسلح کیا آج دنیا کی طاقتیں دنیا کی طاقتوں سے ہمارے ملک کی طاقت جو کہ معاشی طور پر ہم کمزور ضرور ہیں لیکن دفاعی سے زیادہ ہم مضبوط ہیں۔ آج دُنیا پاکستان کی طاقت کو مسلح افواج کی قیادت کو، جناب عاصم منیر کی ایک سوچ اور اُن کی طاقت کو مانتے ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے اگر ایران، اسرائیل اور امریکہ کی جو جنگ ہمارے ایک پڑوسی ملک پر جو جارحانہ انداز میں ایک جنگ

مسلط کی گئی تھی اور اِس کا اُنہوں نے جس طریقے سے دفاع کیا مقابلہ کیا اور اِس میں پاکستان اور جناب عاصم منیر کا جو کردار رہا اُنہوں نے نہ صرف ایران کو بلکہ عالم اسلام کو، دُنیا کو بچایا ورنہ آج دُنیا میں،

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

وزیر محکمہ آبپاشی: جیسے ہمارے دو معزز اراکین نے کہا، تو لاکھوں کروڑوں لوگوں کی جانیں چلی جاتی اور ایٹمی جنگ اور ایک تیسری جنگ شروع ہو جاتی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you

وزیر محکمہ آبپاشی: اِس کو روکنے میں دِن رات پاکستان کی خارجہ پالیسی اور ہماری مسلح افواج کا ایک بہت بڑا کردار رہا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی thank you

وزیر محکمہ آبپاشی: آج ہندوستان جس طریقے سے ہمارے ملک خصوصاً بلوچستان میں جس دہشت گردی کی پروان چڑھانے کی کوشش کر رہا ہے اِنشاء اللہ اس میں بھی مجھے یقین ہے کہ مسلح افواج کی قیادت کو، جناب عاصم منیر کی سربراہی میں اِس جنگ کا اِس دہشت گردی کا بھی خاتمہ ہوگا ہمارا ملک ترقی اور خوشحالی سے دُنیا کے نمبرون پر ہم اپنے ملک کو لانا چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک میں ترقی خوشحالی ہو۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you میر صاحب۔

وزیر محکمہ آبپاشی: دہشت گردی کا خاتمہ ہو میں اِس ایوان کی توسط سے جناب عاصم منیر صاحب کو، مسلح افواج کو اور اِس جنگ میں چائنا نے بھی پاکستان کی جو مدد کی اور جو ہتھیار ہمیں دیئے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

وزیر محکمہ آبپاشی: اُن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: شکریہ جی۔

وزیر محکمہ آبپاشی: اِس کے ساتھ ساتھ میں اُن لوگوں کی بھی مذمت کرتا ہوں کہ جو مسلمان ہوتے ہوئے بھی اپنے ملک میں مندریں بناتے رہے اور انشاء اللہ نا شکر بھی نہیں رہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: شکریہ جی میر سلیم احمد کھوسہ صاحب۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ! اِس قرارداد میں میرے خیال میں کافی دوستوں نے بہت تفصیلی گفتگو کی تو میں مختصراً کچھ اِس پر بولنا چاہوں گا

کیونکہ میرے خیال میں کافی ایجنڈا اور بھی ہے۔ میڈم! یہ ایک اہم نوعیت کی قرارداد ہے آج اس کو اس ایوان میں پیش کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے اور کل کا دن اِس ملک میں میرے خیال میں جس طرح ہم اپنے دینی تہوار مناتے ہیں عید مناتے ہیں اِسی طرح پاکستان میں کل انشاء اللہ تعالیٰ اِس دن کو منایا جائے گا بلکہ آج سے منایا جا رہا ہے۔ مَیں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ پاکستان کا وجود اِس خطے میں جو ہمارا یہ خطہ ہے جہاں اِس کا وجود بن جانا کوئی ایسے ہی نہیں ہے اِس میں اللہ پاک کا کرم ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اِس ملک سے دین اسلام کے لیے ایک بہت بڑا کام لیا جائے گا اور یہ ملک تا قیامت قائم و دائم رہے گا اور اسلامی دُنیا میں پہلا nuclear weapon بھی بن جانا کوئی یہ بھی کوئی اِس طرح کا نہیں ہے اِس میں بھی ایک بہت بڑا رَب کی طرف سے میں سمجھتا ہوں کہ کرم ہے اِس ملک پر اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس خطے میں ہم موجود ہیں اور یہاں کے چاروں طرف مسئلے مسائل ہیں ایک طاقتور افواج رکھتے ہوئے جس صبر کے ساتھ اِس ملک نے ہمیشہ صبر کا دامن نہیں چھوڑا اور دُنیا کو بتایا کہ طاقت کے باوجود ہم ہمیشہ گفت و شنید سے مسئلے کا حل تلاش کرتے ہیں اور حل نکالنا چاہتے ہیں۔ تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا کرم ہے ہندوستان کو یہ سمجھنا چاہیے اسلام کی تاریخ کو دیکھنا چاہیے کبھی کبھی ہم اُن کے پروگرام دیکھتے ہیں جس طرح کا وہ ٹوک ٹکار اس ملک پر کرتے ہیں ہماری معیشت پر کرتے ہیں بھلے ہم کمزور ہیں، بھلے اُس طرح ہم نہیں ہیں، جس طرح باقی دُنیا کی معیشت بہتر ہے لیکن بہتری کی طرف جا رہے ہیں الحمدللہ اُس پر کام ہو رہا ہے۔ جس ذمہ داری کا ثبوت اور جس طاقت کے ذریعے پاکستان نے ہمیشہ دُنیا کو دکھایا ہے یہ اپنی نوعیت کا میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے آپ کشمیر کے حوالے سے دیکھ لیں، کہ ہندوستان کشمیر میں جو ظلم اور جبر جو کرتا آیا ہے، بلکہ کرتا رہا ہے آج بھی ہو رہا ہوگا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح دُنیا کے حالات چینج ہو رہے ہیں جس طرح دُنیا بدل رہی ہے تو کشمیر کا مسئلہ بھی حل ہونا چاہیے اقوام متحدہ کے اُن قراردادوں کے مطابق اِس کا بھی حل نکلنا چاہیے اگر نہیں نکلا تو ہندوستان کو پاکستان کی طاقت کا میں سمجھتا ہوں کہ اہمیت کا اندازہ ضرور ہوگا۔ پاکستان اب وہ پاکستان نہیں ہے پاکستان کبھی بھی کمزور نہیں تھا الحمدللہ جس طرح میں نے گزارش کی پاکستان نے ہمیشہ ذمہ داری کا ثبوت دیا اور ہماری اِس ذمہ داری کو شاید ہماری کمزوری سمجھا گیا شاید اُنہوں نے کہا کہ اِن کے پاس وہ طاقت نہیں ہے لیکن 9 مئی کو میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان نے پاکستان کی جو قوت ہے وہ دیکھی الحمدللہ جو فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب کی ایک visionary سوچ اور جو ہمارے سپہ سالار نے اُس وقت جو decision لیا اور الحمداللہ ہماری جو سیاسی قیادت ہے وزیراعظم پاکستان ہو یا صدر پاکستان ہو، وہ سارے ایک page پر آ کر اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا ہر فرد اِس 9 مئی کے جو حالات پیدا ہوئے جو حالات پیدا کیے گئے تو جس طرح ہمارے سپہ سالار اور ہمارے فوجیوں کے ساتھ کھڑے ہوئے کندھوں کے ساتھ کندھے ملاتے ہوئے بلکہ

یہاں سے بھی جب ہم دیکھ رہے تھے بلکہ ٹی وی میں لائیو چل رہا تھا یہاں سے جو اُن کے drones آ رہے تھے اُنکے drones گرانے کے لیے جو یہاں ہماری طرف سے جو rockets استعمال کیے جا رہے تھے تو عوام اُن راکٹوں کے سامنے کھڑے تھے دیکھ رہے تھے دلیری کے ساتھ کسی کو کوئی خوف نہیں تھا کسی کو کوئی ڈر نہیں تھا الحمدللہ جب ایسی قوم ایسے ملک میں ہو اور اِس طرح کا سپہ سالار موجود ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو بھی طاقت نہیں ہے کہ پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے۔ تو پاکستان جس طرح میں نے کہا کہ ہندوستان کو اسلامی تاریخ کو دیکھنا چاہیے جب اسلامی تاریخ میں جب جنگیں ہوتی تھیں شروع کے دور کے تو اسلام نیا ءنیاء پھیل رہا تھا اُس وقت ہماری قوت اور اسلام بہت کم تھا اُس وقت کی بڑی بڑی سپر طاقتیں تھیں جس طرح اُنہوں نے اُن سپر طاقتیں جو لاکھوں کی تعداد میں تھے اِس طرف شاید ہزاروں کی تعداد میں تھے نہ weapon تھا نہ کچھ تھا، کمزور تھے اور کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا لیکن وہ جو اسلام کا جذبہ تھا جو شہادت کا جذبہ تھا سب سے بڑی بات ہے شہادت یہ شہادت کا جذبہ جب ایک سپاہی کو میدان جنگ میں لے جاتا ہے، یہاں تو لڑائیاں ہوتی ہیں شہادت پر کہ میں آگے جاؤں گا۔ وہ کہتا ہے کہ میں آگے جاؤں گا۔ جب اس طرح کے لوگ اور اس طرح کی ہماری فوج میں جو ہمارے سپاہی ہیں جو ہمارا آفیسرز ہیں جو اس طرح کی طاقت رکھتے ہوں اور شہادت کے لیے اپنے آپ کو آگے پیش کرتے ہوں تو ایسے ملک کا کوئی بال بھی باکا نہیں کر سکتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی جس طرح الحمدللہ دُنیا میں جو ایک اہمیت بنی ہے اس میں سب سے بڑا رول اس وقت ہماری پولیٹکل لیڈر شپ کی بھی ہے اور وہاں ہمارا جو visionary اس وقت سپہ سالار موجود ہے اُن کی بہت بڑی contribution ہے اس ملک کو آگے لے جانے میں اور امن کے لیے دُنیا کو یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ ہمیشہ پاکستان نے امن کے لیے قدم آگے بڑھایا ہے۔ چاہے ہمارے جو دشمن ہیں وہ لڑائی کے موڈ میں رہتے ہیں لیکن ہم نے اُن کے ساتھ بھی امن کی بات کی ہے۔ یہ جو خطے میں یہ جو سلسلہ بنا اُس سلسلے میں جنگ کے ماحول میں اس امن کی خاطر فیلڈ مارشل ایران گیا وہ بھی اپنے آپ میں تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا کہ امن کی خاطر وہ یہاں سے نکلے اس جنگ کے ماحول میں تہران پہنچے اور سیاسی لیڈر شپ بھی اُن کی ساتھ موجود تھی وہاں گفت وشنید کی گئی وہاں بات چیت کی گئی اس معاملے کو آگے بڑھایا گیا تاکہ امن قائم ہو اس خطے میں اس region میں یہ جو ایک situation بنی ہوئی تھی بہت ہی خطرناک قسم کی تھی الحمدللہ پاکستان کا اس میں بہت بڑا رول ہے پاکستان نے اس میں بہت بڑا رول ادا کیا پوری دُنیا شش وپنج میں تھی کہ کیا ہونے جا رہا ہے کیا ہو رہا ہے جس طرح امریکا نے دھمکیاں دیں کہ ہزاروں سال کا ایک تہذیب ختم ہونے جا رہا ہے ایک ملک ختم ہونے جا رہا ہے تو اس طرح کی situation پیدا ہوئی تو اس میں پاکستان نے ایک بہت بڑا رول ادا کیا۔ اور جس طرح میں نے عرض کیا ہم نے امن کی خاطر ہمیشہ قربانیاں دیں اور جہاں تک دہشت گردی کی بات ہے جو انہوں نے ڈرامہ رچایا

اپنے ملک میں جو دہشت گردی کا اُنکے base میں اتنا بڑا حملہ ایک ملک پر کردینا یہ میرے خیال سے ایک مذاق ہی تھا اگر کسی کے پاس ثبوت ہے آپ کی دہشت گردی کا تو وہ پاکستان کے پاس ہے۔ بلوچستان سے آپ کا کلبھوشن یہی سے ہم نے پکڑا اُس نے کیا کیا یہاں کیا ایک ایک چیز اُس نے اپنے زبان سے بتائی ساری دُنیا نے دیکھا۔تو دہشت گردی کون کررہا ہے کس نے کی کس نے کس کو کتنا نقصان پہنچایا یہ ساری دُنیا جانتی ہے۔تو میرے خیال میں وقت آ گیا ہے کہ اب چیزوں کو تھوڑا سا سمیٹا جائے تھوڑا سا بہتر کیا جائے اورامن کی طرف ہر حوالے سے آگے بڑھا جائے۔الحمداللہ پاکستان نے ایک بہت بڑا رول ادا کیا اور یہ ملک انشاءاللہ تعالیٰ آگے بہتری کی طرف جائے گا پاکستان کا مستقبل بہت روشن ہے انشاءاللہ تعالیٰ اور میں آخر میں ایک مرتبہ پھر اپنے سپہ سالار کو اپنی افواج پاکستان کے جتنے بھی ہمارے آفیسروں سے لے کر سپاہی تک سب کو مبارک باد دیتا ہوں اور یہ یقین دلاتا ہوں کہ بلوچستان اور پاکستان کے عوام آپ کے اس قسم کی کوئی بھی پاکستان کی طرف کسی نے بھی میلی آنکھ سے دیکھا اس طرح کی کوئی بھی نوعیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم اپنی افواج پاکستان، پورا پاکستان کے عوام افواج پاکستان کے کندھوں کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑی ہوگی ہر حوالے سے جہاں جس حوالے سے بھی کہیں گے جہاں بھی ہوگا تو پاکستان کے عوام ہم اپنی افواج پاکستان کے ساتھ کھڑے رہیں گے انشاءاللہ تعالیٰ اور میں شکر گزار ہوں اپوزیشن لیڈر صاحب کا کہ اُنہوں نے کہا کہ اس قرارداد کو مشترکہ طور پر ہم منظور کریں گے۔تو میں ایک مرتبہ پھر پورے ملک کو مبارک باد دیتا ہوں اور افواج پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اتنی بڑی قربانی دے کر پاکستان کا نام پوری دُنیا میں روشن کیا۔

(اس مرحلہ میں کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق اچکزئی، اسپیکر دوبارہ صدارت کی کرسی پر متمکن ہوئے)

جناب اسپیکر: thank you۔ ہادیہ نواز صاحبہ!

محترمہ ہادیہ نواز (پارلیمانی سیکرٹری): جناب اسپیکر! میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتی ہوں معرکہ حق کی شاندار کامیابی کو آج ایک سال مکمل ہو چکا ہے جس طرح پاک افواج کے بہادر نوجوانوں نے فیلڈ مارشل کی کمان میں روایتی حریف کو خاک میں ملایا پوری دُنیا نے دیکھا اس جنگ سے رافیل طیاروں کا قبرستان وجود میں آیا۔ یہ سب وزیر اعظم پاکستان، فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے کہ آج پوری دُنیا میں سبز پاسپورٹ اور سبز ہلالی پرچم کی مزید عزت میں اضافہ دیا گیا پاکستان ہمیشہ زندہ باد۔ thank you

جناب اسپیکر: thank you very much. فیصل جمالی صاحب۔

سردارزادہ فیصل خان جمالی (وزیر محکمہ لائیوسٹاک، امور حیوانات وڈیری ترقی): thank you جناب اسپیکر! سب سے پہلے سر! اس قرارداد کے حق میں، میں اور میری پارٹی ہم اس کے حق میں ہے اور صدر آصف علی زرداری

صاحب، وزیر اعظم صاحب، اور فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب ہمیں پہلی دفعہ آپ نے دیکھا کہ ہم لوگوں نے ایک بھرپور طریقے سے جنگ میں حصہ لیا۔ایک strategy تھی ایک آپ کی commitment تھی اور آپ کی ایئرفورس جس نے انڈیا کو اتنا مجبور کیا کہ دوبارہ وہ ہماری طرف کبھی نہیں آسکیں گے انشاء اللہ نہ ہی کبھی کوئی اس طرح کا وہ ملے گا۔ یہ آپ کا وہ step تھا جہاں آپ نے اپنی عزت اپنے ملک اور اپنی قوم کی عزت کو بقا کو ایک دفعہ پھر پوری دُنیا میں منوایا اور اُس کا عکس آپ کو ابھی نظر آیا جب یہ ایران اور امریکا اور اسرائیل کے حالات ہوئے۔ the people they thought which place is the safest کہ جہاں یہ مذاکرات ہونے چاہیے and they decided to come to islamabad. یہ آپ کی بہت بڑی achievement ہے۔تو ہم ایک بار پھر اپنا فیلڈ مارشل صاحب وزیر اعظم صاحب زرداری صاحب کا شکریہ کرتے ہیں اور یہ ہمارے لیے بہت بڑی achievement ہے۔آپ جہاں جاتے تھے تو آپ کو ایک عجیب نگاہ سے دیکھا جاتا تھا where as جب اب آپ آج کے دن آپ کہی بھی پاکستانی کھڑے ہوتے ہیں تو اب سب آپ کو عزت واحترام سے دیکھتے ہیں۔ سر! اللہ پاک ہمارے ملک کو ہمیشہ اسی طرح قائم ودائم رکھے۔اُس وقت بھی اور آج بھی اس فورم کے توسط سے جب بھی کبھی 1970ء میں بھی جب ایک ہماری جنگ چھڑی ابھی بھی اور آج بھی میں اپنی طرف سے اور اپنی tribe کی طرف سے دوبارہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ جب بھی کبھی پاکستان کی جنگ ہوئی تو میں اپنی قوم کے ساتھ انشاء اللہ ہم اکھٹے کھڑے ہونگے شانہ بشانہ کھڑے ہونگے۔ ہمارے لیے بہت honor کا دن ہے کہ یہ آج اللہ تعالیٰ نہ کرے اُس جنگ میں ہم neutralized بھی ہوجاتے تو آج بڑی awkward position ہوتی لیکن اللہ پاک نے ہم سب کی لاج رکھی عزت رکھی۔ہم کھڑے ہوئے لڑے قوم ساری کھڑی ہوئی ہم سارے کھڑے ہوئے اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ Americans اور ایرانی they decided کے ہاں یہ وہ ملک ہے جہاں ہم بات کریں گے۔ یہ ہماری بہت بڑی achievment ہے۔ بہت شکریہ سر!۔

جناب اسپیکر: thank you۔ لیاقت لہڑی صاحب!۔

میر لیاقت علی لہڑی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ٹرانسپورٹ): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آج کی اِس قرارداد حکومت اور ہمارے اپوزیشن دوستوں کی طرف سے جو پیش ہوئی تھی۔ مَیں اور ہماری پارٹی کی جس طرح دوستوں نے ہمارے جماعت کی دوستوں نے بات کی، اِن کی ہم پوری حمایت کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! دوستوں نے تفصیلاً 09 مئی کے حوالے سے بات کی میں مختصر بات کرتا ہوں. جو 09 مئی کو پاکستان پر ایک بھارت کی طرف سے حملہ مسلط کیا گیا ۔اور اِس پر ہمارے افواج پاکستان جناب فیڈ مارشل صاحب اور ہمارے سیاسی جماعتیں ہمارے پاکستان کے وزیر اعظم

جناب محمد شہباز شریف ہمارے پاکستان کے صدر جناب آصف علی زرداری صاحب اِن کا جو کردار رہا اِس جنگ میں یقیناً ایک اہمیت کے حامل تھا۔ نو مئی کا جو واقعہ تھا جس طرح بھارت نے پاکستان کو یا افواج پاکستان کو کمزور سمجھ کے جو حملہ کیا۔ کیونکہ اُنہیں ایک خوش فہمی یہ تھی کہ ہم معاشی حوالے سے ٹھیک نہیں ہے پاکستان اور جو ہمارا معیشت ہے وہ کمزور ہے ناں ہی ہمارے ساتھ وہ technology ہے۔ لیکن 9 مئی کو اُس سے پہلے ہمارے فوج ہمارے سیاسی اکابرین اور بالخصوص پاکستان کے عوام بھرپور طریقے سے پُرجوش تھے کہ یہ اگر حملہ کریں گے تو ہم اپنے افواج کے ساتھ ہے۔ تو الحمدللہ، اللہ پاک نے پاکستان کو ہمارے افواج پاکستان کو ہمارے جو سیاسی جماعتیں ہیں اور عوام کو سرخرو کر دیا۔ آج اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہم شکر الحمدللہ ایک ایسے مقام پر کھڑے ہے جو پانچ سال پہلے ہم بہت ہمارا جو moral تھا ہمارے ملک کا وہ بہت نیچے تھا۔ آج الحمدللہ جس طرح ہمارے دوستوں نے کہا کہ ہم پاکستان سے کہیں بھی باہر جاتے ہیں تو ہمارا جو سبز پاسپورٹ ہے وہ دیکھتے ہیں ہمارا پاسپورٹ ہم سے بہت جو اُن کا جو ملنے کا رویہ ہے بہت ہی اچھا ہے آپ جائیں گے آپ دیکھیں گے۔ تو الحمدللہ ہمارے افواج ہمارے فوج ہمارا سیاسی قیادت اور عوام ہمیشہ اگر اس طرح یکجان رہیں گے۔ تو انشاءاللہ ہم پر کوئی بھی میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا، بہت شکریہ۔ سر!

جناب اسپیکر: thank you. فرح عظیم شاہ صاحبہ۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: بہت شکریہ جناب اسپیکر! مَیں اپنی بات کا آغاز اِس خوبصورت شعر سے کروں گی کہ۔

ع نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر

تو شاہی ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں تمام پاکستانیوں کو کیونکہ یہ مئی کا پورا مہینہ ہی معرکہ حق بنیان مرصوص کی celebration کا مہینہ ہے اور بڑی کامیابی کے ساتھ اِس مہینے میں پہلا سال اِس معرکہ حق کا مکمل ہوا۔ جناب اسپیکر! مَیں سلام پیش کرتی ہوں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی دلیرانہ قیادت کو اور اُنہوں نے پوری دنیا کو یہ دکھایا کہ ایک بہادر اور سچا سپہ سالار صرف سرحدوں کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی قوم کے حوصلوں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اور یہ فلور بلوچستان اسمبلی کا گواہ ہے کہ جب as a آرمی چیف اُنہوں نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالی تھیں اُس کے کچھ ہی دن بعد میں نے اِس فلور پر ایک speech کی تھی اور یہاں پر برملا یہ کہا تھا کہ اب ایک حافظ قرآن نے ملک کی بھاگ دوڑ سنبھال لی ہے اب پاکستان کو کوئی زیر نہیں کر سکتا اور آج اس بات کا نظارہ پوری دنیا دیکھ رہی ہے۔ جناب اسپیکر! یہاں پر میں ڈی جی آئی ایس پی آر کا بھی ذکر ضرور کروں گی کیونکہ آج کل کی جو جنگیں ہیں وہ صرف میدان میں لڑی نہیں جاتی یہ اطلاعات اور بیانے کی بھی جنگیں ہوتی ہیں۔ اُنہوں نے جس دانشمندی کے ساتھ دشمن کے

fake propaganda کو پوری دنیا میں بے نقاب کیا، اِس کامیابی کا سہرا ڈی جی آئی ایس پی آر کے سر جاتا ہے۔ اور پورا بلوچستان بلکہ پورا پاکستان اُنہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اور جناب اسپیکر! پوری پاکستانی قوم نے یہ ساری دنیا کو بتایا کہ جب پاکستان کی سالمیت کی بات ہوگی تو پوری قوم ایک page پر اکٹھی ہوگی۔ جناب اسپیکر! اِس معرکہ حق کی کامیابی کے ساتھ ساتھ آج ہم سب یہ دیکھ رہے ہیں کہ اقوام عالم کے جو فیصلے ہیں وہ پاکستان میں ہورہے ہیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ معرکہ حق میں رافیل جیسے کامیاب جہاز پاکستان نے مار گرائے اور جو پاکستان کی جو defensive ہمارے جو معاہدے ہورہے ہیں پوری دنیا کے ساتھ سب سے پہلے سعودی عریبہ کے ساتھ ہوا اور کتنے ممالک اِس لائن میں کھڑے ہیں۔ ایمان پاکستان کی تحریک جو میں نے شروع کی تھی وہ اِسی جذبے کے ساتھ شروع کی تھی کہ پاکستان کے سبز پاسپورٹ کی عزت اور اس سبز ہلالی پرچم کی عزت پوری دنیا میں ہوگی، اور آج میں اِسی بلوچستان اسمبلی کے فلور پر یہ بھی کہتی ہوں کہ انشاء اللہ بہت جلد پاکستان ایک welfare state بنے گا۔ جناب اسپیکر! last but not the least I must say that Pakistan is the most reliable interest were the nuclear power country کیونکہ چاہے وہ کوئی بھی جنگ ہو، چاہے وہ افغانستان کی جنگ ہو، یا بھارت کے ساتھ جنگ ہو ہم نے کبھی بھی کسی معصوم انسانیت کا قتل نہیں کیا۔ تو یہ کامیابی کا سہرا بھی ہمارے فیلڈ مارشل کو ہماری قیادت کو ہماری پاک افواج نے جو اتنا لہو بہایا یہ اُس کے سر جاتا ہے اور of course ہمارے جو وزیراعظم ہیں میں اُنہیں بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں کیونکہ وہ بھی ایک visionary leader ہیں اور انشاء اللہ پاکستان یوں ہی ترقی کی راہ پر گامزن رہے گا۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب اسپیکر: برکت رند صاحب معتبر برکت علی رند صاحب۔

حاجی برکت علی رند (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری و کوسٹل ڈویلپمنٹ): اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں اپنے پارٹی کے صدر میاں نواز شریف صاحب اور وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف صاحب کی طرف سے اور اِس وقت جو آج کا دن ہے ہم لوگوں کا عید ہے تو کل کا دن بھی ہمارے لیے عید کا دن ہے معرکہ حق کا ہے تو فیلڈ مارشل کو ان سب کو میں اپنے پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور جو کردار اِس وقت ہمارے آرمی چیف فیلڈ مارشل نے اور میاں شہباز شریف صاحب نے جو انڈیا کو سبق سکھایا وہ ہم سب کے سامنے ہیں۔ جو رافیل جہاز تھے 7 جہازیں ایک ہی وقت میں گرائیں دو گھنٹے کے اندر تین گھنٹے کے اندر تو باقی جہاز بھی گرانا کچھ بھی نہیں تھا مگر انہوں نے باقی جہازوں کو نہیں گرایا ہے انڈیا کے اندر گھس کے اُس کو مارا ہے وہاں اس کو سبق سکھایا ہے کہ ہم پاکستان پہلے والا پاکستان نہیں ہے اب پاکستان چینج ہوا ہے نیا پاکستان آ گیا ہے آرمی چیف کی قیادت میں فیلڈ مارشل کی

قیادت میں انشاءاللہ اِس میں یہ جرات ہے انڈیا کے اندر جا کے اُن کو مارے گا اور ہم فیلڈ مارشل کو ابھی امریکہ کے اندر گیا تھا وہاں پر وہاں اُس نے کہا کہ اگر انڈیا نے میلی آنکھ سے دیکھا تو ہم اُس کو ایسا سبق سکھائیں گے اُن کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے انشاءاللہ تعالی وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا ہم اپنی intelligence agencies کو جتنے ہیں ہم سب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں نیوی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جو ہماری ایجنسیاں ہیں اُن سب کو ہماری طرف مبارکباد اور پاکستان زندہ باد بلوچستان پائندہ باد۔

جناب اسپیکر: thank you very much محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ last speaker دوبارہ on کریں میڈم! مائیک on نہیں ہے آپ کا جی ہو گیا۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): thank you اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی جی۔

ڈپٹی اسپیکر: جی سب سے پہلے تو میں آج یہ اہم قرارداد پیش ہوئی اور اِس کو مشترکہ قرارداد کیا گیا اُن کے لیے ہم بھی اِس کا قرارداد کا حصہ ہیں اور بالکل اِس کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ آج کا دن جو ہے یوم معرکہ حق پاکستان کی عظیم فتح ہے آج ایک سال گزرنے کے بعد ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمیں پاکستان ہمارا مضبوط ملک ہے اور یوم معرکہ حق کی طرف سے ہم اپنے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب کو پرائم منسٹر محمد شہباز شریف صاحب کو پریزیڈنٹ پاکستان جناب آصف علی زرداری صاحب کو سب کو ہم مبارک بھی پیش کرتے ہیں اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اپنی پوری اقوام پاکستان کو بھی کہ جنہوں نے مختلف پارٹیز نے سب نے مل کے قوم کے ہر انسان نے ایک page پر کھڑے ہو کے اپنے ملک کی دفاع کے لیے کھڑے ہوئے اور اُس کے ساتھ ہم اپنی پاک افواج کے ساتھ اپنی نیوی ایئر فورس اُن سب کو بھی خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے آج ہمارا سبز ہلالی پرچم وہ بلند کھڑا ہوا ہے اور آج ہم فخر سے ہر جگہ پر سر بلند کرتے ہیں۔ آج بس یہی میں کہوں گی کہ یہ دن ہمارے لیے بہت اہمیت کا دن ہے اور ہم اِس کو ہر سال اپنی خوشی کے طور پر بھی منائیں گے اور اُس سے ہمارے تمام جو ہمارے پڑوسی ممالک ہیں اور جو ہیں اُنہیں یہ احساس ہوا ہے کہ پاکستان ایک کمزور ملک نہیں بلکہ ایک ایٹمی ملک ہے جس میں کتنے بھی اختلافات کہیں پر بھی کوئی کیوں نہ ہوں لیکن جب ملک کی بات آتی ہے تو تمام ہماری جو لوگ ہیں وہ سب ایک page پر موجود ہیں thank you جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: thank you آیا مشترکہ تہنیتی قرارداد منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: مشترکہ تہنیتی قرارداد منظور ہوئی۔ اب چونکہ جیسے آپ کو علم ہے کہ اسمبلی کی proceeding میں ہم normal جو ٹائم ہوتا ہے اس کو exceed کر چکے ہیں تو remaining agenda نا اُس کو

next session کے لیے ہم ڈیفر کر رہے ہیں monday تک۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 11 مئی 2026ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجکر 51 منٹ اختتام پزیر ہوا)

☆☆☆